MMBA223CCT

انڈین اکانومی اور بزنس انوائرمنٹ

ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (ایم۔بی۔اے۔)

دوسالہ پروگرام

دوسرا سمسٹر

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

MMBA223CCT

Indian Economy and Business Environment

Master of Business Administration (M.B.A)

2 Year Programme

Second Semester

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University

Hyderabad-32, Telangana- India

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN	:	978-81-685864-4-4
Course	:	Indian Economy and Business Environment
First Edition	:	May 2026
Copies	:	300
Price	:	280/- (The price of the book is included in admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Prof. Badiuddin Ahmed, Professor, Department of Management & Commerce MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Badiuddin Ahmed, Professor, Department of Management & Commerce MANUU
Dr. Syed Noor Ul Shajar, Assistant Professor, VIT, Vellore.
Mr. Nissar Hussain, Assistant Professor, Department of Management & Commerce MANUU
Mr. Syed Muzammil Qadri, Assistant Professor (Cont) Department of Management & Commerce MANUU

Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor (Urdu), CDOE MANUU	Mr. P Habibulla, Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU	Dr. Mohd Akmal Khan, Assistant Professor (C), CDOE MANUU
Mohd Abdul Naseer, Section Officer, CDOE MANUU	Shaik Ismail, UDC, CDOE, MANUU	Syed Faheemuddin, LDC, Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in, *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by the Ibrahim Akram Siddique

Printed at : Mahesh Hardware, Delhi-32.

فہرست

پیغام		وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام		ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف		کورس کوآرڈی نیٹر (اردو)	7
اکائی نمبر	**اکائی کا نام**	**مصنف**	**صفحہ نمبر**
1۔	ہندوستان معیشت	جناب سید مزمل قادری صاحب شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	9
2۔	معاشی نظام	جناب سید مزمل قادری صاحب شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	21
3۔	معاشی نشوونما اور ترقی	جناب سید مزمل قادری صاحب شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	31
4۔	معاشیاتی منصوبہ بندی اور اصلاحات	محمد اطہر شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	42
5۔	معاشیاتی پالیسیاں	محمد اطہر شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	54
6۔	عالمی ادارے اور کاروبار	محمد اطہر شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	69
7۔	کاروباری ماحول کا تعارف	ڈاکٹر یاسمین سلطانہ شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	81
8۔	سیاسی ماحول	ڈاکٹر یاسمین سلطانہ شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	94
9۔	قانونی ماحول	ڈاکٹر یاسمین سلطانہ شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	106
10۔	ایکولوجیکل ماحول	ڈاکٹر خطیب الرب شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	119
11۔	سماجی ثقافتی ماحول	ڈاکٹر خطیب الرب شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	135
12۔	ٹیکنالوجیکل ماحول	ڈاکٹر خطیب الرب شعبۂ مینجمنٹ و کامرس، مانو، حیدرآباد	148
	نمونہ امتحانی پرچہ		163

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثرانداز ہو گا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن

شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا اور خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) نئے سرے سے تیار کیے جارہے ہیں، جو بی۔اے۔ کے پروگراموں کے لیے 6 بلاکس پر مشتمل ہیں جن میں 24 یونٹس شامل ہیں اور ایم۔اے۔ کے پروگراموں کے لیے 4 بلاکس پر مشتمل ہیں جن میں 16 یونٹس شامل ہیں۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو ساٹھ سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

عزیز طلبا!

MBA کا خود اکتسابی مواد آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ جامع انداز میں تیار کردہ مواد آپ کو خود سے سمجھنے اور سیکھنے میں مددگار ہوگا۔ زیر نظر خود اکتسابی مواد جدید تعلیمی اصولوں اور MBA کے کورس کے تقاضوں اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم (ODL) سے وابستہ طلبا آسانی سے سمجھ سکیں۔ یہ مواد ایک مؤثر انداز میں اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ نصاب کے مطابق معلومات جامع انداز میں طلبا کو مہیا ہوں گی۔

ہر بلاک میں یونٹ رکھے گئے ہیں تاکہ مرحلہ وار اور وضاحت کے ساتھ مواد پیش ہو۔ موضوعات کو قابل فہم اور بہتر طور پر سمجھنے میں مواد کی ترتیب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ہر یونٹ کی ابتدا تمہید سے ہوتی ہے، جس کے بعد اکائی کے مقاصد بیان کر کے اصل موضوع پر بات کی جاتی ہے۔ موضوع کے اختتام کے بعد اکتسابی نتائج میں اکائی کی تمام معلومات کو جامع انداز میں یکجا کیا جاتا ہے تاکہ طلبا اکائی کے مقاصد میں طے شدہ نکات کو سمجھ سکیں۔ اس کے بعد نمونہ امتحانی سوالات میں مختلف قسم کے سوالات سے طلبا خود کا محاسبہ (Self-assessment) کر سکتے ہیں۔

تیار کردہ مواد مختلف مضامین کے امتحانات کی تیاری میں طلبا کے لیے مددگار ہوگا۔ علاوہ ازیں تجارتی میدان میں درکار مہارتوں کو فروغ دینے میں بھی معاون ہوگا۔ ایم بی اے کے دو سالہ پروگرام میں کل چار سمسٹر ہیں۔ یہ زیر نظر پرچہ "ہندوستانی معیشت اور کاروباری ماحول" پہلے سال کے دوسرے سمسٹر میں شامل ہے۔

یقیناً یہ خود اکتسابی مواد (SLM) تجارتی و کاروباری میدان سے متعلق درکار مہارتوں کے فروغ میں مددگار ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ تنقیدی سوچ، خود اعتمادی اور فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں میں مؤثر ہوگا۔

اس خود اکتسابی مواد (SLM) کو تیار کرنے میں اساتذہ اور اس میدان کے ماہرین کی ٹیم نے مدد کی ہے۔ جس کے لیے مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم (CDOE) ان کا شکر گزار ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب طلبا و طالبات اور اساتذہ کرام کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

کورس کوآرڈی نیٹر

اکائی 1۔ ہندوستانی معیشت

(Indian Economy-An Overview)

اکائی کے اجزا

1.0 تمہید(Introduction)

1.1 مقاصد(Objectives)

1.2 معاشیات کا تعارف(Introduction to Economics)

1.3 معاشیات اور معیشت(Economics and the Economy)

1.4 معیشت کا مفہوم(Meaning of an Economy)

1.5 معیشت کی خصوصیات(Features of an Economy)

1.6 ہندوستان معیشت کی نوعیت(Nature of the Indian Economy)

1.7 ہندوستانی معیشت کا ڈھانچہ(Structure of the Indian Economy)

1.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

1.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

1.0 تمہید(Introduction)

ہندوستان معیشت دنیا کی سب سے بڑی اور متحرک معیشتوں میں سے ایک ہے جو اپنی گہری تاریخی جڑیں متنوع وسائل اور ترقی پذیر پالیسی فریم ورک(Policy Framework)سے تشکیل پاتی ہے۔ہندوستان معیشت کو سمجھنے کے لیے بنیادی معاشی تصورات کا جائزہ لینا ضروری ہے جن میں معاشیات (Economics) کا مفہوم اور معیشت (Economy) کی نوعیت شامل ہیں۔

معاشیات ایک ایسا علمی شعبہ ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ افراد کاروباری ادارے اور حکومتیں وسائل کو کس طرح مختص کرتی ہیں تاکہ اپنی ضروریات اور خواہشات کو پورا کر سکیں۔ دوسری جانب معیشت سے مراد وہ نظام ہے جس کے تحت کسی خطے یا ملک میں اشیا اور خدمات کی پیداوار تقسیم اور کھپت کا عمل انجام پاتا ہے۔ہندوستان کا معاشی ڈھانچہ اپنی مخلوط نوعیت کی خصوصیت رکھتا ہے جو مارکیٹ پر مبنی اور حکومت کے زیرِ نگرانی عناصر کو یکجا کرتا ہے۔وقت کے ساتھ ہندوستان معیشت ایک زرعی بنیاد سے ترقی پاکر ایک متنوع ماڈل میں تبدیل

ہو چکی ہے جو زراعت صنعت اور خدمات کے شعبوں پر مشتمل ہے۔اس ڈھانچہ جاتی تبدیلی پر مختلف معاشی اصلاحات عالمگیریت اور تکنیکی ترقی نے گہرا اثر ڈالا ہے۔

یہ یونٹ ہندوستان معیشت کا ایک جامع جائزہ پیش کرتا ہے جس میں اس کی نوعیت ساختی ترکیب اور وہ کلیدی شعبے شامل ہیں جو اس کی ترقی کو متحرک کرتے ہیں۔مزید برآں یہ سرکاری پالیسیوں کے بدلتے ہوئے کردار معاشی چیلنجز اور ابھرتے ہوئے مواقع پر بھی روشنی ڈالتا ہے جو ہندوستان کی ترقی کے راستے کو متعین کرتے ہیں۔ان پہلوؤں کو سمجھنا ہندوستان معاشی منظر نامے اور عالمی معیشت میں اس کے مقام کا تجزیہ کرنے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گا۔

1.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- معاشیات کے بنیادی تصورات کو سمجھنا۔
- معیشت کی نمایاں خصوصیات کی نشاندہی کرنا۔
- ہندوستان معیشت کی نوعیت اور ساخت کا تجزیہ کرنا۔
- ہندوستان معیشت کی خصوصیات کی اہمیت کا جائزہ لینا۔

1.2 معاشیات کا تعارف(Introduction to Economics)

معاشیات ایک سماجی علم(Social Science)ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ انسان محدود وسائل (Limited Resources)کے ہوتے ہوئے لا محدود ضروریات(Unlimited Wants)کو کس طرح پورا کرتا ہے۔یہ علم اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ لوگ، ادارے اور حکومتیں پیداوار(Production)، تقسیم (Distribution) اور کھپت (Consumption)کے فیصلے کس بنیاد پر کرتی ہیں۔ معاشیات کا بنیادی مقصد انسانی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنا ہے،یعنی یہ دیکھنا کہ وسائل کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ زیادہ سے زیادہ ضروریات پوری ہو سکیں۔اس علم کے دو بڑے حصے ہیں: خرد معاشیات(Microeconomics)اور کل معاشیات (Macroeconomics)۔خرد معاشیات فرد،گھرانے اور فرموں کے رویوں کا مطالعہ کرتی ہے جبکہ کل معاشیات پوری معیشت کے مجموعی عوامل جیسے قومی آمدنی، روزگار، سرمایہ کاری اور افراطِ زر(Inflation)کا جائزہ لیتی ہے۔معاشیات میں طلب و رسد(Demand and Supply) ، قیمتوں کا تعین،منڈیوں کا ڈھانچہ، حکومت کی مالیاتی و معاشی پالیسیاں اور بین الاقوامی تجارت جیسے موضوعات شامل ہیں۔جدید دور میں معاشیات نہ صرف کاروبار اور تجارت کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ زندگی کے ہر شعبے میں منصوبہ بندی، فیصلے اور وسائل کے بہتر استعمال کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

یہاں چند مشہور ماہرینِ معاشیات کی طرف سے دی گئی معاشیات کی تعریفیں پیش کی جا رہی ہیں۔

- ایڈم اسمتھ کے مطابق"(Adam Smith, 1776) معاشیات وہ علم ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ قوم اپنی دولت (Wealth) کو کیسے پیدا کرتی ہے اور کیسے تقسیم کرتی ہے۔"
- الفریڈ مارشل کے مطابق"(Alfred Marshall, 1890)معاشیات وہ علم ہے جو عام زندگی کے روزمرہ کے کاموں میں انسان کا مطالعہ کرتا ہے، یہ اس بات کا مطالعہ ہے کہ انسان اپنی محدود آمدنی کو کس طرح مختلف ضروریات کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔
- لیونل رابنز(Lionel Robbins, 1932)کے مطابق"معاشیات وہ علم ہے جو انسان کے رویے کا مطالعہ کرتا ہے، جب اس کے وسائل محدود ہوں اور ضروریات لا محدود۔"

1.3 معاشیات اور معیشت(Economics and the Economy)

معاشیات (Economics) ایک سماجی علم ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ انسان، ادارے اور حکومتیں محدود وسائل (Limited Resources)کو لا محدود ضروریات (Unlimited Wants) کو پورا کرنے کے لیے کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، معاشیات ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنے پاس موجود وسائل کو عقل مندی سے کس طرح استعمال کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ یہ علم نہ صرف دولت کی پیداوار (Production of Wealth) بلکہ اس کی تقسیم (Distribution)اور استعمال(Consumption)سے بھی متعلق ہے۔ معاشیات ہمیں بتاتی ہے کہ اشیاء اور خدمات کی قیمتیں کیسے مقرر ہوتی ہیں، منڈیوں میں طلب و رسد(Demand and Supply)کا توازن کیسے قائم ہوتا ہے، اور حکومتیں مالی و معاشی پالیسیوں کے ذریعے کس طرح عوامی فلاح و بہبود کو بہتر بنا سکتی ہیں۔

دوسری طرف، معیشت (Economy) ایک عملی نظام ہے جس میں یہ تمام معاشی سرگرمیاں انجام پاتی ہیں۔ معیشت سے مراد کسی ملک، ریاست یا خطے کا وہ نظام ہے جس میں پیداوار، تقسیم، تبادلہ اور کھپت کے عمل انجام دیے جاتے ہیں۔ یعنی معیشت ایک ایسا عملی ڈھانچہ ہے جو معاشیات کے اصولوں پر عمل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر معاشیات ایک علم ہے جو اصول سکھاتا ہے، تو معیشت وہ میدان ہے جہاں ان اصولوں کو عملی طور پر نافذ کیا جاتا ہے۔

ایک معیشت میں مختلف عوامل کردار ادا کرتے ہیں، جیسے کہ مزدور(Labour)، زمین,(Land)سرمایہ(Capital)، اور کاروباری تنظیم(Entrepreneurship) ۔ یہ عوامل مل کر اشیاء اور خدمات پیدا کرتے ہیں جن کی مدد سے لوگوں کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ معیشت کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے، مثلاً سرمایہ دارانہ معیشت(Capitalist Economy)، اشتراکی معیشت (Socialist Economy)، اور مخلوط معیشت(Mixed Economy)۔ سرمایہ دارانہ نظام میں پیداوار اور منڈی کے فیصلے نجی ملکیت پر مبنی ہوتے ہیں، اشتراکی نظام میں حکومت تمام وسائل کی مالک ہوتی ہے، جبکہ مخلوط نظام میں نجی اور سرکاری دونوں شعبے معیشت میں کردار ادا کرتے ہیں۔

لہٰذا، معاشیات ایک نظریاتی علم ہے جو معیشت کے اصولوں، قوانین اور رویوں کی وضاحت کرتا ہے، جبکہ معیشت ایک عملی میدان ہے جہاں ان نظریات پر عمل کر کے پیداوار، روزگار، سرمایہ کاری اور تجارت کے عمل کو منظم کیا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ "معاشیات نظریہ ہے اور معیشت اس نظریے کی عملی شکل ہے۔"

1.4 معیشت کا مفہوم (Meaning of an Economy)

یہاں چند مشہور ماہرینِ معاشیات (Economists) کی طرف سے معیشت (Economy) کے تعریفیں میں پیش کی جا رہی ہیں، تاکہ مفہوم واضح طور پر سمجھا جا سکے:

- ایڈم اسمتھ (Adam Smith) کے مطابق "ایک معیشت اس نظام کو کہتے ہیں جس میں افراد اپنی محنت، سرمایہ اور وسائل کو دولت پیدا کرنے اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔"
- الفریڈ مارشل (Alfred Marshall) کے مطابق "معیشت انسانی سرگرمیوں کا وہ مجموعہ ہے جو روزمرہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہیں۔"
- اے. جی. براون (A. G. Brown) کے مطابق "ایک معیشت دراصل وہ تنظیمی ڈھانچہ (Organizational Framework) ہے جس کے تحت پیداوار، تقسیم اور کھپت کے عمل انجام پاتے ہیں۔"
- پال سیموئلسن (Paul A. Samuelson) کے مطابق "ایک معیشت وہ نظام ہے جس میں لوگ اور ادارے محدود وسائل کو مختلف متبادل طریقوں سے استعمال کر کے اشیاء اور خدمات پیدا کرتے ہیں، تقسیم کرتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔"
- لیونل رابنز (Lionel Robbins) کے مطابق "معیشت ایک ایسا نظام ہے جو اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ محدود وسائل کو لامحدود ضروریات کے درمیان کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے۔"

1.5 معیشت کی خصوصیات (Features of an Economy)

ذیل میں معیشت کی اہم خصوصیات تفصیل سے بیان کی جا رہی ہیں۔

1۔ انسانی ساختہ معاشی ادارے (Man-made Economic Institutions)

معاشی ادارے انسانوں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں یعنی معیشت (Economy) انسانی تخلیق کا نتیجہ ہے۔ یہ ادارے — جیسے کہ بازار، کاروبار، حکومتیں اور بینک — اجتماعی انسانی کوششوں اور فیصلوں کے ذریعے تشکیل پاتے ہیں۔ ان اداروں کا ڈھانچہ اور ان کا عملی طریقہ کار معاشرتی فیصلوں سے متاثر ہوتا ہے جو معیشتوں کی متحرک نوعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ معیشت وقت کے ساتھ انسانی ضروریات، اقدار اور تکنیکی ترقی کی بنیاد پر تبدیل ہو سکتی ہے۔

2۔ معاشی اداروں کی لچک (Flexibility of Economic Institutions)

معاشی ادارے جامد نہیں ہوتے؛ انہیں تخلیق ختم تبدیل یا نئے اداروں سے بدلا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر 1917 میں سوویت یونین میں سرمایہ دارانہ نظام سے کمیونزم کی طرف منتقلی ایک نمایاں معاشی تبدیلی تھی۔ اسی طرح 1989 میں یو ایس ایس آر میں کمیونزم کا خاتمہ ہوا اور معاشی اصلاحات کے ذریعے بازار پر مبنی قوتوں کو معیشت میں شامل کیا گیا۔ ہندوستان میں آزادی کے بعد اصلاحات کے تحت زمینداری نظام کا خاتمہ اور زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں جس سے زراعت اور سماجی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ یہ لچک اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ معیشتیں تاریخی واقعات پالیسی فیصلوں اور بدلتے ہوئے نظریات سے متاثر ہوتی ہیں۔

3۔ معاشی سرگرمیوں کی بدلتی ہوئی سطحیں (Changing Levels of Economic Activity)

کسی بھی معیشت میں معاشی سرگرمیوں کی سطحیں مسلسل تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ معاشی ترقی کساد بازاری افراطِ زر بے روزگاری اور دیگر عوامل پیداوار کھپت اور سرمایہ کاری کے انداز میں تبدیلیاں لاتے ہیں۔ یہ اتار چڑھاؤ مختلف سطحوں پر —— انفرادی علاقائی یا قومی سطح پر —— ہو سکتا ہے اور تکنیکی ترقی سیاسی تبدیلیوں اور عالمی بازار کے رجحانات جیسے اندرونی اور بیرونی عوامل کے زیر اثر ہوتا ہے۔

4۔ پیدا کنندہ اور صارف کا دوہرا کردار (Dual Role of Producers and Consumers)

زیادہ تر معیشتوں میں افراد ایک ہی وقت میں پیدا کنندہ اور صارف دونوں کے کردار ادا کرتے ہیں۔ پیدا کنندہ کے طور پر لوگ مزدوری سرمایہ اور کاروباری صلاحیت کے ذریعے اشیاء اور خدمات پیدا کرتے ہیں جبکہ صارف کے طور پر وہ ان اشیاء اور خدمات کو خریدتے اور استعمال کرتے ہیں۔ یہ دوہری حیثیت معاشی سرگرمیوں کی باہمی وابستگی کو ظاہر کرتی ہے جہاں طلب اور رسد کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ پیدا کنندگان کے فیصلے اشیاء کی دستیابی اور قیمتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں جبکہ صارفین کے انتخاب طلب کو متعین کرتے اور پیداوار کے فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔

5۔ بنیادی معاشی عمل: پیداوار کھپت اور سرمایہ کاری

(Vital Processes: Production, Consumption, and Investment)

کسی بھی معیشت کے تین بنیادی عوامل ہوتے ہیں: پیداوار کھپت اور سرمایہ کاری۔ پیداوار وہ عمل ہے جس میں وسائل کو استعمال کر کے اشیاء اور خدمات تخلیق کی جاتی ہیں۔ کھپت وہ سرگرمی ہے جس میں ان اشیاء اور خدمات کو افراد کاروباری ادارے یا حکومتیں استعمال کرتی ہیں۔ سرمایہ کاری نجی اور سرکاری دونوں سطحوں پر معیشت کی ترقی کو فروغ دیتی ہے کیونکہ اس سے نئے کاروبار بنیادی ڈھانچے کے منصوبے اور تکنیکی ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ یہ تینوں عمل ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور پائیدار معاشی ترقی کے لیے ان میں توازن ضروری ہوتا ہے۔

6۔ زر بطور تبادلے کا ذریعہ (Money as a Medium of Exchange)

جدید معیشتوں میں زر (پیسہ) بنیادی تبادلے کے ذریعے کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ لین دین کو آسان بناتا ہے کیونکہ اس سے اشیاء اور خدمات کے لیے تبادلے کے قدیم طریقے (بارٹر سسٹم) کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے اور قیمتوں کا ایک مشترکہ پیمانہ فراہم ہوتا ہے۔ زر قدر کو

محفوظ رکھنے اور حساب کتاب کے ایک یونٹ کے طور پر بھی کام کرتا ہے جو معاشی استحکام اور ترقی کے لیے ضروری عناصر ہیں۔آج کے عالمگیر معاشی نظام میں زر تجارت سرمایہ کاری اور مالیاتی نظام کے استحکام میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

7۔ بازار کی قوتوں کی بڑھتی ہوئی اہمیت اور محدود حکومتی مداخلت

(Increasing Preference for Market Forces and Limited Government Intervention)

جدید معیشتوں میں بازار کی قوتوں—طلب اور رسد—پر حکومتی مداخلت کے مقابلے میں زیادہ اعتماد کیا جا رہا ہے۔اگرچہ حکومتی مداخلت اب بھی ضابطہ بندی فلاحی اقدامات اور بازار کی ناکامیوں کے سد باب کے لیے ضروری ہے لیکن ایک رجحان ابھرا ہے جس میں ایسی معیشتوں کو ترجیح دی جا رہی ہے جہاں بازار کی قوتیں آزادانہ طور پر کام کر سکیں۔ یہ تبدیلی خاص طور پر ان معیشتوں میں نمایاں ہے جو بازار پر مبنی نظام کو فروغ دیتی ہیں جہاں نجی شعبہ ترقی جدت طرازی اور کارکردگی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ معیشتوں کی بڑھتی ہوئی آزاد کاری آزاد بازاروں کا فروغ اور مرکزی منصوبہ بندی میں کمی جدید معیشتوں کے ارتقائی رجحانات کی عکاسی کرتی ہے۔

1.6 ہندوستان معیشت کی نوعیت(Nature of the Indian Economy)

بھارتی معیشت کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے اس کی چند بنیادی خصوصیات کو تفصیل سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

1۔ مخلوط معیشت(Mixed Economy)

ہندوستان ایک مخلوط معیشت(Mixed Economy)کا نمونہ اختیار کرتا ہے جو سرمایہ دارانہ (Capitalist) اور سوشلسٹ(Socialist)نظاموں کے عناصر کو یکجا کرتا ہے۔اس نظام میں نجی اور سرکاری شعبے ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ حکومت بعض اہم شعبوں جیسے دفاع تعلیم صحت اور بنیادی ڈھانچے کو کنٹرول اور منظم کرتی ہے جبکہ نجی شعبے کو صارفین کی اشیاء خدمات اور صنعتی شعبے میں آزادی دی جاتی ہے۔ یہ توازن مارکیٹ پر مبنی ترقی اور حکومتی مداخلت کے ذریعے سماجی بہبود کے فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنایا گیا ہے۔

2۔ زرعی معیشت(Agrarian Economy)

تیزی سے صنعتی ترقی اور شہری آبادی میں اضافے کے باوجود زراعت ہندوستان معیشت کا ایک اہم شعبہ ہے۔آج بھی ایک بڑی آبادی بالخصوص دیہی علاقوں میں زراعت پر انحصار کرتی ہے۔اگرچہ مجموعی قومی پیداوار(GDP)میں زراعت کا حصہ وقت کے ساتھ کم ہو رہا ہے لیکن یہ روزگار کے سب سے بڑے ذرائع میں سے ایک ہے۔ہندوستان دنیا کے بڑے زرعی پیداکنندگان میں شامل ہے جہاں چاول گندم اور گنا جیسی فصلیں بڑے پیمانے پر پیدا کی جاتی ہیں۔ حکومت زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے سبسڈی آبپاشی کے منصوبے اور دیہی ترقیاتی پروگرام چلاتی ہے۔

3۔ بڑی اور بڑھتی ہوئی آبادی (Large and Growing Population)

ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے جس کی آبادی 1.4 ارب سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہ بڑی آبادی ایک طرف تو معاشی ترقی اور اشیاء و خدمات کی طلب میں اضافے کا باعث بنتی ہے جبکہ دوسری طرف بنیادی سہولیات روزگار صحت اور تعلیم کی فراہمی کے چیلنجز بھی پیدا کرتی ہے۔ نوجوان آبادی (Demographic Dividend) معیشت میں مزدوروں کی شمولیت کو بڑھانے کی صلاحیت رکھتی ہے لیکن اس کے لیے ہنر سازی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

4۔ خدمات کے شعبے پر زیادہ انحصار (High Dependence on Services Sector)

گزشتہ چند دہائیوں میں ہندوستان میں خدمات کے شعبے (Services Sector) نے نمایاں ترقی کی ہے اور معیشت کا بنیادی محرک بن چکا ہے۔ اس شعبے میں انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ ٹیلی کمیونیکیشن اور مالیاتی خدمات شامل ہیں۔ ہندوستان آئی ٹی سروسز کسٹمر سپورٹ اور بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ (BPO) کے لیے ایک عالمی مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔ خدمات کے شعبے کی ترقی نے ہندوستان کی عالمی معیشت میں شمولیت کو بڑھایا ہے اور اسے خریداری کی طاقت کے اعتبار سے دنیا کی بڑی معیشتوں میں شامل کر دیا ہے۔

5۔ صنعتی ترقی اور شہری آبادی میں اضافہ (Industrialization and Urbanization)

ہندوستان میں صنعتی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے خاص طور پر مینوفیکچرنگ تعمیرات اور بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں۔ تاہم ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں ہندوستان کی صنعتی پیداوار کا GDP میں حصہ اب بھی کم ہے اور معیشت زیادہ تر زراعت اور خدمات کے شعبوں پر منحصر ہے۔ شہروں کی طرف نقل مکانی تیزی سے بڑھ رہی ہے جہاں لوگ بہتر روزگار اور معیار زندگی کے لیے منتقل ہو رہے ہیں۔ حکومت نے "میک اِن انڈیا (Make in India)" جیسی مہمات شروع کی ہیں تاکہ گھریلو صنعت کو فروغ دیا جا سکے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کیا جائے اور صنعتی صلاحیت میں اضافہ کیا جا سکے۔

6۔ عدم مساوات اور غربت (Inequality and Poverty)

ہندوستان جو دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے اب بھی غربت اور عدم مساوات جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ بعض علاقوں اور شعبوں میں دولت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جبکہ بڑی آبادی بالخصوص دیہی علاقوں میں غربت کی سطح بلند ہے۔ آمدنی تعلیم اور صحت کی سہولیات تک رسائی میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ حکومت نے ان مسائل کے حل کے لیے غربت میں کمی کے پروگرام مالیاتی شمولیت کی اسکیمیں (جیسے جن دھن یوجنا) اور سماجی فلاحی منصوبے متعارف کرائے ہیں۔

7۔ معاشی اصلاحات اور آزاد کاری (Economic Reforms and Liberalization)

1991 کے بعد ہندوستان نے ایک بڑی معاشی تبدیلی کا سامنا کیا جہاں سخت حکومتی کنٹرول سے ایک زیادہ آزاد بازار پر مبنی معیشت کی طرف پیش رفت کی گئی۔ ان اصلاحات میں ضوابط کی نرمی تجارتی رکاوٹوں کا خاتمہ نجی کاروباروں کی حوصلہ افزائی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی

توسیع شامل تھی۔ان اصلاحات کے نتیجے میں ہندوستان نے بلند شرح نمو بین الاقوامی تجارت میں اضافہ اور عالمی معیشت کے ساتھ مضبوط انضمام حاصل کیا۔تاہم اب بھی ضابطہ جاتی رکاوٹیں بیوروکریسی اور بنیادی ڈھانچے کی کمی جیسے چیلنجز موجود ہیں۔

8۔ حکومت کا کردار اور پالیسیاں(Government's Role and Policies)

ہندوستان حکومت معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے جس میں پالیسی سازی ضابطہ بندی اور بنیادی شعبوں میں براہ راست مداخلت شامل ہے۔زراعت تعلیم صحت اور عوامی خدمات جیسے شعبوں میں حکومتی سرپرستی جاری ہے۔اس کے علاوہ دفاع توانائی اور بنیادی ڈھانچے میں سرکاری ادارے(PSEs) بھی کام کرتے ہیں۔حکومت کے مالیاتی اور تجارتی پالیسیاں جیسے "گڈز اینڈ سروسز ٹیکس"(GST) براہ راست معیشت کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہیں۔حالیہ پالیسی اقدامات جیسے"آتم نربھر ہندوستان Atmanirbhar" (Bharatاور"ڈیجیٹل انڈیا(Digital India)" مقامی صنعت کو فروغ دینے اور خود انحصاری کی طرف پیش قدمی کے لیے متعارف کرائے گئے ہیں۔

9۔ افراطِ زر اور مالیاتی پالیسی(Inflation and Monetary Policy)

افراطِ زر(Inflation)ہندوستان معیشت میں ایک مستقل مسئلہ ہے جہاں خوراک ایندھن اور بنیادی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ غریب اور متوسط طبقے کو متاثر کرتا ہے۔ہندوستان ریزرو بینک(RBI)مانیٹری پالیسی کے ذریعے افراطِ زر کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس میں شرح سود اور اوپن مارکیٹ آپریشنز جیسے آلات استعمال کیے جاتے ہیں۔حکومت بھی زرعی اشیاء کی قیمتوں کو منظم کرنے اور مہنگائی پر قابو پانے کے لیے اقدامات کرتی ہے۔

10۔ پائیداری اور ماحولیاتی چیلنجز(Sustainability and Environmental Challenges)

ہندوستان کی معاشی ترقی کے ساتھ اس کے قدرتی وسائل اور ماحول پر دباؤ بھی بڑھ رہا ہے۔فضائی آلودگی پانی کی قلت اور جنگلات کی کٹائی جیسے مسائل سنگین صورت اختیار کر رہے ہیں۔حکومت نے پائیدار ترقی کو اپنانے اور کاربن کے اخراج کو کم کرنے جیسے عالمی ماحولیاتی اہداف میں شمولیت اختیار کی ہے۔تاہم صنعتی ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے درمیان توازن قائم رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے۔

1.7 ہندوستانی معیشت کا ڈھانچہ(Structure of the Indian Economy)

ہندوستانی معیشت کا ڈھانچہ اس وسیع فریم ورک کی وضاحت کرتا ہے جس کے تحت ملک کی معاشی سرگرمیاں منظم اور درجہ بند کی جاتی ہیں۔یہ ان مختلف شعبوں صنعتوں اور معاشی نظاموں کی عکاسی کرتا ہے جو معیشت کو آگے بڑھاتے ہیں۔اس ڈھانچے کو سمجھنا ملک کی ترقی چیلنجز اور پالیسی کی ضروریات کا تجزیہ کرنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ہندوستانی معیشت کے ڈھانچے کو درج ذیل بنیادی اجزاء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1۔ زرعی اور متعلقہ سرگرمیاں (Primary Sector: Agriculture and Allied Activities)

یہ شعبہ قدرتی وسائل کے براہِ راست استعمال سے متعلق سرگرمیوں پر مشتمل ہے اور بنیادی طور پر زمین سے خام مال کے حصول پر مرکوز ہے۔ ہندوستان میں زرعی شعبہ اس کا ایک اہم حصہ ہے حالانکہ وقت کے ساتھ اس کا جی ڈی پی میں حصہ کم ہوا ہے۔

- زراعت : یہ ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور دیہی علاقوں میں ایک بڑی آبادی کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ ہندوستان چاول گندم دالیں کپاس اور گنے کی پیداوار میں عالمی سطح پر نمایاں ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔
- جنگلات اور ماہی گیری : اس میں لکڑی بانس اور دیگر جنگلاتی پیداوار کے ساتھ ساتھ ماہی گیری کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ ہندوستان اپنی متنوع سمندری حیات کے لیے جانا جاتا ہے اور ماہی گیری ساحلی ریاستوں میں ایک اہم صنعت ہے۔
- کان کنی: ہندوستان قدرتی وسائل جیسے کہ کوئلہ لوہا باکسائٹ اور پٹرولیم کے بڑے ذخائر رکھتا ہے۔ کان کنی کا شعبہ صنعتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2۔ صنعت اور مینوفیکچرنگ (Secondary Sector: Manufacturing and Industry)

یہ شعبہ بنیادی شعبے سے حاصل ہونے والے خام مال کو تیار شدہ مصنوعات میں تبدیل کرنے پر مرکوز ہے۔ یہ صنعتی مینوفیکچرنگ اور تعمیراتی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں اس شعبے میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

- مینوفیکچرنگ: اس میں ٹیکسٹائل اسٹیل سیمنٹ کیمیکل اور الیکٹرانکس جیسی صنعتیں شامل ہیں۔ ممبئی چنئی اور احمد آباد جیسے شہر صنعتی مراکز کے طور پر نمایاں ہیں۔
- تعمیرات: ہندوستان میں تیزی سے شہری کاری (urbanization) انفراسٹرکچر کی ترقی اور رہائشی منصوبوں کی وجہ سے تعمیراتی صنعت میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔
- آٹوموبائل صنعت: ہندوستان کی آٹوموبائل مینوفیکچرنگ صنعت مضبوط ہے جس میں ماروتی سوزوکی ٹاٹا موٹرز اور مہندرا اینڈ مہندرا جیسی کمپنیاں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔

3۔ خدمات کا شعبہ (Tertiary Sector: Services Sector)

یہ شعبہ مصنوعات کے بجائے خدمات فراہم کرنے پر مشتمل ہوتا ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں خدمات کا شعبہ ہندوستانی جی ڈی پی میں سب سے بڑا شراکت دار بن چکا ہے اور معیشت میں 50 فیصد سے زائد حصہ رکھتا ہے۔

- انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT): ہندوستان کا آئی ٹی سیکٹر اقتصادی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ بنگلور حیدر آباد اور پونے عالمی آئی ٹی مراکز بن چکے ہیں جہاں ٹی سی ایس انفوسس اور وپرو جیسی کمپنیاں نمایاں ہیں۔
- مالیاتی خدمات: اس میں بینکاری بیمہ سرمایہ کاری اور اسٹاک مارکیٹس شامل ہیں۔ اقتصادی لبرلائزیشن کے بعد ہندوستان مالیاتی مارکیٹس عالمی سطح پر مزید مربوط ہو گئی ہیں۔

- ٹیلی کمیونیکیشن: ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی ٹیلی کمیونیکیشن مارکیٹوں میں شامل ہے جہاں ریلائنس جیو ایئر ٹیل اور ووڈافون آئیڈیا جیسی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔
- سیاحت اور مہمان نوازی: ہندوستان میں ہر سال لاکھوں سیاح آتے ہیں جو معیشت میں قابل ذکر آمدنی اور ملازمتوں کا سبب بنتے ہیں۔

4۔ علم اور تحقیق پر مبنی سرگرمیاں(Knowledge and Information-based Activities)

یہ شعبہ معلومات تحقیق اور اعلیٰ تعلیم پر مبنی سرگرمیوں پر مشتمل ہے جو تکنیکی ترقی اور اختراع (innovation) کے لیے اہم ہے۔

- تحقیق و ترقی(R&D): ہندوستان حکومت اور نجی ادارے خاص طور پر فارماسیوٹیکل بایو ٹیکنالوجی اور خلائی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔
- تعلیم: ہندوستان کے اعلیٰ تعلیمی ادارے جیسے IITsاور IIMs مختلف شعبوں میں ہنرمند افرادی قوت فراہم کرتے ہیں۔

5۔ غیر رسمی شعبہ(Informal Sector)

ہندوستان کی معیشت کا ایک بڑا حصہ غیر رسمی شعبے میں کام کرتا ہے جہاں مزدوروں کو رسمی معاہدوں یا سماجی تحفظ کی سہولت حاصل نہیں ہوتی۔

- غیر منظم مزدور : ہندوستان کی ایک بڑی آبادی غیر رسمی ملازمتوں میں مصروف ہے جہاں انہیں قانونی تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔
- چھوٹے اور مائیکرو کاروبار : مقامی دکانیں اسٹریٹ وینڈرز اور چھوٹے کاروبار معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

6۔ عوامی اور نجی شعبہ(Public and Private Sectors)

ہندوستان معیشت میں عوامی اور نجی شعبے دونوں کا کردار ہے۔

- عوامی شعبہ : حکومت توانائی دفاع ریلوے اور کان کنی جیسے اسٹریٹجک شعبوں میں کام کرنے والے اداروں کی مالک ہے۔ جیسے ہندوستان آئل کارپوریشن(IOC) کوئل انڈیا اور BHEL ۔
- نجی شعبہ : نجی کاروباری ادارے مختلف صنعتوں میں سرگرم ہیں جیسے ریلائنس انڈسٹریز ٹاٹا گروپ اور اڈانی گروپ۔

ہندوستانی معیشت ایک متنوع اور پیچیدہ ڈھانچہ رکھتی ہے جس میں زراعت صنعت خدمات تحقیق اور غیر رسمی شعبہ شامل ہیں۔ جیسے جیسے ہندوستان صنعتی ترقی تکنیکی اختراع اور شہری کاری کی طرف بڑھ رہا ہے اسے آمدنی میں تفاوت بنیادی ڈھانچے کی خامیوں اور وسائل کے پائیدار استعمال جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔تاہم نوجوان افرادی قوت معاشی اصلاحات اور عالمی سرمایہ کاری ہندوستان کے مستقبل کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

1.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طالب علم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ معاشیات کے بنیادی تصورات اور معیشت کے مفہوم کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے۔اس نے ہندوستان معیشت کی نوعیت ساخت اور اس کی نمایاں خصوصیات کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے۔طالب علم نے یہ ادراک حاصل کر لیا ہے کہ ہندوستان معیشت ایک مخلوط نظام پر مبنی ہے جس میں زراعت صنعت اور خدمات کے شعبے باہم مربوط ہیں۔اس نے معیشت میں حکومت کے کردار معاشی اصلاحات اور پالیسیوں کی اہمیت کو بھی سمجھ لیا ہے۔مزید برآں طالب علم نے بیرونی شعبے عالمی تجارت میں ہندوستان کی حیثیت اور معیشتی ترقی کے ساتھ جڑے چیلنجز جیسے افراطِ زر غربت اور ماحولیاتی مسائل کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرلی ہے۔

1.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ معاشیات وہ علم ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ انسان محدود ________ کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کس طرح استعمال کرتا ہے۔

2۔ معیشت ایک ایسا نظام ہے جس کے تحت اشیا اور خدمات کی ________ تقسیم اور کھپت ہوتی ہے۔

3۔ ہندوستان معیشت ایک ________ معیشت ہے جو سرمایہ دارانہ اور سوشلسٹ نظاموں کے امتزاج پر مبنی ہے۔

4۔ زراعت ہندوستان معیشت کا ایک اہم شعبہ ہے جو بڑی آبادی کو ________ فراہم کرتا ہے۔

5۔ ہندوستان میں خدمات (Services) کا شعبہ معیشت کا سب سے ________ حصہ بن چکا ہے۔

6۔ 1991 میں ہندوستان میں ________ اور آزادکاری (Liberalization) کی پالیسیوں کا آغاز ہوا۔

7۔ زر (Money) کو ایک ________ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جو اشیا اور خدمات کے تبادلے کو آسان بناتا ہے۔

8۔ ہندوستان حکومت معیشت میں پالیسی سازی ضابطہ بندی اور ________ مداخلت کے ذریعے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

9۔ افراطِ زر (Inflation) سے مراد اشیا اور خدمات کی ________ میں مسلسل اضافہ ہے۔

10۔ پائیدار ترقی (Sustainable Development) کا مقصد معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ ________ کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔

جوابات(Answers)

1۔ وسائل
2۔ پیداوار
3۔ مخلوط
4۔ روزگار

5۔ بڑا

6۔ معاشی اصلاحات(Economic Reforms)

7۔ تبادلے کا ذریعہ

8۔ براہِ راست

9۔ قیمتوں

10۔ ماحول

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ معاشیات کے معنی اور اس کی روزمرہ زندگی میں اہمیت کی وضاحت کریں۔

2۔ ہندوستان معیشت کی نمایاں خصوصیات کی وضاحت کریں اور مثالیں دیں۔

3۔ ہندوستان معیشت کی نوعیت کو زراعت پر انحصار کے حوالے سے بیان کریں۔

4۔ ہندوستان معیشت کے ابتدائی ثانوی اور تیسرے درجے کے شعبوں کا موازنہ کریں۔

5۔ ہندوستان میں مخلوط معیشت کس طرح کام کرتی ہے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ ہندوستان معیشت کے ڈھانچے اور اس کے مختلف شعبوں کی وضاحت کریں۔ یہ شعبے معاشی ترقی میں کس طرح معاون ہیں؟

2۔ ہندوستان معیشت میں زراعت کی اہمیت اور اس کا روزگار اور مجموعی ملکی پیداوار (GDP) میں کردار بیان کریں۔

3۔ ہندوستان کی معاشی ترقی میں خدمات کے شعبے کے کردار کا جائزہ لیں اور اس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ٹیلی کمیونیکیشن اور صحت کے شعبوں کی مثالیں دیں۔

4۔ ہندوستان کی معیشت کی وہ کلیدی خصوصیات بیان کریں جو اس کی ترقی اور نشوونما کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ خصوصیات ترقی یافتہ معیشتوں سے کس طرح مختلف ہیں؟

5۔ ہندوستان معیشت میں حکومتی مداخلت کے کردار پر بحث کریں۔ یہ مختلف شعبوں کی کارکردگی پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

اکائی 2۔ معاشی نظام

(Economic System)

اکائی کے اجزاء

2.0 تمہید(Introduction)

2.1 مقاصد(Objectives)

2.2 مارکیٹ معیشت یاسرمایہ دارانہ معیشت(Market Economy - Capitalist Economy)

2.3 سرمایہ دارانہ معیشت کی خصوصیات(Features of Capitalist Economy)

2.4 اشتراکی معیشت(Socialist Economy)

2.5 اشتراکی معیشت کی خصوصیات(Features of a Socialist Economy)

2.6 مخلوط معیشت(Mixed Economy)

2.7 مخلوط معیشت کی خصوصیات(Features of a Mixed Economy)

2.8 سرمایہ دارانہ معیشت، سوشلسٹ اور مخلوط معیشت کا موازنہ

(Difference between Market, Social and Mixed Economy)

2.9 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

2.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

2.0 تمہید(Introduction)

یہ اکائی معاشی نظاموں(Economic Systems)کی نوعیت اوران کے کردارپر روشنی ڈالتی ہے جو کسی بھی معیشت کی تنظیم اوراس کی کارکردگی کو متعین کرتے ہیں۔ ہر معیشت ایک مخصوص نظام کے تحت کام کرتی ہے جس کے ذریعے وسائل کی پیداوار تقسیم اور کھپت کو منظم کیاجاتاہے۔کسی بھی معاشی نظام(Economic System)کی نوعیت حکومت نجی شعبے اورمارکیٹ کی قوتوں کے کردار کوواضح کرتی ہے۔

اس اکائی میں ہم تین بنیادی معاشی نظاموں کا جائزہ لیں گے جو عالمی اور ہندوستانی معیشت پر اثرانداز ہوتے ہیں:

1۔ مارکیٹ معیشت(Market Economy)

مارکیٹ معیشت میں پیداوار سرمایہ کاری اور وسائل کی تقسیم کا انحصار طلب اور رسد کے اصولوں پر ہوتا ہے۔اس نظام میں حکومتی مداخلت کم سے کم ہوتی ہے اور نجی ملکیت(Private Ownership)وسائل کی تقسیم میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔اس ماڈل میں کاروبار اور افراد کو معاشی فیصلے کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے جو مقابلے اور اختراع کو فروغ دیتا ہے۔

2۔ مرکزی منصوبہ بندی کی معیشت(Centrally Planned Economy)

مرکزی منصوبہ بندی کی معیشت میں حکومت یا اجتماعی ادارے وسائل کے مالک ہوتے ہیں اور ان کی تقسیم اور پیداوار کے فیصلے کرتے ہیں۔اس نظام میں ریاستی کنٹرول (State Control) کے تحت معیشت کو چلایا جاتا ہے اور مارکیٹ کے بجائے حکومت معاشی سرگرمیوں کی سمت متعین کرتی ہے۔ایسے نظاموں میں مخلوط معیشت معیشت کا مقصد سماجی مساوات اور وسائل کی منصفانہ تقسیم ہوتا ہے۔

3۔ مخلوط معیشت(Mixed Economy)

ہندوستان (Mixed Economy)کے ماڈل پر عمل پیرا ہے جہاں مارکیٹ اور ریاست دونوں مل کر معیشت کو منظم کرتے ہیں۔اس نظام میں نجی شعبہ (Private Sector) اور سرکاری شعبہ (Public Sector) ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔حکومت کلیدی صنعتوں کو منظم اور ان کی ترقی میں معاونت فراہم کرتی ہے جبکہ نجی سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دیتی ہے۔اس نظام کا مقصد معاشی ترقی (Economic Growth) اور سماجی بہبود (Social Welfare) میں توازن قائم رکھنا ہے۔

یہ اکائی ان تینوں معاشی نظاموں کا تجزیہ کرے گی ان کے فوائد اور نقصانات پر غور کرے گی اور یہ واضح کرے گی کہ ہندوستان کے لیے مخلوط معیشت کا ماڈل کس طرح ترقیاتی اہداف کے مطابق ہے۔ان نظاموں کو سمجھنے سے معاشی منصوبہ بندی اور پالیسی سازی کی پیچیدگیوں کو بہتر انداز میں جاننے کا موقع ملے گا۔ اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ ان عوامل کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے جو وسائل کی تقسیم اور معیشت کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور یہ کہ یہ نظام افراد کی زندگیوں اور ہندوستانی معیشت کے مجموعی ڈھانچے کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔

2.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے:

- مختلف معاشی نظاموں کو سمجھنا۔
- مارکیٹ معیشت سوشلسٹ معیشت اور مخلوط معیشت کی خصوصیات کا تجزیہ کرنا۔
- ہر معاشی نظام کی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لینا۔
- معاشی نظام میں حکومت کے کردار کا تجزیہ کرنا۔

2.2 مارکیٹ معیشت یا سرمایہ دارانہ معیشت(Market Economy - Capitalist Economy)

مارکیٹ معیشت جسے سرمایہ دارانہ معیشت (Capitalist Economy) بھی کہا جاتا ہے ایک ایسا معاشی نظام ہے جس میں اشیااور خدمات کی پیداوار تقسیم اور قیمتوں کا تعین بنیادی طور پر طلب اور رسد (Supply and Demand) کی قوتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں زیادہ تر وسائل صنعتیں اور کاروبار نجی افراد اور کمپنیوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں اور حکومت کی مداخلت محدود ہوتی ہے۔ اس نظام کی بنیادی محرک قوت منافع میں زیادہ سے زیادہ اضافہ(Profit Maximization) ہے اور مقابلہ (Competition) کارکردگی اور جدت کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مارکیٹ معیشت نے کئی ممالک خاص طور پر مغربی دنیا کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ (United States) برطانیہ(United Kingdom) کینیڈا(Canada) آسٹریلیا (Australia) اور جرمنی (Germany) جیسے ممالک بنیادی طور پر مارکیٹ پر مبنی معاشی نظام کے تحت کام کرتے ہیں حالانکہ زیادہ تر جدید معیشتوں میں حکومتی مداخلت (Government Intervention) کے عناصر بھی پائے جاتے ہیں جو انہیں مخلوط معیشت (Mixed Economy) بناتے ہیں۔

مارکیٹ معیشت کا مفہوم(Meaning of Market Economy)

آرٹی بائٹ(R.T. Byte) کے الفاظ میں سرمایہ دارانہ معیشت کو اس معاشی نظام کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے جس میں آزاد کاروبار مقابلہ اور نجی ملکیت کا عمومی طور پر غلبہ ہوتا ہے۔" میکملین ڈکشنری آف ماڈرن اکنامکس (Macmillan Dictionary of Modern Economics) کے مطابق": سرمایہ داری ایک ایسا سماجی اور معاشی نظام ہے جس میں سرمایہ اثاثے بنیادی طور پر نجی افراد کی ملکیت اور کنٹرول میں ہوتے ہیں مزدوری کو نقد اجرت کے بدلے خریدا جاتا ہے سرمایہ سے حاصل ہونے والے منافع نجی مالکان کو حاصل ہوتے ہیں اور قیمتوں کے تعین کا نظام سرمایہ جاتی اشیا کو مختلف مقاصد کے لیے مختص کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔"

مارکیٹ معیشت کی ارتقا(Evolution of Market Economy)

مارکیٹ معیشت کا تصور صدیوں کے دوران مختلف تاریخی اور معاشی عوامل کے زیر اثر ترقی کرتا رہا ہے۔ ابتدائی ادوار میں مرکنٹلسٹ پالیسیوں (Mercantilist Policies) کے ذریعے تجارت کو کنٹرول کیا جاتا تھا جہاں ممالک برآمدات کو فروغ دے کر اور درآمدات کو محدود کر کے دولت جمع کرنے پر توجہ دیتے تھے۔

اٹھارہویں صدی(18th Century) کے دوران کلاسیکی ماہرین معاشیات(Classical Economists) خاص طور پر ایڈم اسمتھ(Adam Smith) نے آزاد منڈی(Free Market) کے اصولوں کی بنیاد رکھی۔ اپنی مشہور کتاب" دولتِ اقوام " (The Wealth of Nations - 1776) میں اسمتھ نے "غیر مرئی ہاتھ (Invisible Hand) "کا تصور پیش کیا جس کے مطابق اگر انفرادی مفادات کو بغیر کسی ضابطے کے چھوڑ دیا جائے تو یہ مجموعی طور پر معاشی خوشحالی کا باعث بنتے ہیں۔ اس دور میں صنعتی

سرمایہ داری (Industrial Capitalism) کا آغاز ہوا کیونکہ تکنیکی ترقی اور صنعتی انقلاب نے بڑے پیمانے پر پیداوار اور معاشی توسیع کو ممکن بنایا۔

انیسویں کے اوائل میں مارکیٹ معیشت ترقی کرتی رہی اور بڑی صنعتوں اور مالیاتی اداروں نے عالمی تجارت اور کاروبار کی شکل متعین کی۔تاہم 1929 کی عظیم معاشی کساد بازاری (Great Depression of 1929) نے غیر منظم منڈیوں کی بڑی کمزوریوں کو بے نقاب کیا جس کے نتیجے میں معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے حکومتی مداخلت میں اضافہ ہوا۔

دوسری جنگ عظیم (World War II) کے بعد کے دور میں عالمگیریت (Globalization) نے دنیا بھر میں آزاد منڈی کے اصولوں کو فروغ دیا جس سے بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔اگرچہ کئی ممالک نے مخلوط معیشت (Mixed Economic System) اپنائی جس میں سرمایہ داری اور حکومتی ضوابط دونوں کے عناصر شامل تھے لیکن مارکیٹ معیشت کے بنیادی اصول بدستور غالب رہے۔

2.3 سرمایہ دارانہ معیشت کی خصوصیات (Features of Capitalist Economy)

مارکیٹ معیشت نجی ملکیت مسابقت اور کم سے کم حکومتی مداخلت پر مبنی ہوتی ہے جہاں معاشی فیصلے طلب و رسد کی قوتوں کے ذریعے طے پاتے ہیں۔

1۔ **نجی ملکیت** :زیادہ تر وسائل نجی افراد یا اداروں کی ملکیت میں ہوتے ہیں اور وہ اپنے فیصلے خود کرتے ہیں۔
2۔ **قیمتوں کا تعین** :اشیاء کی قیمتیں طلب و رسد کے مطابق طے ہوتی ہیں جس سے وسائل کی مؤثر تقسیم ممکن ہوتی ہے۔
3۔ **منافع کا مقصد** :کاروباری ادارے منافع کے حصول کے لیے مسابقت پیداواریت اور جدت طرازی کو فروغ دیتے ہیں۔
4۔ **صارفین کی آزادی** :صارفین اپنی ضروریات اور استطاعت کے مطابق اشیاء اور خدمات کا انتخاب کر سکتے ہیں۔
5۔ **مسابقت** :کاروباری ادارے بہتر معیار اور کم قیمت کی پیشکش کے ذریعے مارکیٹ میں اپنی جگہ بناتے ہیں۔
6۔ **محدود حکومتی مداخلت** :حکومت کا کردار بنیادی طور پر قانونی فریم ورک اور منصفانہ مسابقت کے قیام تک محدود ہوتا ہے۔
7۔ **مارکیٹ میں داخلہ و اخراج** :کاروبار آسانی سے مارکیٹ میں داخل ہو سکتے ہیں اور غیر مؤثر کمپنیاں باہر نکل سکتی ہیں۔
8۔ **لچکدار معیشت** :معیشت تیزی سے بدلتے ہوئے حالات ٹیکنالوجی اور صارفین کی ترجیحات کے مطابق خود کو ڈھال سکتی ہے۔
9۔ **سرمایہ کاری اور ترقی** :کاروباری ادارے سرمایہ اکٹھا کرتے ہیں اور تحقیق و ترقی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جس سے معیشت کو فروغ ملتا ہے۔
10۔ **آمدنی میں تفاوت** :یہ نظام دولت کی تخلیق کو فروغ دیتا ہے لیکن دولت کی غیر مساوی تقسیم کا باعث بھی بن سکتا ہے جس کے لیے بعض اوقات حکومتی مداخلت ضروری ہوتی ہے۔

مارکیٹ معیشت ترقی جدت اور وسائل کی مؤثر تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔ تاہم اس کے چیلنجز جیسے معاشی ناہمواری اور اجارہ داری کے خطرات بعض اوقات حکومتی نگرانی کا تقاضا کرتے ہیں جس کی وجہ سے کئی معیشتیں مخلوط معیشت (Mixed Economy) کے اصول اپناتی ہیں۔

2.4 اشتراکی معیشت (Socialist Economy)

- سیموئلسن (Paul A. Samuelson) کے مطابق "اشتراکی معیشت وہ نظام ہے جس میں پیداوار کے تمام ذرائع ریاست کی ملکیت میں ہوتے ہیں، اور حکومت یہ طے کرتی ہے کہ کیا پیدا کیا جائے، کیسے پیدا کیا جائے اور کس کے لیے پیدا کیا جائے۔"
- ایچ. ڈی. ڈکنسن (H. D. Dickinson) کے مطابق "اشتراکی معیشت ایک ایسا نظام ہے جس میں وسائل کا استعمال حکومت کے منصوبوں کے مطابق کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ فلاح و بہبود حاصل کی جا سکے۔"
- آسکر لینج (Oskar Lange) کے مطابق "اشتراکی معیشت میں حکومت تمام پیداوار کے ذرائع کی مالک ہوتی ہے اور اقتصادی سرگرمیوں کو منصوبہ بندی کے ذریعے منظم کرتی ہے تاکہ سماجی اور اقتصادی مساوات کو فروغ دیا جا سکے۔"
- کارل مارکس (Karl Marx) کے مطابق "اشتراکی معیشت ایک ایسا نظام ہے جس میں تمام پیداوار کے ذرائع اجتماعی ملکیت میں ہوتے ہیں اور محنت کے ذریعے حاصل کی گئی پیداوار سماج کے تمام افراد میں برابر تقسیم کی جاتی ہے۔"

2.5 اشتراکی معیشت کی خصوصیات (Features of a Socialist Economy)

1۔ وسائل کی عوامی ملکیت: سوشلسٹ معیشت میں حکومت مینوفیکچرنگ ٹرانسپورٹ صحت اور تعلیم جیسے بڑے صنعتی شعبوں کی ملکیت اور کنٹرول رکھتی ہے۔ نجی ملکیت محدود ہوتی ہے اور زیادہ تر پیداوار ریاستی نگرانی میں ہوتی ہے تاکہ وسائل کی مساوی تقسیم کو یقینی بنایا جا سکے۔

2۔ مرکزی منصوبہ بندی: پیداوار تقسیم اور قیمتوں سے متعلق معاشی فیصلے حکومت کرتی ہے۔ مرکزی اتھارٹی جامع معاشی منصوبے مرتب کرتی ہے جو طے کرتے ہیں کہ کون سی اشیاء اور خدمات کس مقدار میں اور کس قیمت پر پیدا ہوں گی۔

3۔ منافع کا غیر موجود ہونا: مارکیٹ معیشت کے برعکس جہاں کاروبار منافع کے حصول پر توجہ دیتے ہیں سوشلسٹ معیشت میں بنیادی ہدف سماجی بہبود (Social Welfare) ہوتا ہے۔ اس نظام میں اشیاء اور خدمات کو مناسب قیمت پر سب کے لیے دستیاب بنایا جاتا ہے بجائے اس کے کہ نجی دولت پیدا کی جائے۔

4۔ آمدنی اور دولت کی مساوی تقسیم: سوشلسٹ معیشت کی ایک نمایاں خصوصیت آمدنی میں تفاوت کو کم کرنا ہے۔ حکومت ترقی پسند ٹیکس (Progressive Taxation) مفت تعلیم اور سبسڈائزڈ صحت کی سہولت جیسی پالیسیوں کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔

5۔ سماجی بہبود بنیادی مقصد: اس نظام میں معاشی پالیسیاں سماجی بہبود کو اولین ترجیح دیتی ہیں۔ ریاست عوام کو خوراک رہائش صحت اور تعلیم جیسی بنیادی ضروریات فراہم کرتی ہے اکثر کم یا بغیر کسی قیمت کے۔

6۔ مقررہ اجرت اور ملازمت کا تحفظ: مزدوروں کو حکومت کی جانب سے مقررہ اجرت ملتی ہے اور ملازمت کا تحفظ زیادہ ہوتا ہے۔ حکومت مستحکم روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہے چاہے مارکیٹ میں کساد بازاری کیوں نہ ہو۔

7۔ مارکیٹ قوتوں کا محدود کردار: پیداوار اور قیمتوں کے تعین میں طلب ورسد کا زیادہ عمل دخل نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے حکومت طویل المدتی قومی ترجیحات کے مطابق وسائل مختص کرتی ہے جو بعض اوقات ناکافی پیداوار اور قلت کا سبب بن سکتی ہے۔

8۔ محدود مسابقت: چونکہ صنعتیں ریاست کی ملکیت میں ہوتی ہیں اس لیے کاروباری اداروں میں زیادہ مسابقت نہیں ہوتی۔ اس سے جدت (Innovation) اور کارکردگی میں بہتری کی حوصلہ افزائی کم ہو سکتی ہے کیونکہ کاروبار کو مسابقتی دباؤ کا سامنا نہیں ہوتا۔

2.6 مخلوط معیشت (Mixed Economy)

مخلوط معیشت ایک ایسا معاشی نظام ہے جو سرمایہ دارانہ (Capitalism) اور منصوبہ بند معیشت (Socialism) دونوں کے عناصر کو یکجا کرتا ہے۔ اس نظام میں حکومت اور نجی شعبہ دونوں معاشی فیصلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ جہاں کئی شعبوں میں نجی ادارے آزادانہ طور پر کام کرتے ہیں وہیں حکومت اہم صنعتوں میں مداخلت کرتی ہے تاکہ معاشی استحکام سماجی بہبود اور دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جا سکے۔ زیادہ تر جدید معیشتیں بشمول ہندوستان مخلوط معیشت کے ماڈل پر عمل کرتی ہیں۔

- پال اے. سیموئلسن (Paul A. Samuelson) کے مطابق "مخلوط معیشت وہ نظام ہے جس میں کچھ معاشی سرگرمیاں حکومت انجام دیتی ہے اور کچھ نجی شعبہ (Private Sector) کے سپرد ہوتی ہیں۔"
- جے. کے. مہتا کے مطابق (J. K. Mehta) "مخلوط معیشت ایک ایسا نظام ہے جس میں سرمایہ دارانہ اور اشتراکی دونوں نظاموں کی خصوصیات شامل ہوتی ہیں۔"
- پروفیسر سامنر کے مطابق (Professor Sumner) "مخلوط معیشت میں نجی ملکیت کو تسلیم کیا جاتا ہے لیکن حکومت معیشت کو منظم رکھنے کے لیے مداخلت کرتی ہے تاکہ عوامی مفاد کا تحفظ کیا جا سکے۔"
- ڈرکسن (Dirksen) "مخلوط معیشت ایک ایسا نظام ہے جس میں نجی اور سرکاری دونوں شعبے معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔"

2.7 مخلوط معیشت کی خصوصیات (Features of a Mixed Economy)

1۔ **نجی اور سرکاری شعبے کا اشتراک:** مخلوط معیشت میں نجی کاروبار اور حکومتی ادارے دونوں کام کرتے ہیں۔ نجی شعبہ منافع بخش صنعتوں پر توجہ دیتا ہے جبکہ حکومت دفاع صحت ٹرانسپورٹ اور توانائی جیسے اہم شعبوں کو کنٹرول کرتی ہے۔

2۔ **حکومتی ضابطہ کاری اور نگرانی:** اگرچہ نجی اداروں کو کام کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے مگر حکومت ناانصافی اجارہ داریوں اور استحصال کو روکنے کے لیے ضابطے نافذ کرتی ہے۔ محنت کشوں کے حقوق ماحولیاتی تحفظ اور قیمتوں کے کنٹرول سے متعلق قوانین پر عمل درآمد یقینی بنایا جاتا ہے۔

3۔ **آزادانہ انتخاب کے ساتھ حکومتی مداخلت:** افراد اور کاروباری ادارے پیشہ ورانہ انتخاب کاروبار کے آغاز اور قیمتوں کے تعین میں آزادی رکھتے ہیں لیکن حکومت ضرورت کے تحت صارفین محنت کشوں اور کمزور طبقات کے تحفظ کے لیے مداخلت کرتی ہے۔

4۔ **سماجی بہبود اور معاشی مساوات:** دولت کی غیر مساوی تقسیم کو کم کرنے کے لیے حکومت سماجی بہبود کے پروگرام ترقی پسند ٹیکس نظام اور سبسڈیز فراہم کرتی ہے۔ صحت تعلیم اور عوامی نقل و حمل جیسی بنیادی سہولیات کم لاگت پر مہیا کی جاتی ہیں۔

5۔ **منافع کی ترغیب کے ساتھ سماجی ذمہ داری:** نجی کاروبار منافع کے لیے کام کرتے ہیں مگر انہیں منصفانہ اجرت ماحولیاتی استحکام اور اخلاقی کاروباری اصولوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

6۔ **نجی ملکیت کا تحفظ:** افراد اور کاروباری اداروں کو ملکیت رکھنے اور اسے معاشی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ وسائل کا استحصال یا دولت کی شدید غیر مساوی تقسیم نہ ہو۔

7۔ **منصوبہ بند معاشی ترقی:** حکومت معاشی پالیسیاں اور پانچ سالہ منصوبے بناتی ہے تاکہ قومی ترقی کی راہ متعین ہو۔ مارکیٹ قوتیں کاروباری فیصلوں پر اثرانداز ہوتی ہیں لیکن حکومت بنیادی ڈھانچے کی ترقی روزگار کے مواقع اور غربت کے خاتمے کو یقینی بناتی ہے۔

8۔ **متوازن صنعتی ترقی:** مخلوط معیشت میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں صنعتکاری کو فروغ دیا جاتا ہے۔ نجی صنعتیں تجارتی شعبوں میں ترقی کرتی ہیں جبکہ حکومت زرعی توانائی اور بھاری صنعتوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دیتی ہے

2.8 سرمایہ دارانہ معیشت، سوشلسٹ اور مخلوط معیشت کا موازنہ

(Difference between Market, Social and Mixed Economy)

سرمایہ دارانہ معیشت، سوشلسٹ اور مخلوط معیشت کے درمیان فرق ہے

خصوصیت	مخلوط معیشت (Mixed Economy)	سوشلسٹ معیشت (Socialist Economy)	سرمایہ دارانہ معیشت (Socialist Economy)

وسائل کی ملکیت	وسائل کی ملکیت نجی افراد اور حکومت دونوں کے پاس ہوتی ہے۔	زیادہ تر معاشی وسائل حکومت کے زیر ملکیت اور کنٹرول ہوتے ہیں۔	وسائل کی ملکیت اور کنٹرول نجی افراد اور کاروباری اداروں کے پاس ہوتا ہے۔
فیصلہ سازی کا اختیار	معاشی فیصلے مارکیٹ قوتوں اور حکومتی مداخلت دونوں کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔	حکومت تمام معاشی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور کنٹرول کرتی ہے۔	پیداوار قیمتوں اور تقسیم کا تعین مارکیٹ قوتیں (طلب اور رسد) کرتی ہیں۔
منافع کا مقصد	منافع کا مقصد موجود ہوتا ہے لیکن سماجی بہبود کے لیے حکومتی قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔	منافع کا کوئی مقصد نہیں؛ بنیادی توجہ سماجی فلاح پر ہوتی ہے۔	کاروباری ادارے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔
حکومت کا کردار	حکومت صنعتوں کو ریگولیٹ کرتی ہے اور ضروری خدمات فراہم کرتی ہے۔	حکومت تمام معاشی سرگرمیوں پر مکمل کنٹرول رکھتی ہے۔	حکومت کم سے کم مداخلت کرتی ہے بنیادی طور پر معاہدوں اور جائیداد کے حقوق کو نافذ کرتی ہے۔
آمدنی کی تقسیم	حکومت ٹیکس اور فلاحی پروگراموں کے ذریعے آمدنی میں فرق کم کرتی ہے۔	حکومت سماجی پالیسیوں کے ذریعے آمدنی کی مساوی تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔	آمدنی میں شدید ناہمواری ہوتی ہے کیونکہ دولت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔
جدت اور مقابلہ	نجی شعبے میں مقابلہ موجود ہوتا ہے جبکہ حکومت ضروری صنعتوں کی حمایت کرتی ہے۔	محدود مقابلہ ہوتا ہے؛ ریاستی ادارے کارکردگی اور جدت میں پیچھے رہ سکتے ہیں۔	زیادہ مقابلہ جدت اور کارکردگی کو فروغ دیتا ہے۔
صارفین کے انتخاب کی آزادی	صارفین کو اعتدال پسند حد تک آزادی حاصل ہوتی ہے کیونکہ دونوں نجی اور سرکاری شعبے خدمات فراہم کرتے ہیں۔	حکومت کے زیر کنٹرول پیداوار کی وجہ سے صارفین کے پاس محدود انتخاب ہوتا ہے۔	صارفین کو مصنوعات اور خدمات کی وسیع اقسام دستیاب ہوتی ہیں۔
معاشی کارکردگی	کارکردگی اور سماجی بہبود کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔	سخت مرکزی منصوبہ بندی کی وجہ سے غیر مؤثر اور ضیاع کا امکان ہوتا ہے۔	طلب اور رسد کی بنیاد پر وسائل کی مؤثر تقسیم ہوتی ہے۔

مثالیں	ہندوستان فرانس چین دونوں نظاموں کا امتزاج	شمالی کوریا کیوبا مکمل سوشلسٹ معیشتیں	امریکہ برطانیہ زیادہ تر مارکیٹ پر مبنی معیشتیں

2.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ معاشی نظام کیا ہوتا ہے اور یہ کس طرح کسی ملک کی معیشت کے ڈھانچے وسائل کی تقسیم اور پالیسی سازی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انہوں نے مختلف معاشی نظاموں جیسے مارکیٹ معیشت سوشلسٹ معیشت اور مخلوط معیشت کی نوعیت اور ان کی بنیادی خصوصیات کو سمجھ لیا ہے۔ طلبہ نے یہ جان لیا ہے کہ مارکیٹ معیشت میں طلب و رسد کے اصول کس طرح قیمتوں اور پیداوار کا تعین کرتے ہیں جبکہ سوشلسٹ نظام میں حکومت وسائل کی ملکیت اور منصوبہ بندی کے ذریعے معیشت کو کنٹرول کرتی ہے۔ انہوں نے مخلوط معیشت کے اس ماڈل کو بھی پہچان لیا ہے جس میں نجی اور سرکاری دونوں شعبے معاشی ترقی میں حصہ لیتے ہیں۔ مزید برآں طلبہ نے ان تینوں نظاموں کے درمیان مماثلتوں اور اختلافات کا تنقیدی تجزیہ کر لیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ ہندوستان معیشت کے لیے مخلوط نظام کس طرح ایک متوازن اور مؤثر ماڈل فراہم کرتا ہے جو ترقی مساوات اور سماجی بہبود کے اہداف کو یکجا کرتا ہے

2.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Exam Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ معاشی نظام وہ طریقہ کار ہے جس کے تحت کسی ملک میں وسائل کی ________ تقسیم اور کھپت منظم کی جاتی ہے۔

2۔ مارکیٹ معیشت میں پیداوار اور قیمتوں کا تعین ________ اور رسد کی قوتوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

3۔ سرمایہ دارانہ نظام میں وسائل کی ملکیت زیادہ تر ________ افراد یا اداروں کے پاس ہوتی ہے۔

4۔ سوشلسٹ معیشت میں وسائل کی ملکیت اور کنٹرول ________ کے پاس ہوتا ہے۔

5۔ سوشلسٹ نظام کا بنیادی مقصد ________ بہبود کو یقینی بنانا ہے۔

6۔ مخلوط معیشت میں ________ اور نجی دونوں شعبے معیشت میں کردار ادا کرتے ہیں۔

7۔ ہندوستان نے آزادی کے بعد ________ معیشت کا ماڈل اختیار کیا۔

8۔ مارکیٹ معیشت میں حکومت کی مداخلت ________ حد تک ہوتی ہے۔

9۔ سوشلسٹ نظام میں پیداوار کے تمام فیصلے ________ منصوبہ بندی کے تحت کیے جاتے ہیں۔

10۔ مخلوط معیشت میں ________ ترقی اور سماجی مساوات کے درمیان توازن قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جوابات(Answers)

1۔ پیداوار
2۔ طلب
3۔ نجی
4۔ حکومت
5۔ سماجی
6۔ سرکاری
7۔ مخلوط
8۔ محدود
9۔ مرکزی
10۔ معاش

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answers Type Questions)

1۔ بازاری معیشت (Market Economy) کی اہم خصوصیات بیان کریں۔
2۔ اشتراکی معیشت (Socialist Economy) کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟
3۔ مخلوط معیشت (Mixed Economy) میں حکومت کا کیا کردار ہوتا ہے؟
4۔ بازاری معیشت (Market Economy) اور اشتراکی معیشت (Socialist Economy) کا موازنہ کریں۔
5۔ مخلوط معیشت (Mixed Economy) سرمایہ داری اور اشتراکیت کے فوائد کو کیسے متوازن رکھتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answers Type Questions)

1۔ بازاری معیشت (Market Economy) کی تعریف کریں اور اس کی خصوصیات فوائد اور نقصانات کی وضاحت کریں۔
2۔ اشتراکی معیشت (Socialist Economy) کی خصوصیات فوائد اور نقصانات پر تفصیلی بحث کریں۔
3۔ مخلوط معیشت کا تصور بیان کریں۔ یہ کس طرح کام کرتی ہے اور اس کے بنیادی فوائد اور حدود کیا ہیں؟
4۔ تین معاشی نظام — بازاری معیشت اشتراکی معیشت اور مخلوط معیشت — کا موازنہ اور وضاحت کریں۔
5۔ مختلف معاشی نظاموں میں حکومتی مداخلت (Government Intervention) کے اثرات کا تجزیہ کریں۔ یہ معاشی ترقی اور سماجی بہبود کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟

اکائی 3۔ معاشی نشوونما اور ترقی

(Economic Growth and Development)

اکائی کے اجزا

3.0 تمہید(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 معاشی نشوونما(Economic Growth)

3.3 معاشی ترقی(Economic Development)

3.4 معاشی نشوونما اور معاشی ترقی کے درمیان بنیادی فرق

(Difference between Economic Growth and Development)

3.5 قومی آمدنی(National Income)

3.6 ہندوستان میں قومی آمدنی کے اجزاء(Components of National Income in India)

3.7 ہندوستان میں خدمات کے شعبے کی ترقی(Growth in the Service Sector in India)

3.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

3.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

3.0 تمہید(Introduction)

پچھلی اکائی میں ہم نے مختلف معاشی نظاموں—مارکیٹ سوشلسٹ اور مخلوط معیشت—کا جائزہ لیا اور ان کی خصوصیات فوائد اور حدود کا تجزیہ کیا۔ اگرچہ ان نظاموں کو سمجھنا معیشت کے کام کرنے کے طریقہ کار کو جاننے کے لیے ضروری ہے لیکن ان کے نتائج کا جائزہ لینا بھی اتنا ہی اہم ہے خاص طور پر ترقی نشوونما اور قومی خوشحالی کے لحاظ سے۔ یہ اکائی معاشی نشوونما اور ترقی پر مرکوز ہے اور ان اہم اشاریوں کا جائزہ لے گی جو کسی ملک کی معاشی کارکردگی کو جانچنے میں مدد دیتے ہیں۔

معاشی نشوونما اور ترقی وہ بنیادی تصورات ہیں جو کسی قوم کی پیش رفت کا تعین کرتے ہیں۔ معاشی نشوونما سے مراد کسی ملک کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں وقت کے ساتھ اضافہ ہے جبکہ معاشی ترقی اس سے وسیع تر ہے جس میں معیارِ زندگی بنیادی ڈھانچے اور مجموعی فلاح و بہبود میں بہتری شامل ہے۔ ان پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے ماہرینِ معاشیات قومی آمدنی کے حسابات پر انحصار کرتے ہیں جن میں

کل داخلی پیداوار(GDP) مجموعی قومی پیداوار(GNP) اور خالص قومی پیداوار (NNP) جیسے اہم اشاریے شامل ہوتے ہیں۔ یہ اشاریے کسی ملک اور اس کے شہریوں کی مجموعی معاشی سرگرمی کا تجزیہ کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔

مزید برآں یہ اکائی خدمات کے شعبے کی ترقی پر بھی روشنی ڈالے گی جو آج دنیا بھر میں کئی معیشتوں کے لیے ایک اہم عنصر بن چکا ہے۔ ہندوستان جیسے ممالک میں بینکنگ آئی ٹی صحت اور تعلیم جیسے شعبوں کی توسیع نے معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ان تصورات کو سمجھنے سے نہ صرف یہ معلوم ہوگا کہ اقوام معاشی طور پر کس طرح ترقی کرتی ہیں بلکہ یہ بھی واضح ہوگا کہ پائیدار ترقی کے حصول میں کن چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہ اکائی سیکھنے والوں کو معاشی نشوونما اور ترقی میں فرق کرنے قومی آمدنی کے اشاریوں کی وضاحت کرنے اور جدید معیشت میں خدمات کے شعبے کے بڑھتے ہوئے کردار کو سمجھنے میں مدد دے گی۔

3.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ مندرجہ ذیل نکات کو سمجھ سکیں گے :

- معاشی نشوونما اور ترقی کے تصورات کو سمجھنا۔
- قومی آمدنی اور اس کے اجزاء کا تجزیہ کرنا۔
- معاشی نشوونما میں خدمات کے شعبے کی اہمیت کا جائزہ لینا۔
- پالیسی سازی اور منصوبہ بندی کے لیے معاشی اشاریوں کی تشریح کرنا۔

3.2 معاشی نشوونما(Economic Growth)

معاشی نشوونما افراد ماہرینِ معاشیات اور پالیسی سازوں کے لیے ایک مرکزی موضوع بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی وضاحت کرنے والے نظریات اور ماڈلز کو نمایاں توجہ دی گئی ہے۔ تاہم اس کے وسیع پیمانے پر زیرِ بحث ہونے کے باوجود معاشی نشوونما کی کوئی ایک متفقہ تعریف موجود نہیں ہے۔ ماہرینِ معاشیات اپنے نظریات اور تجزیاتی نقطہ نظر کے مطابق اس اصطلاح کی مختلف تشریحات کرتے ہیں۔

بنیادی طور پر معاشی نشوونما اس وقت واقع ہوتی ہے جب وسائل کو اس طرح استعمال اور از سرِ نو ترتیب دیا جائے کہ ان کی معاشرتی قدر میں اضافہ ہو۔ عمومی تعریف کے مطابق یہ وہ شرح ہے جس کے ذریعے کوئی ملک کم پیداواری صلاحیت اور بنیادی گزر بسر سے ترقی کی اعلیٰ سطحوں تک نسبتاً قلیل مدت میں پہنچتا ہے— یہ دورانیہ صدیوں کے بجائے دہائیوں میں ناپا جاتا ہے۔ تاریخی طور پر تیز رفتار معاشی نشوونما صنعتی ترقی سے جڑی رہی ہے۔ خاص طور پر یہ نشوونما اکثر معاشی سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی تجارتی نوعیت سے منسلک ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ وضاحت معاشی نشوونما کی بنیادی نوعیت کو اجاگر کرتی ہے لیکن اس میں وہ درستگی نہیں جو اس کے پیمانے کو آسان بنا سکے۔

معاشی نشوونما کی تعریف

معاشی نشوونما کی ایک بنیادی تعریف یہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اشیا اور خدمات کی پیداوار میں مستقل اضافہ ہو جسے قدر کے اضافے (Value Addition) کے لحاظ سے ناپا جاتا ہے۔ نشوونما ایک جامد تصور نہیں بلکہ ایک متحرک عمل ہے جو معیشت کی مسلسل وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔ ان عوامل میں فرق کرنا ضروری ہے جو وقت کے ساتھ مثبت اور مسلسل تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور وہ جو مختصر مدتی عارضی اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

معاشی نشوونما کی ایک اور اہم تقسیم مجموعی پیداوار کی نشوونما اور فی کس پیداوار کی نشوونما کے درمیان کی جاتی ہے۔ پہلی قسم جسے وسیع تر نشوونما (Extensive Growth) کہا جاتا ہے مجموعی پیداوار میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے جبکہ دوسری قسم جسے گہری نشوونما (Intensive Growth) کہا جاتا ہے فی فرد پیداوار پر مرکوز ہوتی ہے۔ گہری نشوونما زندگی کے معیار میں بہتری کے لیے زیادہ اہم سمجھی جاتی ہے جبکہ وسیع تر نشوونما بڑے پیمانے پر معاشی رجحانات جیسے معیشتوں کے حجم (Economies of Scale) کے تجزیے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

3.3 معاشی ترقی (Economic Development)

معاشی ترقی کسی معاشرے کی مادی فلاح و بہبود میں مسلسل بہتری کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ معاشی نشوونما سے زیادہ وسیع تر تصور ہے کیونکہ یہ صرف قومی آمدنی میں اضافے تک محدود نہیں بلکہ اس میں سماجی ثقافتی سیاسی اور معاشی تبدیلیاں بھی شامل ہوتی ہیں جو مجموعی ترقی کو آگے بڑھاتی ہیں۔ معاشی ترقی مختلف تبدیلیوں پر مشتمل ہوتی ہے جن میں وسائل کی دستیابی میں ردوبدل سرمایہ کی تشکیل آبادی کی حرکیات تکنیکی ترقی مہارتوں کی بہتری اور ادارہ جاتی و تنظیمی ڈھانچے میں اصلاحات شامل ہیں۔ ان تبدیلیوں کا مقصد وسیع تر اہداف حاصل کرنا ہوتا ہے جیسے آمدنی کی منصفانہ تقسیم روزگار کے مواقع میں اضافہ اور غربت میں کمی۔

بنیادی طور پر معاشی ترقی ایک طویل مدتی عمل ہے جو سپلائی اور ڈیمانڈ کے ڈھانچے میں باہم مربوط تبدیلیوں کی ایک سلسلہ وار کڑی پر مشتمل ہوتا ہے جو بالآخر کسی ملک کے خالص قومی پیداوار (Net National Product) میں مسلسل اضافے کا باعث بنتا ہے۔

دوسری جانب معاشی نشوونما ایک محدود تصور ہے جو بنیادی طور پر پیداوار میں اضافے کو مقداری (Quantitative) پیمانے پر ناپتا ہے۔ اس کے برعکس معاشی ترقی میں معیاری (Qualitative) بہتریاں بھی شامل ہوتی ہیں جیسے سماجی رویوں میں ارتقا ثقافتی تبدیلیاں اور ادارہ جاتی ترقی جو قومی آمدنی اور پیداوار کی سطح میں اضافے کے ساتھ ساتھ وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

معاشی ترقی اور معاشی نشوونما الگ الگ تصورات ہیں لیکن یہ آپس میں گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ترقی نشوونما کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ کسی بھی ملک میں معاشی اور سماجی حالات میں مسلسل بہتری کے لیے ایک مستحکم اور بڑھتی ہوئی معاشی بنیاد کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

3.4 معاشی نشوونما اور معاشی ترقی کے درمیان بنیادی فرق

(Difference between Economic Growth and Development)

پہلو	معاشی ترقی (Economic Development)	معاشی نشوونما (Economic Growth)
تعریف	ایک وسیع تر تصور جس میں معاشی سماجی اور سیاسی بہتریاں شامل ہوتی ہیں۔	اشیا اور خدمات کی مجموعی پیداوار میں اضافہ جسے GDP سے ناپا جاتا ہے۔
اندازہ لگانے کا طریقہ	انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI) شرح خواندگی اوسط عمر غربت کی سطح وغیرہ سے ناپا جاتا ہے۔	GNPGDP اور NNP جیسے اشاریے استعمال کیے جاتے ہیں۔
نوعیت	مقداری اور معیاری (Qualitative & Quantitative) – آمدنی کے ساتھ ساتھ انسانی فلاح و بہبود پر بھی غور کرتا ہے۔	مقداری – (Quantitative) صرف اعداد و شمار (مثلاً GDP کی شرح نمو) پر توجہ دیتا ہے۔
مرکزی توجہ	غربت میں کمی صحت تعلیم اور آمدنی کی مساوات کو بہتر بنانا۔	پیداوار سرمایہ کاری اور آمدنی میں اضافہ۔
مدت	طویل مدتی عمل ہے کیونکہ اس کے لیے معاشی ڈھانچے میں تبدیلی درکار ہوتی ہے۔	قلیل مدتی طور پر حاصل کی جاسکتی ہے۔
ہندوستان کی کارکردگی	ہندوستان نے HDI میں بہتری دکھائی ہے لیکن غربت بے روزگاری اور آمدنی کی غیر مساوی تقسیم جیسے چیلنجز برقرار ہیں۔	ہندوستان کی GDP کی شرح نمو گزشتہ دو دہائیوں میں اوسطاً 6%-7 رہی ہے جو اسے تیزی سے ترقی کرتی معیشتوں میں شامل کرتی ہے۔
پالیسی اقدامات	تعلیم صحت روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور سماجی تحفظ کی پالیسیاں۔	صنعتی ترقی غیر ملکی سرمایہ کاری اور تجارت کی آزادی سے متعلق پالیسیاں۔

3.5 قومی آمدنی (National Income)

قومی آمدنی ایک اہم معاشی اشاریہ ہے جو کسی ملک کی مجموعی معاشی سرگرمی اور کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے۔ ہندوستان میں قومی آمدنی کی پیمائش معاشی نشوونما ترقیاتی پالیسیوں اور عوام کی فلاح و بہبود کا جائزہ لینے کے لیے کی جاتی ہے۔ اس کا تخمینہ نیشنل اسٹیٹسٹیکل آفس (NSO) وزارت شماریات اور پروگرام نفاذ (MoSPI) کے تحت لگایا جاتا ہے۔

قومی آمدنی کا مفہوم

ہندوستان تناظر میں قومی آمدنی سے مراد وہ کل قدر ہے جو ملک میں پیدا ہونے والی اشیا اور خدمات کے ساتھ ساتھ بیرون ملک سے حاصل ہونے والی خالص آمدنی پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پیمانہ ہے جو معاشی ترقی کا اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے اور پالیسی سازوں کو ٹیکس عوامی اخراجات اور ترقیاتی منصوبوں سے متعلق باخبر فیصلے کرنے میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

3.6 ہندوستان میں قومی آمدنی کے اجزاء (Components of National Income in India)

ہندوستان میں قومی آمدنی کی پیمائش کئی اہم اجزاء کے ذریعے کی جاتی ہے جو ملک کی معاشی کارکردگی کا جائزہ لینے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہ اجزاء معیشت میں آمدنی کے حصول تقسیم اور استعمال کے جامع فہم کو ممکن بناتے ہیں۔

1۔ مجموعی گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product - GDP)

مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) ایک بنیادی معاشی اشاریہ ہے جو کسی ملک کی جغرافیائی حدود میں کسی مخصوص مدت عموماً مالی سال کے دوران پیدا ہونے والی تمام حتمی اشیا اور خدمات کی مجموعی قدر کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کسی ملک کی مجموعی معاشی سرگرمی اور پیداوار کی پیمائش کے لیے ایک وسیع پیمانہ ہے۔ GDP میں ملک کے اندر کام کرنے والے ملکی اور غیر ملکی کاروباری اداروں کی پیداوار کی قدر شامل ہوتی ہے۔ یہ معیشت کے حجم نشوونما کی شرح اور مجموعی صحت کی عکاسی کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ پالیسی سازوں ماہرین معاشیات اور سرمایہ کاروں کے لیے ایک نہایت اہم اشاریہ ہے۔

GDP کی پیمائش کی اقسام

GDP مختلف طریقوں سے ناپی جاسکتی ہے جن میں ٹیکس اور سبسڈی کے اثرات کو شامل یا خارج کرنے پر منحصر ہوتا ہے۔

a) عامل لاگت پر GDP (GDP at Factor Cost): یہ GDP کی وہ پیمائش ہے جو پیداوار کے عوامل (Factors of Production) کی لاگت جیسے اجرت کرایہ سود اور منافع کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس شامل نہیں کیے جاتے لیکن حکومتی سبسڈیز کو شامل کیا جاتا ہے۔

Formula:

GDP at Factor Cost=Market Value of Final Goods and Services−Indirect Taxes+Subsidies

b) بازاری قیمت پر GDP (GDP at Market Price): بازاری قیمت پر مجموعی گھریلو پیداوار (GDP at Market Price) اشیا اور خدمات کی وہ کل قدر ظاہر کرتی ہے جو صارفین ادا کرتے ہیں۔ اس پیمائش میں بالواسطہ ٹیکس شامل کیے جاتے ہیں لیکن حکومتی سبسڈیز کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ یہ پیمائش معیشت میں اصل لین دین کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ اس میں وہ قیمت شامل ہوتی ہے جو صارفین کو اشیا اور خدمات کے حصول کے لیے ادا کرنی پڑتی ہے۔ بازاری قیمت پر GDP حکومت کے مالیاتی اقدامات جیسے ٹیکس اور سبسڈیز کے اثرات کو بھی ظاہر کرتی ہے جو پالیسی سازی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

Formula:
GDP at Market Price=GDP at Factor Cost +Indirect Taxes−Subsidies

2۔ خالص گھریلو پیداوار(NDP)

خالص گھریلو پیداوار ایک معاشی اشاریہ ہے جو کسی ملک کی اقتصادی کارکردگی کو زیادہ درست طریقے سے ظاہر کرتا ہے کیونکہ یہ فرسودگی یا سرمائے کے استعمال کو مد نظر رکھتا ہے۔ یہ مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) سے ان سرمایہ جاتی اشیا کی فرسودگی کو منہا کر کے حاصل کیا جاتا ہے جیسے کہ مشینری عمارتیں اور آلات جو پیداوار کے عمل کے دوران خراب ہو جاتے ہیں۔ چونکہ سرمایہ جاتی اثاثے وقت کے ساتھ ساتھ بوسیدہ ہو جاتے ہیں اس لیے NDP معیشت کی حقیقی خالص اضافی قدر کو ظاہر کرتا ہے یعنی وہ پیداوار جو کہانی کے دوران خراب ہونے والے سرمائے کے متبادل کے بعد باقی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ GDP کے مقابلے میں NDP کسی معیشت کی پائیدار پیداواری صلاحیت کا بہتر پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔

خالص گھریلو پیداوار کی اقسام

خالص گھریلو پیداوار (NDP) کو دو طریقوں سے ماپا جاسکتا ہے:

a) عاملانہ لاگت پر NDP: یہ پیدائش پیداوار کے عوامل (محنت زمین سرمایہ اور کاروباری مہارت) پر آنے والے اخراجات کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس شامل نہیں کیے جاتے لیکن سبسڈیز کو شامل کیا جاتا ہے۔

Formula:
NDP at Factor Cost=GDP at Factor Cost−Depreciation

b) بازاری قیمت پر خالص گھریلو پیداوار (NDP): یہ معیشت میں پیدا ہونے والے خالص اشیا و خدمات کی وہ قدر ظاہر کرتا ہے جو بازاری قیمتوں پر ہوتی ہے جس میں فرسودگی (depreciation) کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔

Formula:
NDP at Market Price=GDP at Market Price−Depreciation

3۔ مجموعی قومی پیداوار(GNP):

مجموعی قومی پیداوار ایک اہم معاشی اشاریہ ہے جو کسی ملک کے باشندوں کے ذریعے کسی مخصوص مدت عموماً ایک سال میں پیدا کی گئی تمام حتمی اشیا و خدمات کی کل قدر کو ظاہر کرتا ہے چاہے وہ دنیا میں کہیں بھی کام کر رہے ہوں۔ مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) کے برعکس جو صرف ملک کی جغرافیائی حدود میں ہونے والی پیداوار کو شمار کرتا ہے مجموعی قومی پیداوار بیرونِ ملک حاصل ہونے والی خالص آمدنی کو بھی شامل کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ GNP میں ان شہریوں اور کاروباری اداروں کی آمدنی شامل ہوتی ہے جو بیرونِ ملک کام کر رہے ہوں جبکہ ملک کے اندر غیر ملکی اداروں کی پیدا کردہ آمدنی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

خالص گھریلو پیداوار کی اقسام

خالص گھریلو پیداوار (NDP) کو دو طریقوں سے ماپا جاسکتا ہے:

a) عنصری لاگت پر خالص گھریلو پیداوار(NDP at Factor Cost): یہ پیداوار کی لاگت کی بنیاد پر خالص پیداوار کی پیمائش کرتا ہے جس میں پیداوار کے عوامل جیسے کہ اجرت کرایہ سود اور منافع شامل ہوتے ہیں۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس شامل نہیں کیے جاتے لیکن سبسڈیز کو شامل کیا جاتا ہے۔

Formula:

NDP at Factor Cost=GDP at Factor Cost−Depreciation

b) بازاری قیمت پر خالص گھریلو پیداوار(NDP at Market Price): یہ گھریلو معیشت میں پیدا ہونے والی اشیا اور خدمات کی خالص قدر کو بازاری قیمتوں پر ظاہر کرتا ہے جس میں فرسودگی (depreciation) کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس شامل ہوتے ہیں جبکہ سبسڈیز نکال دی جاتی ہیں۔

Formula:

NDP at Market Price=GDP at Market Price−Depreciation

4۔ مجموعی قومی پیداوار(GNP)

مجموعی قومی پیداوار (Gross National Product - GNP) ایک اہم میکرو اکنامک اشاریہ (macroeconomic indicator) ہے جو کسی ملک کے باشندوں کے ذریعے کسی مخصوص مدت عام طور پر ایک سال میں پیدا کردہ تمام حتمی اشیا اور خدمات کی مجموعی قدر کو ظاہر کرتا ہے قطع نظر اس کے کہ وہ پیداوار ملک کے اندر ہو یا بیرون ملک۔ یہ مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) سے مختلف ہے کیونکہ GNP میں بیرون ملک سے حاصل شدہ خالص آمدنی بھی شامل ہوتی ہے جبکہ ملک میں کام کرنے والے غیر ملکی اداروں کی آمدنی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

GNP کے حساب کے اقسام:

a) عامل قیمت پر مجموعی قومی پیداوار(GNP at Factor Cost): یہ قومی آمدنی کو پیداواری عوامل (factors of production) کی لاگت کی بنیاد پر ناپتا ہے۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس شامل نہیں کیے جاتے جبکہ سبسڈیز کو شامل کیا جاتا ہے۔

Formula:

GNP at Factor Cost=GDP at Factor Cost+Net Income from Abroad−Depreciation

b) مارکیٹ قیمت پر مجموعی قومی پیداوار(GNP at Market Price): یہ کسی ملک کی مجموعی قومی پیداوار کی وہ قدر ظاہر کرتا ہے جو مارکیٹ کی قیمتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس شامل کیے جاتے ہیں جبکہ سبسڈیز کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

Formula:

GNP at Market Price=GNP at Factor Cost+Indirect Taxes−Subsidies

5۔ نیٹ نیشنل پروڈکٹ(NNP)

نیٹ نیشنل پروڈکٹ (NNP) ایک اہم معاشی اشاریہ ہے جو کسی ملک کے باشندوں کے ذریعے پیدا کردہ تمام حتمی اشیا اور خدمات کی خالص قدر کو ظاہر کرتا ہے جس میں فرسودگی (depreciation) کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ یہ مجموعی قومی پیداوار (GNP) سے

سرمائے کی کھپت جیسے مشینری بنیادی ڈھانچے اور آلات کے بوسیدہ ہونے کی مقدار منہا کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ چونکہ فرسودگی وقت کے ساتھ پیداواری اثاثوں کے نقصان کی نمائندگی کرتی ہے اس لیے NNP معیشت کی حقیقی پیداوار اور دستیاب آمدنی کو زیادہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے جو کہ کھپت سرمایہ کاری اور ترقی کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔

NNPکی حساب کتاب NNPکو GNP سے درج ذیل فارمولوں کی مدد سے حاصل کیا جاتا ہے:

a) NNP at Factor Cost: یہ پیداوار کے عوامل (محنت اور سرمایہ) کے ذریعے حاصل کی گئی خالص آمدنی کی نمائندگی کرتا ہے جس میں فرسودگی (depreciation) کو منہا کیا جاتا ہے۔

Formula:

NNP at Factor Cost=GNP at Factor Cost−Depreciation

b) NNP at Market Price: یہ مارکیٹ قیمتوں پر خالص قومی پیداوار کی پیائش کرتا ہے جس میں بالواسطہ ٹیکس (indirect taxes)شامل ہوتے ہیں لیکن سبسڈی (subsidies) کو خارج کردیا جاتا ہے۔

Formula:

NNP at Market Price=NNP at Factor Cost + Indirect Taxes−Subsidies

3.7 ہندوستان میں خدمات کے شعبے کی ترقی(Growth in the Service Sector in India)

ہندوستان کی معیشت میں خدمات کا شعبہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جو ملک کی مجموعی قومی پیداوار (GDP) میں 55% سے زائد کا حصہ ڈال رہا ہے۔اس شعبے میں آئی ٹی اور سافٹ ویئر سروسز بینکاری ٹیلی کمیونیکیشن صحت عامہ سیاحت تعلیم اور ریٹیل سمیت کئی دیگر صنعتیں شامل ہیں۔ گزشتہ چند دہائیوں میں یہ شعبہ لبرلائزیشن گلوبلائزیشن اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے باعث تیزی سے پھیلا ہے۔

1991 میں ہونے والی معاشی اصلاحات نے ہندوستانی معیشت کو کھولنے میں اہم کردار ادا کیا جس سے نجی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ ملا۔آئی ٹی اور سافٹ ویئر سروسز کی صنعت خاص طور پر بنگلور حیدرآباد اور پونے جیسے شہروں میں ہندوستان کو عالمی آؤٹ سورسنگ مرکز میں تبدیل کرنے میں معاون ثابت ہوئی۔ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز(TCS)انفوسس اور وپرو جیسی کمپنیاں عالمی سطح پر پہچان حاصل کر چکی ہیں جس کی بدولت آئی ٹی ہندوستان کی بڑی برآمدی صنعتوں میں سے ایک بن گئی ہے۔اسی طرح مالیاتی خدمات کا شعبہ بشمول بینکاری انشورنس اور اسٹاک مارکیٹ ڈیجیٹل جدتوں جیسے UPI پر مبنی ادائیگیاں فن ٹیک اسٹارٹ اپس اور آن لائن بینکاری کی بدولت نمایاں ترقی کر چکا ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن کے انقلاب نے بھی زبردست اثر ڈالا جہاں ریلائنس جیو اور ایئرٹیل جیسی کمپنیوں نے موبائل اور انٹرنیٹ خدمات کو لاکھوں افراد تک پہنچایا۔ای کامرس اور ریٹیل کے تیز رفتار پھیلاؤ جس میں ایمازون فلپ کارٹ اور ریلائنس ریٹیل جیسے بڑے نام شامل ہیں نے صارفین کے رویے کو بدل دیا ہے جس سے لاجسٹکس اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ سروسز کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔اسی دوران صحت اور تعلیم

کے شعبے میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے جہاں نجی اسپتالوں میڈیکل ٹورزم اور BYJU's اور Unacademy جیسے آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز نے اہم مقام حاصل کیا ہے۔

تاہم اس ترقی کے باوجود خدمات کے شعبے کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے جیسے کہ جاب لیس گروتھ یعنی اس کی توسیع نے روزگار کے مواقع اسی تناسب میں پیدا نہیں کیے جس تناسب میں اس نے معیشت میں حصہ ڈالا ہے۔مزید برآں مصنوعی ذہانت(AI) ڈیٹا سائنس اور سائبر سیکیورٹی جیسے ابھرتے ہوئے شعبوں میں مہارت کی کمی ہے جس کے لیے تعلیم اور تربیت میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔اس کے علاوہ یہ شعبہ عالمی طلب پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے خاص طور پر آئی ٹی اور آؤٹ سورسنگ میں جس کی وجہ سے یہ بیرونی معاشی اتار چڑھاؤ کے لیے حساس ہے۔

مستقبل کی جانب دیکھیں تو ہندوستان کے خدماتی شعبے کے امکانات روشن ہیں کیونکہ ڈیجیٹل انڈیا اور اسٹارٹ اپ انڈیا جیسے سرکاری اقدامات اور مصنوعی ذہانت پر مبنی سروسز فِن ٹیک اور گرین انرجی سلوشنز کی بڑھتی ہوئی مانگ اس کی ترقی کو مزید تقویت دیں گی۔ جیسے جیسے معیشت ترقی کرے گی مہارتوں کے فرق کو ختم کرنا دیہی علاقوں تک خدمات کو وسعت دینا اور جدت کو فروغ دینا اس کی پائیدار ترقی اور ہمہ گیر اقتصادی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہوگا۔

3.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ معاشی نشو ونما اور معاشی ترقی کے بنیادی تصورات کیا ہیں اور یہ دونوں کس طرح کسی ملک کی مجموعی معاشی کارکردگی اور عوامی فلاح و بہبود پر اثر انداز ہوتے ہیں۔انہوں نے معاشی نشو ونما کے مقداری پہلو اور معاشی ترقی کے معیاری پہلو میں فرق کو واضح طور پر سمجھ لیا ہے۔طلبہ نے یہ جان لیا ہے کہ قومی آمدنی کسی ملک کی معاشی سرگرمیوں کا ایک اہم اشاریہ ہے جو ترقی کی رفتار اور معیارِ زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔انہوں نے مجموعی گھریلو پیداوار(GDP) مجموعی قومی پیداوار(GNP) خالص قومی پیداوار (NNP) اور خالص گھریلو پیداوار (NDP) جیسے اشاریوں کے مفہوم اور حساب کے طریقوں کو بھی سمجھ لیا ہے۔مزید برآں طلبہ نے یہ ادراک حاصل کر لیا ہے کہ خدمات کا شعبہ ہندوستان معیشت میں بڑھتی ہوئی اہمیت رکھتا ہے اور آئی ٹی بینکاری صحت اور تعلیم جیسے شعبے معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔انہوں نے یہ بھی جان لیا ہے کہ پائیدار معاشی ترقی کے لیے روزگار کے مواقع میں اضافہ تکنیکی جدت اور انسانی وسائل کی بہتری ناگزیر عناصر ہیں۔

3.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ معاشی نشو و نما سے مراد وقت کے ساتھ اشیا اور خدمات کی ________ میں مسلسل اضافہ ہے۔

2۔ معاشی ترقی ایک وسیع تر تصور ہے جو معاشی نشو و نما کے ساتھ ساتھ ________ بہتری کو بھی شامل کرتا ہے۔

3۔ قومی آمدنی کسی ملک کی مجموعی ________ اور کارکردگی کی عکاسی کرتی ہے۔

4۔ مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) کسی ملک کی جغرافیائی حدود میں پیدا ہونے والی تمام حتمی ________ اور خدمات کی قدر کو ظاہر کرتی ہے۔

5۔ مجموعی قومی پیداوار (GNP) میں بیرونِ ملک سے حاصل ہونے والی ________ آمدنی کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

6۔ خالص قومی پیداوار (NNP) کو مجموعی قومی پیداوار (GNP) سے ________ منہا کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔

7۔ ہندوستان میں قومی آمدنی کا تخمینہ ________ کے تحت لگایا جاتا ہے۔

8۔ ہندوستان میں خدمات کا شعبہ معیشت کے کل GDP کا تقریباً ________ فیصد حصہ بناتا ہے۔

9۔ خدمات کے شعبے میں آئی ٹی بینکاری صحت اور ________ جیسے شعبے شامل ہیں۔

10۔ خدماتی شعبے کی تیز رفتار ترقی کے باوجود ہندوستان میں ________ گروتھ کا مسئلہ برقرار ہے۔

جوابات(Answers)

1۔ پیداوار	2۔ سماجی و ثقافتی
3۔ معاشی سرگرمی	4۔ اشیا
5۔ خالص	6۔ فرسودگی(Depreciation)
7۔ نیشنل اسٹیٹیسٹیکل آفس(NSO)	8۔ پچپن(55)
9۔ تعلیم	10۔ بے روزگار(Jobless)

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answers Type Questions)

1۔ معاشی ترقی اور معاشی نمو میں فرق واضح کریں موزوں مثالوں کے ساتھ۔

2۔ GDP کی اہمیت اور معاشی کارکردگی کے پیمانے کے طور پر اس کا کردار بیان کریں۔

3۔ ہندوستان کی معاشی ترقی میں خدماتی شعبے کے کردار پر گفتگو کریں۔

4۔ معاشی ترقی غربت کے خاتمے میں کس طرح معاون ثابت ہوتی ہے؟

5۔ GDP at Factor Cost اور GDP at Market Price کے درمیان موازنہ کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answers Type Questions)

1۔ قومی آمدنی کے اجزاء کی وضاحت کریں اور معاشی تجزیے میں ان کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

2۔ وسیع (Extensive) اور گہری (Intensive) معاشی ترقی کے درمیان فرق کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

3۔ ہندوستان میں خدماتی شعبے کے روزگار اور آمدنی پیدا کرنے پر اثرات پر تبصرہ کریں۔

4۔ معاشی نمو اور ترقی کے اشاریے پالیسی سازی میں کس طرح معاون ہوتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔

5۔ GDP کو معاشی ترقی کے پیمانے کے طور پر استعمال کرنے کی حدود کا تجزیہ کریں۔

اکائی 4۔ معاشی منصوبہ بندی اور اصلاحات

(Economic Planning and Reforms)

اکائی کے اجزا

4.0 تمہید(Introduction)

4.1 مقاصد(Objectives)

4.2 ہندوستان میں منصوبہ بندی کی ابتدا اور توسیع(Origin and Expansion of Planning in India)

4.3 ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کے مقاصد(Objectives of Economic Planning in India)

4.4 ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کے اقسام(Types of Economic Planning in India)

4.5 ہندوستان میں معاشی اصلاحات کا تعارف(Introduction of Economic Reforms in India)

4.6 معاشی اصلاحات کی خصوصیات(Features of Economic Reforms)

4.7 معاشی اصلاحات کی درجہ بندی(Classification of Economic Reforms)

4.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

4.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

4.0 تمہید(Introduction)

ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی سے مراد وسائل کی منظم تقسیم اور معاشی ترقی سماجی مساوات اور مجموعی ترقی کے حصول کے لیے حکمت عملیوں کی تشکیل ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے حکومت طویل مدتی اہداف کا تعین کرتی ہے ترجیحات کا تعین کرتی ہے اور معیشت کے اہم شعبوں تک وسائل کی ہدایت کرتی ہے۔ معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے غربت کو کم کرنے اور صنعتی اور زرعی ترقی کو فروغ دینے کے لیے آزادی کے بعد ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی متعارف کرائی گئی۔ مقصد بنیادی طور پر زرعی معیشت سے زیادہ متنوع اور صنعتی معیشت کی طرف منتقل کرنا تھا۔

ہندوستان نے ایک مخلوط معیشت کا ماڈل اپنایا جس میں سوشلزم اور سرمایہ داری دونوں کی خصوصیات شامل تھیں جہاں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کو معاشی ترقی میں کردار دیا گیا تھا۔ منصوبہ بندی کمیشن کا قیام 1950 میں پانچ سالہ منصوبوں کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد کے لیے کیا گیا تھا جو ہندوستان کی معاشی حکمت عملی کی بنیاد بنی۔ منصوبہ بند معاشی ترقی کے ذریعے ہندوستان کا مقصد خود کفالت حاصل کرنا

بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا آمدنی کے تفاوت کو کم کرنا اور سماجی بہبود کو فروغ دینا ہے۔ پانچ سالہ منصوبے مختلف شعبوں جیسے زراعت صنعت تعلیم صحت اور دیہی ترقی پر مرکوز تھے۔

معاشی منصوبہ بندی نے ہندوستان کی جدید معیشت کی بنیاد بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا ملک کو خوراک کی قلت بے روزگاری اور صنعتی پسماندگی جیسے چیلنجوں میں رہنمائی فراہم کی۔ 2014 میں پلاننگ کمیشن کی تحلیل اور نیتی آیوگ کے قیام کے بعد بھی سٹریٹجک معاشی منصوبہ بندی کا عمل پائیدار ترقی اور جامع ترقی کے لیے اہم ہے۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کی ابتدا اور توسیع کو سمجھ سکیں گے۔
- معاشی منصوبہ بندی کے مقاصد اور ترقی پر ان کے اثرات کی نشاندہی کر سکیں گے۔
- ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کی مختلف اقسام کی وضاحت کر سکیں گے۔
- معاشی اصلاحات (لبرلائزیشن پرائیویٹائزیشن اور گلوبلائزیشن) کی اہمیت اور اثرات کا تجزیہ کر سکیں گے۔
- ہندوستان کی معاشی ترقی میں صنعت اور بنیادی ڈھانچے کے کردار کا جائزہ لے سکیں گے۔

4.2 ہندوستان میں منصوبہ بندی کی ابتدا اور توسیع

(Origin and Expansion of Planning in India)

ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کے تصور کا پتہ نوآبادیاتی دور سے لگایا جا سکتا ہے جب رہنماؤں اور ماہرین معاشیات نے غربت اور معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے ایک منظم طریقہ کار کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ اس خیال نے جدوجہد آزادی کے دوران زور پکڑا جب جواہر لعل نہرو اور سبھاش چندر بوس جیسے رہنماؤں نے معاشی اور سماجی ترقی کے لیے منصوبہ بند ترقی کی اہمیت پر زور دیا۔

معاشی منصوبہ بندی کی طرف پہلا ٹھوس قدم وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے ذریعہ 1950 میں پلاننگ کمیشن کا قیام تھا۔ پلاننگ کمیشن کو پانچ سالہ منصوبے بنانے کا کام سونپا گیا تھا جس میں ملک کے لیے معاشی ترجیحات اور وسائل کی تقسیم کا خاکہ تھا۔ پہلا پانچ سالہ منصوبہ (1951-56) زرعی ترقی بنیادی ڈھانچے اور خوراک کے بحران سے نمٹنے پر مرکوز تھا۔ بعد کے منصوبوں میں صنعت کاری جدید کاری اور سماجی ترقی کو نشانہ بنایا گیا۔

1960 کی دہائی کے دوران سبز انقلاب اور 1991 میں معیشت کا لبرلائزیشن ہندوستان کی منصوبہ بندی کی تاریخ میں اہم سنگ میل تھے۔ سبز انقلاب نے زرعی پیداواری صلاحیت کو بہتر کیا جبکہ 1991 میں معاشی اصلاحات نے ہندوستان کی معیشت کو زیادہ مارکیٹ پر مبنی فریم ورک کی طرف منتقل کیا جس سے غیر ملکی سرمایہ کاری اور نجی شعبے کی ترقی کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

یکم جنوری 2015 کو پلاننگ کمیشن کی جگہ نیتی آیوگ (نیشنل انسٹی ٹیوشن فار ٹرانسفارمنگ انڈیا) نے لے لی جس نے مرکزی منصوبہ بندی سے زیادہ متحرک اور لچکدار نقطہ نظر کی طرف توجہ مرکوز کی جس سے معاشی ترقی میں ریاستوں اور نجی اداروں کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی اجازت دی گئی۔ ڈھانچے میں تبدیلیوں کے باوجود معاشی منصوبہ بندی ہندوستان کی ترقیاتی حکمت عملی کی رہنمائی کرتی ہے پائیدار ترقی اختراع اور سماجی بہبود پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔

مارچ 2025 میں ختم ہونے والے مالی سال تک ہندوستان کی جی ڈی پی میں 6.4 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو پچھلے سال کی 8.2 فیصد کی نمو کے مقابلے میں معمولی کمی کا نشان ہے

4.3 ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کے مقاصد

(Objectives of Economic Planning in India)

ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کے مختلف مقاصد اس کے سماجی و معاشی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے بنائے گئے ہیں۔ اس کے مطابق مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ معاشی ترقی (Economic Growth):

ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کا بنیادی مقصد معاشی ترقی کی پائیدار اور بلند شرح کو حاصل کرنا ہے۔ اس میں ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں اضافہ اور مختلف شعبوں جیسے زراعت صنعت اور خدمات میں پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا شامل ہے۔ اعلیٰ معاشی نمو آبادی کے لیے بہتر آمدنی کی سطح پیداوار میں اضافہ اور بہتر معیار زندگی کا باعث بنتی ہے۔

2۔ روزگار میں اضافہ (Increase in Employment):

منصوبہ بندی کا مقصد محنت کش صنعتوں کو فروغ دے کر خود روزگار کی حوصلہ افزائی اور دیہی معیشت کو ترقی دے کر روزگار کے مزید مواقع پیدا کرنا ہے۔ حکومت مختلف پروگراموں اور اقدامات کے ذریعے رسمی اور غیر رسمی روزگار پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ بڑھتی ہوئی افرادی قوت کو پیداواری سرگرمیوں میں جذب کیا جائے۔

3۔ آمدنی کی عدم مساوات میں کمی (Reduction in Inequality of Income):

معاشی منصوبہ بندی ترقی پسند ٹیکس لگانے دولت کی تقسیم کی پالیسیوں اور سماجی بہبود کے پروگراموں کو نافذ کرکے امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وسائل مواقع اور سماجی خدمات تک مساوی رسائی کی حوصلہ افزائی متوازن معاشی ترقی کے حصول میں مدد کرتی ہے۔

4۔ **غربت میں کمی(Reduction in Poverty):**

منصوبہ بندی کا ایک بڑا مقصد جامع ترقی کو فروغ دے کر اور پسماندہ افراد کو مالی امداد روزگار کے مواقع اور سماجی تحفظ فراہم کر کے غربت کا خاتمہ کرنا ہے۔ مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (MGNREGA) جیسے پروگرام اور براہ راست فائدہ کی منتقلی کی مختلف اسکیموں کا مقصد غریبوں کی ترقی ہے۔

5۔ **معیشت کی جدید کاری (Modernization of the Economy):**

جدیدیت میں بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا تحقیق اور ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا اور پیداوار اور خدمات میں کارکردگی کو بڑھانا شامل ہے۔ معاشی منصوبہ بندی عالمی منڈی میں مسابقت کو بہتر بنانے کے لیے زرعی معیشت سے صنعتی اور خدمات پر مبنی معیشت میں منتقلی پر مرکوز ہے۔

6۔ **سماجی انصاف اور مساوات کو یقینی بنانا (Ensuring Social Justice and Equality):**

منصوبہ بندی کا مقصد ذات پات جنس اور علاقائی تفاوت کے مسائل کو حل کر کے سماجی انصاف کو یقینی بنانا ہے۔ ایک منصفانہ اور منصفانہ معاشرے کو فروغ دینے کے لیے تعلیم صحت کی دیکھ بھال اور روزگار کے مواقع تک مساوی رسائی کی فراہمی ضروری ہے۔ پالیسیاں پسماندہ کمیونٹیز کو بااختیار بنانے اور معیشت میں ان کی فعال شرکت کو یقینی بنانے کے لیے بنائی گئی ہیں۔

4.4 ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کے اقسام(Types of Economic Planning in India)

ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1۔ **جمہوری منصوبہ بندی(Democratic Planning)**

- جمہوری منصوبہ بندی سے مراد جمہوری نظام کے فریم ورک کے اندر معاشی منصوبوں کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد ہے۔
- حکومت منصوبہ بندی کے عمل میں سیاسی جماعتوں کاروباری رہنماؤں سول سوسائٹی اور عام لوگوں سمیت مختلف اسٹیک ہولڈرز کی شرکت چاہتی ہے۔
- یہ فیصلہ سازی میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بناتا ہے۔

2۔ **غیر مرکزی منصوبہ بندی(Decentralized Planning)**

- غیر مرکزی منصوبہ بندی میں ریاستی حکومتوں مقامی اداروں اور گاؤں کی سطح کے اداروں (جیسے پنچایتوں) کو منصوبہ بندی کی اتھارٹی کا وفد شامل ہوتا ہے۔
- یہ مقامی حکومتوں کو علاقے کے مخصوص مسائل کو حل کرنے اور اس کے مطابق حکمت عملی بنانے کی اجازت دیتا ہے۔
- 73ویں اور 74ویں آئینی ترمیم (1992) نے ہندوستان میں غیر مرکزی منصوبہ بندی کو مضبوط کیا۔

3۔ ترغیب کے ذریعے منصوبہ بندی کرنا(Planning by Inducement)

- ترغیب کے ذریعے منصوبہ بندی میں مراعات اور ترغیبات کے ذریعے نجی اداروں اور افراد کے رویے کو متاثر کرنا شامل ہے۔
- حکومت مخصوص معاشی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ٹیکس فوائد سبسڈیز اور شرح سود میں ایڈجسٹمنٹ جیسے اقدامات کا استعمال کرتی ہے۔
- اس قسم کی منصوبہ بندی مارکیٹ سے چلنے والی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

4۔ علاقائی اور قومی منصوبہ بندی(Regional and National Planning)

- علاقائی منصوبہ بندی علاقائی تفاوت کو کم کرنے کے لیے ملک کے اندر مختلف علاقوں کی متوازن ترقی پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔
- قومی منصوبہ بندی علاقائی منصوبوں کو ایک متحد قومی منصوبے میں ضم کر کے ملک کی مجموعی ترقی پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔
- دونوں قسم کی منصوبہ بندی کا مقصد متوازن اور جامع ترقی کو فروغ دینا ہے۔

5۔ فنکشنل پلاننگ اور سٹرکچرل پلاننگ(Functional Planning and Structural Planning)

- فنکشنل پلاننگ معیشت کے مخصوص شعبوں یا کاموں جیسے زراعت انفراسٹرکچر اور تعلیم سے نمٹنے سے متعلق ہے۔
- ساختی منصوبہ بندی کا مقصد معیشت کے مجموعی ڈھانچے کو تبدیل کرنا ہے جیسے کہ زرعی سے صنعتی یا خدمت پر مبنی معیشت میں منتقل ہونا۔

6۔ مالی منصوبہ بندی(Financial Planning)

- مالیاتی منصوبہ بندی ملک کے مالی وسائل کے انتظام پر توجہ مرکوز کرتی ہے بشمول عوامی اخراجات ٹیکس لگانا اور قرض لینا۔
- یہ یقینی بناتا ہے کہ ترقیاتی اہداف کو پورا کرنے کے لیے وسائل کو مؤثر طریقے سے مختص کیا جائے۔
- بجٹ اور مالیاتی پالیسیاں مالی منصوبہ بندی کے کلیدی اجزاء ہیں۔

7۔ فزیکل پلاننگ(Physical Planning)

- جسمانی منصوبہ بندی میں سامان اور خدمات کی پیداوار اور تقسیم کے لیے اہداف کا تعین کرنا شامل ہے۔
- یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ زمین محنت اور سرمائے جیسے جسمانی وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا جائے۔
- اس میں بنیادی ڈھانچے صنعتی پیداوار اور زرعی پیداوار کے لیے منصوبہ بندی شامل ہے۔

نتیجہ(Conclusion)

ہندوستان نے پیچیدہ معاشی چیلنجوں سے نمٹنے اور متوازن اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لیے ان منصوبہ بندی کی اقسام کا ایک مجموعہ اپنایا ہے۔ مختلف قسم کی منصوبہ بندی کا مطالعہ اس کی خوبیوں اور کمزوریوں پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے پاس اپنے وسائل حکومت کی اقسام اور ملک میں سماجی و معاشی مظاہر کی بنیاد پر معاشی منصوبہ بندی کی مخصوص قسموں کو منتخب کرنے کے وسیع اختیارات ہیں۔ مخلوط معیشت میں معاشی منصوبہ بندی کو زیادہ چیلنجنگ سرگرمی سمجھا جاتا ہے۔

4.5 ہندوستان میں معاشی اصلاحات کا تعارف

(Introduction of Economic Reforms in India)

آزادی کے حصول کے بعد ہندوستان نے ایک نئے سرے سے اٹھنے والے ہندوستان کے شاندار وژن کے ساتھ معاشی منصوبہ بندی کے نظام کو اپنایا۔ اس کا مقصد ملک کی دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتے ہوئے ترقی کی راہ پر مضبوطی سے گامزن کرنا تھا۔ لائسنسنگ سے متعلق پالیسیاں پبلک سیکٹر پر مرکوز ہیں تجارت میں رکاوٹیں درآمدی متبادل پالیسیاں وغیرہ مسلط کرنے کے لیے بچوں کی صنعت کے دلائل پیش کرتی ہیں۔

نتیجتاً دباؤ اور دباؤ نے حکومت کو پالیسی فریم ورک پر نظرثانی کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا نتیجہ معاشی پالیسیوں میں تبدیلیوں کا ایک مجموعہ بن کر سامنے آیا جسے وسیع معنی میں معاشی اصلاحات کے طور پر پہچانا گیا۔ معاشی اصلاحات کا بنیادی مقصد عالمگیریت کے دور میں داخل ہونا تھا جس کا مطلب تھا:

(i) سامان اور خدمات کا آزادانہ بہاؤ (free flow of goods and services)

(ii) ٹیکنالوجی کا آزادانہ بہاؤ (free flow of technology)

(iii) سرمائے کا آزادانہ بہاؤ اور (free flow of capital,)

(iv) انسانوں کی آزادانہ نقل و حرکت خاص طور پر ایک ملک سے دوسرے ملک میں مزدور۔ (free movement of human beings)

اس لیے معاشی اصلاحات کے لیے ہندوستانی معیشت کو عالمی معیشت کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت تھی اور معاشی اصلاحات پر زور درآمدی متبادل حکمت عملی سے برآمدات کی قیادت والی ترقی کی حکمت عملی پر منتقل ہو گیا۔

4.6 معاشی اصلاحات کی خصوصیات (Features of Economic Reforms)

معاشی اصلاحات کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- صنعتی لائسنسنگ کا خاتمہ (سوائے مخصوص شعبوں کے)۔
- تجارتی رکاوٹوں اور درآمدی محصولات میں کمی۔
- مالیاتی منڈیوں اور غیر ملکی زرمبادلہ کے کنٹرول کی ڈی ریگولیشن۔
- پبلک سیکٹر انٹرپرائزز میں سرکاری ہولڈنگز کی ڈس انویسٹمنٹ۔
- ملکیت اور انتظام کی نجی اداروں کو منتقلی۔
- ٹیلی کام بینکنگ اور ہوابازی جیسے اہم شعبوں میں مسابقت کا تعارف۔

- تجارتی رکاوٹوں کا خاتمہ اور عالمی منڈی کے ساتھ انضمام۔
- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI)اور غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاری(FII) کی حوصلہ افزائی۔
- عالمی ٹکنالوجی سرمائے اور مزدوری منڈیوں تک رسائی۔

4.7 معاشی اصلاحات کی درجہ بندی(Classification of Economic Reforms)

معاشی اصلاحات کی درجہ بندی درج ذیل ہے:

1۔ لبرلائزیشن(Liberalization)

لبرلائزیشن سے مراد حکومتی پابندیوں اور ضوابط کو کم کرنے کا عمل ہے تاکہ مارکیٹ فورسز کو آزادانہ طور پر کام کرنے اور مسابقت اور کارکردگی کو بڑھانے کی اجازت دی جاسکے۔ 1991 سے پہلے ہندوستان نے لائسنس راج کے فریم ورک کے تحت تحفظ پسند پالیسی کی پیروی کی جہاں صنعتوں کو لائسنس کوٹہ اور ٹیرف کے ذریعے بہت زیادہ منظم کیا جاتا تھا۔ لبرلائزیشن کے تحت اہم اقدامات میں شامل ہیں:

- لائسنس راج کا خاتمہ(Reduction in Trade Barriers)-کاروبار قائم کرنے یا پیداوار بڑھانے کے لیے حکومتی اجازت حاصل کرنے کی ضرورت کو ختم کردیا گیا جس سے کاروبار زیادہ آزادانہ طور پر ترقی کرسکیں۔
- تجارتی رکاوٹوں میں کمی(Reduction in Trade Barriers)-1990 کی دہائی کے اوائل میں درآمدی ڈیوٹی 300% سے کم کرکے 2005 تک تقریباً 15% کردی گئی جس سے غیر ملکی تجارت کی حوصلہ افزائی ہوئی۔
- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(Foreign Direct Investment)(FDI)- حکومت نے غیر ملکی سرمایہ اور ٹیکنالوجی کو راغب کرنے کے لیے ٹیلی کام آٹو موبائل اور انفراسٹرکچر جیسے مخصوص شعبوں میں 100% تک FDI کی اجازت دی۔
- مالیاتی شعبے کی اصلاحات(Financial Sector Reforms)-شرح سود کو کنٹرول نہیں کیا گیا اور نجی اور غیر ملکی بینکوں کے داخلے کی اجازت دے کر بینکنگ سیکٹر میں مسابقت کو متعارف کرایا گیا۔
- ٹیکس اصلاحات(Tax Reforms)- ٹیکس کی تعمیل کو بہتر بنانے اور ٹیکس کی بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس کے ڈھانچے کو آسان بنایا گیا۔

اس کے نتیجے میں ہندوستان کی صنعتی پیداوار اور خدمات کے شعبوں میں تیزی سے توسیع ہوئی اور ملک کی سالانہ جی ڈی پی کی شرح نمو 1991 میں 1.1 فیصد سے بڑھ کر 2000 کی دہائی کے اوائل میں 7 فیصد سے زیادہ ہوگئی۔

2۔ نجکاری(Privatization)

نجکاری سے مراد عوامی شعبے کے اداروں (PSEs) کی ملکیت اور انتظام کو نجی اداروں کو منتقل کرنا ہے تاکہ کارکردگی منافع اور مسابقت کو بہتر بنایا جاسکے۔ 1991 سے پہلے ہندوستان کا پبلک سیکٹر غالب تھا اسٹیل کوئلہ اور نقل وحمل جیسی صنعتوں میں ریاستی ملکیتی

ادارے مرکزی کردار ادا کرتے تھے۔ تاہم افسر شاہی کی نااہلی اور جوابدہی کی کمی کی وجہ سے بہت سے پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز (PSUs) کم کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ نجکاری کے تحت اہم اقدامات میں شامل ہیں:

- ڈس انویسٹمنٹ (Disinvestment)- حکومت نے PSUs جیسے BALCO VSNL اور Maruti Suzuki میں حصص فروخت کیے خاطر خواہ سرمایہ اکٹھا کیا اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنایا۔
- سٹریٹجک سیلز (Strategic Sales)- کچھ معاملات میں کنٹرولنگ سٹیک پرائیویٹ کمپنیوں کو فروخت کیے گئے جس سے پیشہ ورانہ انتظام کو سنبھالنے کی اجازت دی گئی۔
- نجی شراکت کی حوصلہ افزائی (Encouraging Private Participation)- ٹیلی کام ایوی ایشن بینکنگ انشورنس اور پاور جنریشن جیسے اہم شعبے نجی شعبے کے مقابلے کے لیے کھول دیے گئے۔
- حکومتی کنٹرول میں کمی (Reduction in Government Control)- صحت مند مسابقت کو فروغ دیتے ہوئے حکومت کا کردار مالک اور آپریٹر سے کم کر کے ریگولیٹر کا کردار ادا کر دیا گیا۔

نجکاری مہم کے نتیجے میں سروس کے معیار میں بہتری زیادہ مسابقت اور صارفین کی پسند میں اضافہ ہوا۔ مثال کے طور پر ٹیلی کام سیکٹر میں پرائیویٹ پلیئرز کے داخلے کی وجہ سے کال ریٹ میں زبردست کمی آئی اور موبائل اور انٹرنیٹ سروسز کی رسائی میں اضافہ ہوا۔

3۔ عالمگیریت (Globalization)

گلوبلائزیشن سے مراد ہندوستانی معیشت کو تجارت سرمایہ کاری ٹیکنالوجی اور سرمائے کے بہاؤ کے ذریعے عالمی معیشت کے ساتھ مربوط کرنے کا عمل ہے۔ ہندوستان نے تاریخی طور پر اعلیٰ درآمدی محصولات اور محدود غیر ملکی تجارت کے ساتھ ایک بند معیشت کو برقرار رکھا تھا۔ 1991 کی اصلاحات کا مقصد ان رکاوٹوں کو ختم کرنا اور ہندوستان کو عالمی منڈی میں ایک مسابقتی کھلاڑی بنانا تھا۔ اہم اقدامات میں شامل ہیں:

- تجارتی لبرلائزیشن (Trade Liberalization)- درآمدی کوٹے اور پابندیاں ہٹا دی گئیں اور ٹیرف کی شرحیں بتدریج کم کی گئیں۔
- WTO کی رکنیت (WTO Membership) - ہندوستان 1995 میں ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کا رکن بنا عالمی منڈیوں اور تجارتی مواقع تک رسائی حاصل کی۔
- کیپٹل مارکیٹ ریفارمز (Capital Market Reforms)- حکومت نے غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (FIIs) کو ہندوستانی اسٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دی لیکویڈیٹی اور مارکیٹ کی کارکردگی کو بڑھایا۔
- ٹکنالوجی کی منتقلی (Technology Transfer)- غیر ملکی کمپنیوں کو ہندوستان میں آپریشنز قائم کرنے کی ترغیب دینا ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مہارت کی ترقی کا باعث بنی۔

- سروس سیکٹر بوم(Service Sector Boom)-ہندوستان ITاور آؤٹ سورسنگ کے لیے ایک عالمی مرکز کے طور پر ابھرا جس میں TCSInfosysاور Wipro جیسی کمپنیاں عالمی رہنما بن گئیں۔

عالمی تجارت میں ہندوستان کا حصہ 1991 میں 0.6% سے بڑھ کر 2023 تک 2% سے زیادہ ہو گیا اور FDI کی آمد 1991 میں 74$ ملین سے بڑھ کر 2022-23 میں 70.97$ بلین ہو گئی۔

4۔ صنعت (Industry)

(i) لائسنس راج کا خاتمہ (Abolition of the License Raj)

- 1991 سے پہلے کسی کاروبار کو شروع کرنے یا بڑھانے کے لیے صنعتی لائسنس کی ضرورت ہوتی تھی جس سے افسر شاہی میں تاخیر اور بدعنوانی پیدا ہوتی تھی۔
- 1991 کی اصلاحات نے زیادہ تر شعبوں کے لیے صنعتی لائسنسنگ کی ضرورت کو ختم کر دیا (سوائے چند اہم شعبوں جیسے دفاع خطرناک کیمیکلز اور اسٹریٹیجک صنعتوں کے) جس سے کاروبار کو آزادانہ طور پر پھیلنے اور مسابقت کو فروغ دینے کی اجازت دی گئی۔

(ii) سرکاری اداروں کی نجکاری (Privatization of State-Owned Enterprises) (SOEs)

- پبلک سیکٹر کے اداروں کی ایک بڑی تعداد ناقص انتظام اور مسابقت کی کمی کی وجہ سے ناکارہ اور خسارے میں تھی۔
- حکومت نے نجی شراکت اور پیشہ ورانہ انتظام کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ڈس انویسٹمنٹ اور نجکاری کا عمل شروع کیا۔
- ٹیلی کام ایوی ایشن سٹیل بینکنگ اور انشورنس جیسے شعبے آہستہ آہستہ پرائیویٹ کھلاڑیوں کے لیے کھول دیے گئے کارکردگی اور کسٹمر سروس کو بہتر بنایا گیا۔

(iii) صنعت میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment in Industry) (FDI)

- غیر ملکی کمپنیوں کو ہندوستانی صنعتوں میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دیتے ہوئے ایف ڈی آئی کی پابندیوں میں نرمی کی گئی۔
- آٹوموبائلز کنزیومر گڈز اور فارماسیوٹیکل جیسے اہم شعبوں میں 100% ایف ڈی آئی کی اجازت دی گئی جس سے سرمائے کی آمد ٹیکنالوجی کی منتقلی اور روزگار پیدا ہوا۔
- بڑے عالمی برانڈز جیسے ٹویوٹا ہونڈا پیپسی اور کوکا کولا نے 1991 کے بعد ہندوستانی مارکیٹ میں قدم رکھا جس سے مسابقت اور مصنوعات کے معیار میں اضافہ ہوا۔

(iv) خصوصی معاشی زونز (SEZs) کی ترقی (Development of Special Economic Zones)

- SEZs کو برآمدات پر مبنی صنعت کاری کو فروغ دینے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔
- SEZs نے ٹیکس کی ترغیبات اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات فراہم کیں اور ریگولیٹری رکاوٹوں کو کم کیا مینوفیکچرنگ اور برآمدات کو فروغ دیا۔
- بنگلور وحیدر آباد اور چنئی جیسے شہروں میں SEZs کے قیام نے انہیں آئی ٹی اور مینوفیکچرنگ کے عالمی مرکز میں تبدیل کر دیا۔

(v) چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے(SMEs) (Small and Medium Enterprises)

- اصلاحات کا مقصد ریگولیٹری عمل کو آسان بنا کر اور کریڈٹ اور ٹیکنالوجی تک رسائی فراہم کر کے ایس ایم ای سیکٹر کو مضبوط کرنا ہے۔
- مقامی صنعتوں کو فروغ دینے اور عالمی مسابقت کو بڑھانے کے لیے ایکسپورٹ پر مبنی یونٹس اور صنعتی کلسٹر قائم کیے گئے تھے۔

5۔ انفراسٹرکچر(Infrastructure)

(i) ٹیلی کمیونیکیشن انقلاب(Telecommunication Revolution)

- 1994 میں حکومت نے ٹیلی کام سیکٹر میں نجی شراکت کی اجازت دینے کے لیے قومی ٹیلی کام پالیسی متعارف کرائی۔
- Bharti Airtel اور Reliance جیسے پرائیویٹ پلیئرز کے داخلے سے کال ریٹ میں زبردست کمی اور نیٹ ورک کوریج میں اضافہ ہوا۔
- موبائل کی رسائی 1991 میں 1% سے کم سے بڑھ کر 2023 میں 90% سے زیادہ ہو گئی جس سے ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی موبائل مارکیٹوں میں سے ایک ہے۔

(ii) روڈ اور ہائی وے نیٹ ورک(Road and Highway Network)

- حکومت نے 1998 میں سڑک کے رابطے کو بہتر بنانے کے لیے نیشنل ہائی ویز ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (NHDP) کا آغاز کیا۔
- بڑے ہائی وے پروجیکٹس جیسے گولڈن کواڈریلٹرل (دہلی ممبئی چنئی اور کولکتہ کو جوڑتے ہوئے) اور شمال-جنوب-مشرق-مغربی راہداریوں کو تجارت اور نقل و حمل کی سہولت کے لیے لاگو کیا گیا تھا۔
- بہتر سڑک کے بنیادی ڈھانچے نے لاجسٹکس اور سپلائی چین کی صنعتوں کو فروغ دیا نقل و حمل کے اخراجات کو کم کیا۔

(iii) بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کی جدید کاری(Ports and Airports Modernization)

- بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کو جدید بنانے کے لیے نجکاری اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) کی حوصلہ افزائی کی گئی۔
- بڑی بندرگاہیں جیسے جواہر لال نہرو پورٹ (نہوا شیوا) اور دہلی اور ممبئی جیسے ہوائی اڈوں کو زیادہ ٹریفک اور جدید سہولیات کو سنبھالنے کے لیے اپ گریڈ کیا گیا۔
- جیٹ ایئرویز اور انڈیگو جیسی نجی ایئرلائنز کے داخلے سے ہوابازی کے شعبے میں مسابقت اور خدمات کے معیار میں بہتری آئی۔

(iv) پاور سیکٹر ریفارمز(Power Sector Reforms)

- 2003 کے الیکٹرسٹی ایکٹ نے مقابلہ متعارف کرایا اور بجلی کی پیداوار اور تقسیم میں نجی شرکت کی اجازت دی۔
- آزاد بجلی پیدا کرنے والوں (IPPs) کی حوصلہ افزائی کی گئی اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ریاستی بجلی بورڈز کی تنظیم نو کی گئی۔

- قابل تجدید توانائی کے ذرائع جیسے شمسی اور ہوا کو فروغ دیا گیا تاکہ توانائی کے روایتی ذرائع پر انحصار کم کیا جا سکے۔

(v) شہری انفراسٹرکچر اور اسمارٹ سٹیز(Urban Infrastructure and Smart Cities)

- جواہر لعل نہرو نیشنل اربن رینیول مشن 2005 (JNNURM) میں شہری بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے کے لیے شروع کیا گیا تھا جس میں سڑکیں پانی کی فراہمی صفائی ستھرائی اور پبلک ٹرانسپورٹ شامل ہے۔
- اسمارٹ سٹیز مشن (2015 میں شروع کیا گیا) جس کا مقصد شہری مراکز کو اسمارٹ انفراسٹرکچر ڈیجیٹل خدمات اور موثر شہری منصوبہ بندی کے ساتھ جدید بنانا ہے۔

انفراسٹرکچر کے چیلنجز(Challenges of the Infrastructure)

متاثر کن کامیابیوں کے باوجود کچھ چیلنجز باقی ہیں:

(i) آمدنی میں عدم مساوات-ترقی کے فوائد معاشرے کے تمام طبقوں تک یکساں طور پر نہیں پہنچے ہیں۔

(ii) بے روزگاری-روزگار کی تخلیق نے بڑھتی ہوئی آبادی اور مزدور قوت کے ساتھ رفتار برقرار نہیں رکھی ہے۔

(iii) بنیادی ڈھانچے کا خسارہ-اگرچہ اہم پیشرفت ہوئی ہے لیکن دیہی انفراسٹرکچر نقل و حمل اور لاجسٹکس میں خلا باقی ہے۔

(iv) عالمی غیر یقینی صورتحال-تجارتی جنگیں جغرافیائی سیاسی تناؤ اور عالمی معاشی سست روی ہندوستان کی ترقی کی رفتار کو خطرات لاحق ہے۔

4.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

طلبہ نے ہندوستان میں منصوبہ بندی کے آغاز اور اس کی توسیع کے تاریخی پس منظر کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔وہ معاشی منصوبہ بندی کے مقاصد اور ان کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔طلبہ نے ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کی مختلف اقسام کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے عملی پہلوؤں کو جان لیا ہے۔انہوں نے ہندوستان میں معاشی اصلاحات (Economic Reforms) کے تعارف ان کی خصوصیات اور ارتقاء کا تجزیہ کیا ہے۔مزید یہ کہ طلبہ نے معاشی اصلاحات کی درجہ بندی کو سمجھ لیا ہے اور اس کے ملکی معیشت پر اثرات کا مطالعہ کیا ہے۔اس مطالعے کے بعد طلبہ ہندوستان میں منصوبہ بندی اور معاشی اصلاحات کے عمل کو تاریخی معاشی اور پالیسی کے تناظر میں تجزیاتی انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت حاصل کر چکے ہیں۔

4.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کا آغاز سن ________ میں پلاننگ کمیشن کے قیام سے ہوا۔

2۔ پہلا پانچ سالہ منصوبہ (1951–56) بنیادی طور پر ________ کی ترقی پر مرکوز تھا۔

3۔ معاشی منصوبہ بندی کا بنیادی مقصد ________ ترقی اور سماجی انصاف کو فروغ دینا ہے۔

4۔ 2015 میں پلاننگ کمیشن کی جگہ ________ نے لے لی۔

5۔ نیتی آیوگ (NITI Aayog) کا مقصد پائیدار اور ________ ترقی کو فروغ دینا ہے۔

6۔ 1991 میں ہندوستان میں معاشی ________ کا آغاز ہوا جس نے لائسنس راج کے خاتمے کی راہ ہموار کی۔

7۔ لبرلائزیشن (Liberalization) سے مراد حکومتی ________ کو کم کرنا اور مارکیٹ فورسز کو آزادانہ کام کرنے دینا ہے۔

8۔ نجکاری (Privatization) کا مطلب سرکاری اداروں کی ملکیت اور انتظام کو ________ شعبے کے حوالے کرنا ہے۔

9۔ عالمگیریت (Globalization) کے تحت ہندوستانی معیشت کو ________ معیشت کے ساتھ جوڑا گیا۔

10۔ معاشی اصلاحات کے نتیجے میں ہندوستان میں ________ شعبہ تیزی سے ترقی کرکے عالمی سطح پر نمایاں ہوا۔

جوابات(Answers)

1۔ 1950

2۔ زراعت

3۔ متوازن

4۔ نیتی آیوگ(NITI Aayog)

5۔ جامع

6۔ اصلاحات(Reforms)

7۔ پابندیوں

8۔ نجی

9۔ عالمی

10۔ خدمات(Service)

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان کی معیشت کو تبدیل کرنے میں معاشی اصلاحات (لبرلائزیشن پرائیویٹائزیشن اور گلوبلائزیشن) کی اہمیت کا تجزیہ کریں۔

2۔ مناسب مثالوں کے ساتھ ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کی مختلف اقسام پر تبادلہ خیال کریں۔

3۔ ہندوستان کی معاشی منصوبہ بندی کو درپیش چیلنجوں کا جائزہ لیں اور ممکنہ حل تجویز کریں۔

4۔ مثالوں کے ساتھ مرکزی اور غیر مرکزی منصوبہ بندی کے درمیان فرق کریں۔

5۔ ہندوستان کی معاشی اصلاحات میں لبرلائزیشن کی اہم خصوصیات پر بحث کریں۔

اکائی 5۔ معاشی پالیسیاں

(Economic Policies)

اکائی کے اجزا

5.0 تمہید(Introduction)

5.1 مقاصد(Objectives)

5.2 ہندوستان میں صنعتی پالیسیاں(Industrial Policies in India)

5. 3 زرکی پالیسی(Monetary Policy)

5.4 زرکی پالیسی کے مقاصد(Objectives of Monetary Policy)

5.5 زرکی پالیسی کے اقسام(Types of Monetary Policy)

5.6 زرکی پالیسی کے ٹولس(Tools of Monetary Policy)

5.7 مالیاتی پالیسی(Fiscal Policy)

5.8 مالیاتی پالیسی کے مقاصد(Objectives of Fiscal Policies)

5.9 مالیاتی پالیسیوں کے اقسام(Types of Fiscal Policies)

5.10 مالیاتی پالیسی کے ٹولز(Tools of Fiscal Policy)

5.11 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

5.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

5.0 تمہید(Introduction)

اقتصادی پالیسیاں حکومت کی طرف سے ملک کی معیشت کو منظم اور شکل دینے کے لیے حکمت عملی کے فیصلے ہیں۔ان کے بنیادی اہداف پائیدار ترقی حاصل کرنا قیمتوں میں استحکام برقرار رکھنا روزگار کو فروغ دینااور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔ہندوستان میں اقتصادی پالیسیوں نے معیشت کو کنٹرول فریم ورک سے مارکیٹ پر مبنی فریم ورک میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

صنعتی پالیسیاں صنعتی ترقی اور نجی شعبے کی شرکت کی حوصلہ افزائی پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ 1991 کی نئی صنعتی پالیسی ایک بڑی اصلاحات تھی جس نے لائسنس کی ضروریات کو ختم کرکے پبلک سیکٹر کے غلبہ کو کم کرکے اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI) کی حوصلہ افزائی کرکے معیشت کو آزاد کیا۔اس تبدیلی نے صنعتی ترقی اور تکنیکی ترقی میں اضافہ کیا۔

زر کی پالیسی کا انتظام ریزروبینک آف انڈیا(RBI) کے ذریعے کرنسی کی فراہمی شرح سوداور افراط زر کو کنٹرول کرنے کے لیے کیا جاتاہے۔اس کا مقصد لیکویڈیٹی اور کریڈٹ کو ریگولیٹ کرکے زر کی استحکام اور معاشی نمو کو برقرار رکھنا ہے۔

مالیاتی پالیسی میں ٹیکس لگانے عوامی اخراجات اور قرض لینے سے متعلق حکومتی فیصلے شامل ہیں۔ یہ اقتصادی سرگرمیوں کو تیز کرنے عدم مساوات کو کم کرنے اور بنیادی ڈھانچے اور سماجی پروگراموں کی حمایت میں مدد کرتا ہے۔ایک ساتھ مل کر یہ پالیسیاں ایک متوازن اور لچکدار اقتصادی ڈھانچہ تشکیل دیتی ہیں جو ہندوستان کی عالمی مسابقت کو بہتر بناتے ہوئے استحکام اور ترقی کو یقینی بناتی ہیں۔

5.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- 1948 سے 2023 تک ہندوستان کی صنعتی پالیسیوں کے ارتقاءاور اثرات کے بارے میں جان سکیں گے۔
- معیشت کو منظم کرنے کے لیے ریزروبینک آف انڈیا کے ذریعے استعمال کیے جانے والے اقسام اور آلات کو سمجھ سکیں گے۔
- تجزیہ کریں کہ حکومتی اخراجات اور ٹیکس کس طرح معاشی سرگرمی اور ترقی کو متاثر کرتے ہیں سمجھ سکیں گے۔
- 1991 کے بعد ایک کنٹرول شدہ معیشت سے مارکیٹ پر چلنے والے فریم ورک میں تبدیلی کا اندازہ لگا سکیں گے ۔
- ترقی استحکام اور عالمی مسابقت کو فروغ دینے میں اقتصادی پالیسیوں کے کردار کو سمجھ سکیں گے۔

5.2 ہندوستان میں صنعتی پالیسیاں(Industrial Policies in India)

ہندوستان کی صنعتی پالیسیوں نے ملک کے معاشی ڈھانچے اور صنعتی ترقی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ پالیسیاں بدلتے ہوئے معاشی سیاسی اور عالمی حالات کے جواب میں وقت کے ساتھ ساتھ تیار ہوئی ہیں۔ذیل میں حکومت ہند کی طرف سے متعارف کرائی گئی اہم صنعتی پالیسیوں کی تفصیلی وضاحت ہے۔

1۔ صنعتی پالیسی ریزولوشن(Industrial Policy Resolution 1948) (IPR)

1948 کی صنعتی پالیسی ریزولوشن پہلی صنعتی پالیسی تھی جو ہندوستان کی آزادی کے بعد متعارف کرائی گئی تھی۔اس نے صنعتی ترقی میں ریاست اور نجی شعبے کے کردار کی وضاحت کرکے ہندوستان کی صنعتی ترقی کی بنیاد رکھی۔

کلیدی خصوصیات (Key Features)

- پالیسی نے صنعتوں کو تین زمروں میں درجہ بندی کیا:

- خصوصی ریاستی اجارہ داری—اسلحہ گولہ بارود ایٹمی توانائی ریلوے وغیرہ۔
- مخلوط صنعتیں-کوئلہ لوہا اور سٹیل ہوائی جہاز کی تیاری وغیرہ جہاں سرکاری اور نجی دونوں شعبے کام کر سکتے ہیں۔
- نجی شعبے کی صنعتیں—اشیائے صرف اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں۔

(i) غیر ملکی سرمائے کی اہمیت کو تسلیم کیا لیکن اس بات کو یقینی بنایا کہ ہندوستانی ملکیت اور کنٹرول کو ترجیح دی جائے۔

(ii) مزدوروں کے حقوق متعارف کروائے بشمول کام کے حالات اور منصفانہ اجرت۔

مقاصد (objectives)

- مخلوط معیشت کی بنیاد رکھنا۔
- صنعتی خود کفالت کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- چھوٹے پیمانے کی صنعتوں اور دستکاروں کی حفاظت کے لیے۔

اثر (Impact)

- پالیسی نے مستقبل کی صنعتی ترقی کے لیے فریم ورک بنانے میں مدد کی۔
- اس نے ریاستی کنٹرول میں بنیادی اور بھاری صنعتوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کی۔
- اس نے اسٹریٹجک صنعتوں پر ریاستی کنٹرول کو برقرار رکھتے ہوئے نجی شعبے کی شراکت کو فروغ دیا۔

2۔ صنعتی پالیسی ریزولوشن (Industrial Policy Resolution (IPR) 1956)

آئی پی آر 1956 ایک تاریخی پالیسی تھی جس نے ہندوستان کے سوشلسٹ معاشی فریم ورک کی بنیاد رکھی۔ یہ ریاست کی زیر قیادت صنعت کاری کے ذریعے سماج کا ایک سوشلسٹ نمونہ قائم کرنے کے حکومتی عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

کلیدی خصوصیات (Key Features)

صنعتوں کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا تھا:

- شیڈول A – 17 صنعتیں خصوصی ریاستی ملکیت کے تحت (دفاع ایٹمی توانائی لوہا اور سٹیل کان کنی وغیرہ)۔
- شیڈول B - 12 صنعتیں جہاں ریاست قیادت کرے گی لیکن نجی شرکت کی اجازت تھی (کیمیکل کھاد وغیرہ)۔
- شیڈول C-دیگر تمام صنعتیں نجی شرکت کے لیے کھلی تھیں۔

(i) ریاستی کنٹرول میں بھاری صنعتوں بنیادی صنعتوں اور بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے کو ترجیح دی گئی۔

(ii) متوازن علاقائی ترقی اور آمدنی کے تفاوت کو کم کرنے پر توجہ دیں۔

(iii) ریاستی تعاون کے ذریعے چھوٹے پیمانے کی اور کاٹیج صنعتوں کا فروغ۔

مقاصد (Objectives)

- ایک سوشلسٹ معیشت قائم کرنا۔

- بھاری صنعت کاری کو تیز کرنا۔
- علاقائی عدم توازن کو کم کرنااور مساوی ترقی کو یقینی بنانا۔
- چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی حفاظت کے لیے۔

اثر (Impact)

- عوامی شعبہ صنعت کاری میں غالب قوت بن گیا۔
- بھاری صنعتوں جیسے اسٹیل کان کنی اور مشینری میں نمایاں ترقی ہوئی۔
- چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کو سبسڈیز اور ٹیکس فوائد کی مد میں حکومتی مدد ملی۔

3۔ 1977 کی صنعتی پالیسی (Industrial Policy of 1977)

1977 کی صنعتی پالیسی جنتا حکومت نے وزیر اعظم مرار جی دیسائی کے تحت متعارف کروائی تھی۔ اس نے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو فروغ دینے اور بڑے صنعتی گھرانوں کے تسلط کو کم کرنے کی طرف ایک تبدیلی کی نشاندہی کی۔

کلیدی خصوصیات (Key Features)

(i) چھوٹے پیمانے پر اور کاٹیج صنعتوں کو ترقی دینے پر توجہ مرکوز کی۔

(ii) دیہی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے ضلعی صنعتی مراکز (DICs) قائم کیے گئے۔

(iii) صنعتوں کی تین اقسام کی وضاحت:

- بڑی صنعتیں-صرف بنیادی اور اسٹریٹجک شعبوں میں اجازت ہے۔
- درمیانی صنعتیں-علاقائی تفاوت کو کم کرنے کے لیے کم ترقی یافتہ علاقوں میں اجازت ہے۔
- چھوٹی صنعتیں-روزگار پیدا کرنے کے لیے مضبوطی سے فروغ دیا جاتا ہے۔
- مخصوص صنعتوں کو خصوصی طور پر چھوٹے پیمانے کے شعبے کے لیے مخصوص کیا ہے۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری اور ملٹی نیشنل کارپوریشنز (MNCs) پر پابندیاں لگائی گئیں۔

مقاصد (Objectives)

- اقتصادی طاقت کے ارتکاز کو کم کرنا۔
- چھوٹی اور کاٹیج صنعتوں کو فروغ دینا۔
- علاقائی عدم توازن کو کم کرنا۔
- بڑے صنعتی گھرانوں کے اثر ورسوخ کو محدود کرنا۔

اثر (Impact)

- چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی کو فروغ دیا۔

- دیہی صنعتوں اور خود روزگار کو مضبوط بنایا۔
- بڑی صنعتوں اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی محدود ترقی۔

4۔ صنعتی پالیسی (Industrial Policy of 1980)

1980 کی صنعتی پالیسی کا مقصد ہندوستان میں صنعتی جدیدیت اور تکنیکی ترقی کو فروغ دینا تھا۔ اس نے درمیانے اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی پر زور دیا غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی اور پسماندہ علاقوں میں صنعتوں کی ترقی کی حمایت کرتے ہوئے علاقائی تفاوت کو کم کرنے کی کوشش کی۔

کلیدی خصوصیات (Key Features)

- تکنیکی جدید کاری اور پیداواری صلاحیت میں بہتری پر زور۔
- بڑی صنعتوں کی ترقی کو فروغ دیا خاص طور پر ہائی ٹیک شعبوں میں۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کے تعاون کی حوصلہ افزائی۔
- برآمدات پر مبنی صنعتوں کے لیے زیادہ ترغیبات فراہم کیں۔
- بنیادی صنعتوں میں نجی شعبے کی شرکت کی اجازت۔
- صنعتوں کے لیے سرمائے تک آسان رسائی فراہم کرنے کے لیے مالیاتی اداروں کو مضبوط کیا گیا۔

مقاصد (Objectives)

- صنعتی کارکردگی اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا۔
- جدید کاری اور تکنیکی ترقی کو فروغ دینا۔
- برآمدات میں اضافہ اور تجارتی ڈیفیسٹ کو کم کرنا۔
- بڑی صنعتوں کے لیے لائسنسنگ پالیسیوں کو آزاد کرنا۔

اثر (Impact)

- ہندوستانی صنعتوں کی تکنیکی صلاحیتوں میں اضافہ۔
- بہتر برآمدی کارکردگی خاص طور پر ٹیکسٹائل اور انجینئرنگ کے سامان میں۔
- 1990 کی دہائی میں مزید لبرلائزیشن کی بنیاد رکھی۔

5۔ صنعتی پالیسی (بڑی ساختی اصلاحات) (Industrial Policy of 1991)

1991 کی نئی صنعتی پالیسی نے مارکیٹ پر مبنی معیشت اور لبرلائزیشن کی طرف ایک تبدیلی کی نشاندہی کی۔ اسے وزیراعظم پی وی نے متعارف کرایا تھا۔ نرسمہاراؤ اور وزیر خزانہ ڈاکٹر منموہن سنگھ ادائیگی کے توازن کے بحران سے نمٹنے اور اقتصادی ترقی کو متحرک کرنے کے لیے۔

کلیدی خصوصیات (Key Features)

- لائسنس راج کا خاتمہ - سٹریٹجک علاقوں کے علاوہ زیادہ تر شعبوں کے لیے صنعتی لائسنسنگ کو ختم کر دیا گیا تھا۔
- پبلک سیکٹر کے کردار میں کمی - پبلک سیکٹر کی اجارہ داری کو صرف کلیدی صنعتوں تک محدود کر دیا گیا۔
- نجکاری - ڈس انویسٹمنٹ کے ذریعے سرکاری اداروں کی نجکاری کی اجازت۔
- ایف ڈی آئی پالیسی - شعبوں کو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کے لیے کھول دیا گیا۔
- تجارتی اصلاحات - ٹیرف میں کمی اور درآمدی برآمدی ضوابط میں نرمی۔
- ڈی ریگولیشن - صنعتی سرگرمیوں پر بیوروکریٹک کنٹرول میں کمی۔

مقاصد (Objectives)

- ہندوستان کو عالمی معیشت میں ضم کرنا۔
- مسابقت اور کارکردگی میں اضافہ کرنا۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری اور نجی شعبے کی شراکت کو فروغ دینا۔
- مالیاتی ڈیفیسٹ کو کم کرنا اور تجارتی توازن کو بہتر بنانا۔

اثر (Impact)

- ایف ڈی آئی کی آمد میں نمایاں اضافہ ہوا۔
- نجی شعبے کی ترقی اور سرکاری شعبے کے غلبے میں کمی۔
- صنعتی پیداواری صلاحیت اور مسابقت میں اضافہ۔
- ہندوستان آئی ٹی اور فارماسیوٹیکل سیکٹر میں ایک عالمی کھلاڑی کے طور پر ابھرا۔

6۔ نئی صنعتی پالیسی (New Industrial Policy of 2023)

2023 کی نئی صنعتی پالیسی کا مقصد جدید چیلنجوں سے نمٹنے اور ہندوستان کو ایک عالمی مینوفیکچرنگ اور اختراعی مرکز کے طور پر پوزیشن دینا ہے۔ یہ پالیسی "آتمنیر بھر ہندوستان" (خود انحصار ہندوستان) کے لیے حکومت کے وژن کی عکاسی کرتی ہے۔

کلیدی خصوصیات (Key Features)

- سیمی کنڈکٹرز الیکٹرک گاڑیاں اور قابل تجدید توانائی جیسے شعبوں میں جدید مینوفیکچرنگ پر توجہ دیں۔
- انڈسٹری 4.0 ٹیکنالوجیز کا فروغ — AI روبوٹکس بلاکچین اور بڑا ڈیٹا۔
- FDI کو راغب کرنے اور گھریلو پیداوار کو بڑھانے کے لیے PLI (پروڈکشن سے منسلک ترغیب) اسکیموں کا تعارف۔
- نیشنل انفراسٹرکچر پائپ لائن کے تحت انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا۔
- کریڈٹ گارنٹی اور ٹیکنالوجی سپورٹ کے ذریعے MSMEs کو فروغ دینا۔

- سبز اور پائیدار مینوفیکچرنگ پر توجہ دیں۔
- ڈیجیٹل گورننس اور ہموار ضابطوں کے ذریعے کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینا۔

مقاصد(Objectives)

- ہندوستان کو ایک عالمی مینوفیکچرنگ ہب کے طور پر پوزیشن دینا۔
- ملازمت کی تخلیق اور مہارت کی ترقی کو بڑھانے کے لیے۔
- پائیدار اور ماحول دوست صنعتوں کو فروغ دینا۔
- تکنیکی خود انحصاری اور برآمدات کو فروغ دینا۔

اثر(متوقع)(Expected impact)

- جی ڈی پی میں مینوفیکچرنگ سیکٹر کی شراکت میں اضافہ۔
- اسٹریٹجک صنعتوں میں عالمی مسابقت میں اضافہ۔
- اعلیٰ ایف ڈی آئی کی آمد اور تکنیکی ترقی۔
- MSMEsاور دیہی صنعتوں کی ترقی۔

خلاصہ (Conclusion)

ہندوستان کی صنعتی پالیسیاں ریاست کے زیر قیادت سوشلسٹ ماڈل سے مارکیٹ پر مبنی نقطہ نظر کی طرف تیار ہوئی ہیں۔ 1991 سے لبرلائزیشن اور نجکاری کی طرف تبدیلی نے صنعتی ترقی عالمی مسابقت اور تکنیکی ترقی کو بڑھایا ہے۔ 2023 کی پالیسی کا مقصد جدت پائیداری اور عالمی انضمام کو اپناتے ہوئے ہندوستان کو ایک سرکردہ صنعتی اور مینوفیکچرنگ پاور ہاؤس کے طور پر کھڑا کرنا ہے۔

5.3 زرکی پالیسی(Monetary Policy)

زرکی پالیسی ملک کے مرکزی بینک کی طرف سے پیسے کی مجموعی فراہمی کو منظم کرنے اور اس کے مطابق ایڈجسٹ کر کے پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کو شامل کرتی ہے۔ زرکی پالیسی کی افادیت کلیدی اقتصادی اشاریوں پر منحصر ہے جیسے کہ مجموعی گھریلو پیداوار(GDP)افراط زر کی شرح اور شعبے کی مخصوص شرح نمو۔

عام طور پر اقتصادی استحکام میں دفاع کی ابتدائی لائن سمجھی جاتی ہے مالیاتی پالیسی معاشی حالات کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مالیاتی پالیسی کو مالیاتی پالیسی سے الگ کرنا ناگزیر ہے کیونکہ مؤخر الذکر معاشی کنٹرول کے لیے ایک متبادل نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے معیشت کو سنبھالنے کے لیے ٹیکس اور حکومتی اخراجات میں ایڈجسٹمنٹ پر انحصار کرتا ہے۔

5.4 زر کی پالیسی کے مقاصد(Objectives of Monetary Policy)

زر کی پالیسی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ استحکام کے ساتھ ترقی(Growth with Stability)

روایتی طور پر ہندوستان کی زر کی پالیسی پیسے کی سپلائی کے سکڑاؤ کے ذریعے افراط زر کو کنٹرول کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے جس کے نتیجے میں سب سے زیادہ اقتصادی ترقی ہوتی ہے۔ جواب میں ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے استحکام کے ساتھ ترقی حاصل کرنے کی طرف اپنا نقطہ نظر تبدیل کیا۔ اس میں افراط زر کو پہلے سے طے شدہ حدود میں رکھتے ہوئے مختلف اقتصادی شعبوں کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی قرضہ فراہم کرنا شامل ہے۔

2۔ مالیاتی استحکام کا ضابطہ نگرانی اور ترقی

(Regulation, Supervision, and Development of Financial Stability)

زر کی استحکام جو ملک کے مالیاتی نظام پر اعتماد کے لیے ضروری ہے اندرونی اور بیرونی جھٹکوں کا شکار ہے۔ RBI مؤثر ضابطے اور کنٹرول کے ذریعے اعتماد کو برقرار رکھنے پر خاص زور دیتا ہے اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ترقی کے مقاصد سے سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ اس طرح RBI زر کی استحکام کے ضابطے نگرانی اور ترقی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

3۔ روزگار کی تخلیق(Employment Generation)

معاشی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کی شرح اور مختص پر زر کی پالیسی کا اثر روزگار پیدا کرنے میں معاون ہوتا ہے کیونکہ سرمایہ کاری کے فیصلے محنت کش شعبوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آر بی آئی روزگار کے منظر نامے کی تشکیل میں مالیاتی پالیسی کے کردار کو تسلیم کرتا ہے اور ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو ملازمتوں کے اہم مواقع کے حامل شعبوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کریں۔ یہ بے روزگاری کو کم کرنے اور مجموعی معاشی بہبود کو بڑھانے کے وسیع تر معاشی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

4۔ بیرونی استحکام(External Stability)

جیسے جیسے ہندوستان کے عالمی روابط مضبوط ہوتے ہیں RBI جو پہلے زر مبادلہ کی شرح کا تعین کرنے اور غیر ملکی کرنسی مارکیٹ کو کنٹرول کرنے کا ذمہ دار تھا اب منظم لچک کے ذریعے بالواسطہ کنٹرول کا استعمال کرتا ہے۔ اس میں بیرونی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے کھلی منڈی میں غیر ملکی کرنسیوں کی خرید وفروخت کے ذریعے شرح مبادلہ کو متاثر کرنا شامل ہے۔

5.5 زر کی پالیسی کے اقسام(Types of Monetary Policy)

ذیل میں زر کی پالیسی کی اقسام ہیں:

1۔ کنٹریکشنری پالیسی(Contractionary Policy)

افراط زر کو روکنے اور اقتصادی ترقی کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک کنٹریکشنری پالیسی نافذ کی جاتی ہے۔اس نقطہ نظر میں شرح سود میں اضافہ اور رقم کی مجموعی فراہمی کو محدود کرنا شامل ہے۔بنیادی مقصد معاشی سرگرمیوں کو کم کرنااور افراط زر کے اثرات کو کم کرنا ہے جس میں اشیااور خدمات کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں پیسے کی قوت خرید کو کم کرنا۔

جیسے جیسے کنٹریکشنری والی پالیسی کے تحت شرح سود میں اضافہ ہوتاہے قرض لینا زیادہ مہنگا ہو جاتا ہے اور کاروبار اور صارفین اخراجات کو کم کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ گردش میں پیسے کی محدود دستیابی معاشی ترقی میں سست روی کا باعث بنتی ہے۔کنٹریکشنری کے اقدامات کا مقصد توازن قائم کرناہے اس بات کو یقینی بنانا کہ افراط زر کے دباؤپر قابو پایاجائے اور معیشت زیادہ گرم نہ ہو۔

2۔ ایکسپنشنری پالیسی (Expansionary Policy)

یک ایکسپنشنری پالیسی اقتصادی سست روی یا کساد بازاری کے جواب میں تعینات کی جاتی ہے۔بنیادی مقصد اقتصادی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی اور ترقی کو تیز کرنا ہے۔یہ شرح سود میں کمی بچت کو کم پرکشش بنانے اور صارفین کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور قرض لینے کی حوصلہ افزائی کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔

ایک ایکسپنشنری پالیسی کے تحت شرح سود میں کمی کاروباروں اور افراد کو قرض لینے اور خرچ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔سود کی کم شرح کریڈٹ کو مزید قابل رسائی بناتی ہے سرمایہ کاری اور کھپت کو فروغ دیتی ہے۔یہ تیز اقتصادی سرگرمی کساد بازاری کے اثرات کا مقابلہ کرنے روزگار آمدنی اور مجموعی اقتصادی بہبود کو بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔

5.6 زرکی پالیسی کے ٹولس(Tools of Monetary Policy)

زرکی پالیسی کے ٹولس مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ شرح سود کی ایڈجسٹمنٹ(Interest Rate Adjustment)

مرکزی بینک ڈسکاؤنٹ ریٹ (بیس ریٹ) کو ایڈجسٹ کرکے قرض لینے کے اخراجات پر اثر انداز ہوتے ہیں جو مختصر مدت کے قرضوں کے لیے کمرشل بینکوں سے وصول کی جانے والی شرح سود ہے۔ڈسکاؤنٹ ریٹ میں اضافے سے بینکوں کے لیے قرض لینے کی لاگت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ صارفین کے لیے شرح سود میں اضافہ کرتے ہیں۔سود کی بلند شرحیں قرض لینے اور خرچ کرنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں جس سے معیشت میں رقم کی مجموعی فراہمی کم ہوتی ہے۔دوسری طرف رعایت کی شرح کو کم کرنے سے قرض لینے کے اخراجات کم ہوتے ہیں مزید قرضوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور رقم کی فراہمی میں اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ ریزرو کے تقاضوں میں تبدیلی(Change in Reserve Requirements)

مرکزی بینک کم از کم ریزرو کے تقاضے طے کرتے ہیں جو کہ رقم کی رقم کا حکم دیتے ہیں کہ کمرشل بینکوں کو ریزرو میں رکھنا چاہیے اور قرض دینے یا سرمایہ کاری کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔اگر ریزرو کی ضرورت بڑھ جاتی ہے تو بینکوں کے پاس قرض دینے کے لیے کم رقم

ہوتی ہے مالیاتی نظام میں لیکویڈیٹی کم ہوتی ہے اور رقم کی فراہمی کا معاہدہ ہوتا ہے۔اس کے برعکس ریزرو کی ضروریات کو کم کرنے سے قرض دینے کے لیے دستیاب فنڈز میں اضافہ ہوتا ہے رقم کی فراہمی میں توسیع ہوتی ہے۔بینک کے منافع کو سہارا دینے کے لیے مرکزی بینک اکثر ذخائر (IOR) پر سود ادا کرتے ہیں جو بینکوں کو ذخائر رکھنے کی موقعی لاگت کی تلافی کرتا ہے۔

3۔ **اوپن مارکیٹ آپریشنز (Open Market Operations)**

مرکزی بینک سرکاری سیکیورٹیز (جیسے بانڈز) کی خرید و فروخت کے ذریعے رقم کی فراہمی کو منظم کرتے ہیں۔جب مرکزی بینک سیکیورٹیز خریدتے ہیں تو وہ بینکنگ سسٹم میں رقم داخل کرتے ہیں لیکویڈیٹی میں اضافہ کرتے ہیں اور بینکوں کو مزید قرض دینے کی ترغیب دیتے ہیں اس طرح رقم کی فراہمی میں اضافہ ہوتا ہے۔اس کے برعکس جب وہ سیکیورٹیز فروخت کرتے ہیں تو وہ مارکیٹ سے اضافی فنڈز جذب کرتے ہیں جس سے لیکویڈیٹی کم ہوتی ہے اور رقم کی فراہمی میں کمی آتی ہے۔یہ ٹول مرکزی بینکوں کو مارکیٹ کے حالات کو تیزی سے ایڈجسٹ کرنے اور مجموعی اقتصادی سرگرمیوں کو متاثر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

5.7 مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy)

مالیاتی پالیسی جو معیشت پر اثر انداز ہونے کے لیے حکومتی اخراجات اور ٹیکس کے استعمال کا حوالہ دیتی ہے اقتصادی انتظام کا ایک اہم جزو ہے۔حکومتوں کو اس کی ضرورت ہے کہ وہ معاشی مسائل کو سنبھالیں اور میکرو اکنامک اہداف کو حاصل کریں جن میں بے روزگاری کو کم کرنا ترقی کو فروغ دینا اور افراط زر پر قابو پانا شامل ہے۔اس مضمون میں ہم دریافت کریں گے کہ مالیاتی پالیسی کیا ہے یہ کیوں اہم ہے اور اس بات کی مثالیں دیں گے کہ اسے کب استعمال کیا گیا ہے۔یہ مضمون آپ کو مالیاتی پالیسی کا مکمل تعارف فراہم کرے گا چاہے آپ ماہر معاشیات ہوں پالیسی ساز ہوں یا صرف اس بارے میں تجسس ہو کہ معیشت کیسے کام کرتی ہے۔

مالیاتی پالیسی کینیشین معاشیات کے اصولوں پر مبنی ہے جو بنیادی طور پر یہ بتاتی ہے کہ حکومتیں ٹیکس کی سطح اور عوامی اخراجات میں اضافہ یا کمی کر کے میکرو اکنامک پیداواری سطح کو متاثر کر سکتی ہیں۔

Definition of Fiscal Policy

"Fiscal Policy refers to government policy in respect of public expenditure, taxation and public debt. It is the means by which the government adjusts its spending levels and tax rates to monitor and influence a nation's economy."

مالیاتی پالیسی کی مثالیں (Examples of Fiscal Policy)۔

عمل میں مالیاتی پالیسی کی کئی مثالیں ہیں بشمول:

(i) **ادائیگیوں کی منتقلی (Transfer Payments)**۔ حکومت کی طرف سے افراد کو براہ راست ادائیگیاں جیسے پنشن اور سبسڈی بدلے میں سامان یا خدمات کی توقع کیے بغیر۔

(ii) **ڈیفیسٹ کا خرچ**(Deficit Spending)- حکومتی اخراجات آمدنی سے زیادہ ہیں جس کی وجہ سے قرضے لینے اور قومی قرض میں اضافہ ہوتا ہے۔

(iii) **ٹیکس مراعات**(Tax Incentives)- مخصوص معاشی سرگرمیوں یا سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے ٹیکسوں میں کمی یا چھوٹ۔

(iv) **حکومتی اخراجات میں اضافہ**(Increased Government Spending)—اقتصادی ترقی کو تیز کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے سماجی پروگراموں اور دفاع پر زیادہ عوامی اخراجات۔

(v) **ٹیکس میں کٹوتیاں**(Tax Cuts)- قابل استعمال آمدنی بڑھانے اور صارفین کے اخراجات اور سرمایہ کاری کو بڑھانے کے لیے ٹیکس کی شرحوں میں کمی۔

5.8 مالیاتی پالیسی کے مقاصد(Objectives of Fiscal Policies)

مالیاتی پالیسی کسی ملک کی معاشی سرگرمی کو متاثر کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے ٹیکس لگانے اور اخراجات کا استعمال ہے۔ حکومتیں متعدد اقتصادی اہداف کو پورا کرنے کے لیے مالیاتی پالیسی کا استعمال کرتی ہیں جیسے :

1۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی(Infrastructure Development)

اقتصادی ترقی کے حصول کے لیے حکومت نے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کو ترجیح دی ہے۔ ٹیکسیشن اور دیگر مالیاتی پالیسی اقدامات ریاست کے لیے رقم لاتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے کچھ حصہ ٹیکس کی رقم سے فراہم کیا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں تمام معاشی شعبے مستفید ہوتے ہیں۔

2۔ ادائیگی کے ڈیفیسٹ کو کم کرنا(Decreasing the payment deficit)

ایکسپورٹ ریونیو پر انکم ٹیکس کا اخراج سنٹرل ایکسائز چارجز اور کسٹمز کا اخراج سیلز ٹیکس اور آکٹرائے وغیرہ کا اخراج جیسے مالیاتی اقدامات برآمدات میں اضافے کے لیے مالیاتی پالیسی کی کوششیں ہیں۔

ادائیگیوں کے توازن کے مسئلے کو درآمدی متبادل کے ذریعے بچائے جانے والے اور برآمدات کے ذریعے کمائے جانے والے زرمبادلہ سے مدد ملتی ہے۔اس طریقہ کار میں ادائیگیوں کے منفی توازن کو درآمدات پر ٹیکس لگا کر یا برآمدات پر سبسڈی دے کر طے کیا جا سکتا ہے۔

3۔ مؤثر علاقائی ترقی(Effective Regional Development)

متوازن علاقائی ترقی مالیاتی پالیسی کے دیگر بنیادی اہداف میں سے ایک ہے۔ حکومت پسماندہ علاقوں میں پراجیکٹس کے قیام کے لیے متعدد مراعات پیش کرتی ہے بشمول نقد سبسڈی ٹیکس کی چھٹیاں ٹیکس اور ڈیوٹی میں رعایت کی ایک قسم ہیں۔ کم شرح سود کے ساتھ فنانسنگ وغیرہ

4۔ قیمتوں میں استحکام اور افراط زر کا کنٹرول(Price Stability and Control of Inflation)

افراط زر کو کنٹرول کرنا اور قیمتوں میں استحکام برقرار رکھنا مالیاتی پالیسی کے بنیادی اہداف میں سے ایک ہے۔اس کے نتیجے میں حکومت مالیاتی ڈیفیسٹ میں کمی ٹیکس بچت کے منصوبے متعارف کرانے زر کی وسائل کے موثر استعمال وغیرہ کے ذریعے مہنگائی کو کنٹرول میں رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔

5.9 مالیاتی پالیسیوں کے اقسام(Types of Fiscal Policies)

مالیاتی پالیسیوں کی اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔ ایکسپنشنری(Expansionary)

ایک مالیاتی پالیسی جو حکومتی اخراجات میں اضافے کے ذریعے مجموعی مانگ کو براہ راست بڑھاتی ہے اسے توسیعی کہا جاتا ہے۔توسیعی مالیاتی پالیسی کا مقصد بیروزگاری کو کم کرنا اور بہتر جی ڈی پی کا نتیجہ ہے۔اس آلے کا نتیجہ کچھ افراط زر کا سبب بن سکتا ہے۔اس قسم کی پالیسی عام طور پر معاشی سرگرمیوں کی سطح کو بڑھانے کے لیے کساد بازاری کے دوران کی جاتی ہے۔

2۔ کنٹریکشنری(Contractionary)

مالیاتی پالیسی جو کم خرچ کے ذریعے مانگ کو کم کرتی ہے اسے کنٹریکشنری یا کہا جاتا ہے۔کنٹریکشنری مالیاتی پالیسی کا مقصد افراط زر کو کم کرنا ہے۔اس آلے کا نتیجہ کچھ بے روزگاری کو متحرک کر سکتا ہے۔اس قسم کی پالیسی عام طور پر افراط زر کے ادوار میں کی جاتی ہے تاکہ اضافی رقم کی فراہمی کو کنٹرول کیا جا سکے۔

3۔ نیوٹرل(Neutral)

نیٹرل مالیاتی پالیسی سے مراد وہ حکمت عملی ہے جس کے ذریعے حکومت کا بجٹ معاشی ترقی کو نہ تو متحرک کرنے اور نہ ہی روکنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ نیٹرل مالیاتی پالیسی کا مقصد معیشت میں جمود کو برقرار رکھنا ہے۔یہ موجودہ حالات میں بے عملی کی وجہ سے انحطاط کا باعث بن سکتا ہے۔اس قسم کی زر کی پالیسی کی پیروی عام طور پر اس وقت کی جاتی ہے جب کوئی معیشت توازن میں ہو۔

5.10 مالیاتی پالیسی کے ٹولز(Tools of Fiscal Policy)

حکومت کی طرف سے استعمال کیے جانے والے مالیاتی پالیسی کے بڑے ٹولز درج ذیل ہیں:

1۔ عوامی اخراجات(Public Expenditure)

اس میں سبسڈی منتقلی کی ادائیگیاں بشمول فلاحی پروگرام عوامی کام کے منصوبے اور سرکاری تنخواہیں شامل ہیں۔اپنے اخراجات میں اضافہ یا کمی سے حکومت براہ راست اقتصادی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔مثال کے طور پر زیادہ سرکاری اخراجات مانگ میں اضافہ کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے پیداوار اور روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ ٹیکس لگانا

حکومت اپنی ٹیکس پالیسی کے ذریعے معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرسکتی ہے۔ٹیکسوں کو کم کرکے حکومت افراد اور کاروباروں کو خرچ کرنے اور سرمایہ کاری کرنے کے لیے زیادہ آمدنی کے ساتھ چھوڑ دیتی ہے جس سے معاشی ترقی کو فروغ مل سکتا ہے۔اس کے برعکس ٹیکسوں میں اضافہ دستیاب ڈسپوزایبل آمدنی کی مقدار کو کم کرکے زیادہ گرم معیشت کو ٹھنڈا کرنے میں مدد کرسکتا ہے۔

3۔ عوامی قرض لینا

عوامی قرضے لینے سے مراد وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے حکومتیں اپنے اخراجات جو کہ ٹیکس محصولات سے زیادہ ہوتی ہیں۔اس کے تحت حکومت بانڈز NSC کسان وکاس پترا وغیرہ جیسے آلات کے ذریعے گھریلو آبادی سے یا بیرون ملک سے پیسہ اکٹھا کرتی ہے۔عوامی قرض لینا ایک عام عمل ہے جسے عوامی خدمات بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں فلاحی پروگراموں کو فنڈ دینے اور ملک کی مالیاتی پالیسی کو منظم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

4۔ دیگر اقدامات

حکومت کی طرف سے اپنائے گئے دیگر مالیاتی اقدامات میں شامل ہیں:

- راشننگ اور پرائس کنٹرول
- اجرت کا ضابطہ
- سامان اور خدمات کی پیداوار میں اضافہ کرنا۔

5.11 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ معاشی پالیسیاں کسی ملک کی معیشت کو منظم کرنے ترقی دینے اور استحکام برقرار رکھنے میں کس طرح بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔انہوں نے صنعتی زرّی (Monetary) اور مالیاتی (Fiscal) پالیسیوں کے مفہوم مقاصد اور ان کے باہمی تعلق کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے۔ طلبہ نے یہ جان لیا ہے کہ ہندوستان میں صنعتی پالیسیوں نے آزادی کے بعد سے معاشی ڈھانچے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے اور 1991 کی نئی صنعتی پالیسی نے معیشت کو لائسنس راج سے آزاد کرکے ایک مارکیٹ پر مبنی نظام میں تبدیل کردیا۔انہوں نے زرکی پالیسی کے ذریعے ریزروبینک آف انڈیا کے کردار شرح سود کے تعین زرکی فراہمی کے کنٹرول اور افراطِ زر کو متوازن رکھنے کے طریقہ کار کو سمجھ لیا ہے۔مزید برآں طلبہ نے مالیاتی پالیسی کے بنیادی عناصر جیسے ٹیکس لگانے سرکاری اخراجات

اور قرض لینے کے عمل کا تجزیہ کر لیا ہے اور یہ ادراک حاصل کیا ہے کہ ان پالیسیوں کے ذریعے حکومت کس طرح روزگار قیمتوں کے استحکام اور معاشی نمو کو فروغ دیتی ہے۔انہوں نے یہ بھی سیکھ لیا ہے کہ جدید صنعتی پالیسی (2023)ہندوستان کو ایک خود انحصار پائیدار اور عالمی سطح پر مسابقتی صنعتی مرکز کے طور پر ابھارنے میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔۔

5.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ اقتصادی پالیسیاں حکومت کی طرف سے ملک کی________کو منظم کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

2۔ 1991کی نئی صنعتی پالیسی نے ہندوستانی معیشت کو________فریم ورک سے مارکیٹ پر مبنی فریم ورک میں تبدیل کیا۔

3۔ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) زر کی پالیسی کے ذریعے________کی فراہمی اور شرحِ سود کو کنٹرول کرتا ہے۔

4۔ مالیاتی پالیسی میں حکومت کے________اور ٹیکس سے متعلق فیصلے شامل ہوتے ہیں۔

5۔ 1948کی صنعتی پالیسی نے پہلی بار ہندوستان میں________معیشت کی بنیاد رکھی۔

6۔ 1956کی صنعتی پالیسی کو ہندوستان کے________ماڈل کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

7۔ 1991کی نئی صنعتی پالیسی کے تحت________راج (License Raj) کا خاتمہ کیا گیا۔

8۔ زر کی پالیسی کا مقصد افراطِ زر کو کنٹرول کرنا اور________کو برقرار رکھنا ہے۔

9۔ مالیاتی پالیسی کے ذریعے حکومت معیشت میں روزگار قیمتوں کے استحکام اور________ترقی کو فروغ دیتی ہے۔

10۔ 2023کی نئی صنعتی پالیسی کا مقصد ہندوستان کو ایک عالمی________مرکز کے طور پر فروغ دینا ہے۔

جوابات(Answers)

1۔ معیشت
2۔ کنٹرول شدہ
3۔ زر (پیسہ)
4۔ اخراجات
5۔ مخلوط
6۔ سوشلسٹ
7۔ لائسنس
8۔ استحکام
9۔ معاشی
10۔ مینوفیکچرنگ(Manufacturing)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ 1956کی صنعتی پالیسی کی اہم خصوصیات کی وضاحت کریں۔

2۔ ہندوستان میں مالیاتی پالیسی کے مقاصد پر بحث کریں۔

3۔ زر کی پالیسی کی مختلف اقسام کیا ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

4۔ ہندوستانی معیشت پر 1991 کی نئی صنعتی پالیسی کے اثرات کو بیان کریں۔

5۔ مالیاتی پالیسی کے آلے کے طور پر عوامی قرضہ کیسے کام کرتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ 1948 کی صنعتی پالیسی ریزولوشن کی کلیدی خصوصیات مقاصد اور اثرات پر تبادلہ خیال کریں۔

2۔ مناسب مثالوں کے ساتھ زر کی پالیسی کے مقاصد اور ٹولز کی وضاحت کریں۔

3۔ 2023 کی نئی صنعتی پالیسی کی اہمیت اور چیلنجز کا تجزیہ کریں۔

4۔ مالیاتی پالیسی کی اقسام اور اقتصادی ترقی پر ان کے اثرات کی وضاحت کریں۔

5۔ ہندوستان کی اقتصادی ترقی کی تشکیل میں صنعتی مالیاتی اور مالیاتی پالیسیوں کے کردار کا جائزہ لیں۔

اکائی 6۔ عالمی ادارے اور کاروبار

(Global Institutions & Business)

اکائی کے اجزا

6.0 WTO کا تعارف (Introduction of WTO)

6.1 مقاصد (Objectives)

6.2 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کی خصوصیات (Features of WTO)

6.3 WTO کے افعال (Functions of WTO)

6.4 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کے مقاصد (Objectives of WTO)

6.5 ورلڈ اکنامک فورم (World Economic Forum)

6.6 ورلڈ اکنامک فورم کے مقاصد (Objectives of the World Economic Forum)

6.7 ورلڈ بینک (World Bank)

6.8 ورلڈ بینک کے اجزاء (Constituents of World Bank)

6.9 ورلڈ بینک کے مقاصد (Objectives of World Bank)

6.10 آئی ایم ایف کے مقاصد (Objective of IMF)

6.11 بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے افعال (Functions of IMF)

6.12 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

6.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.0 WTO کا تعارف (Introduction of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو اقوام کے درمیان عالمی تجارت کو منظم کرتی ہے تاکہ ہموار قابل پیشن گوئی اور آزاد تجارت کو یقینی بنایا جا سکے۔ یکم جنوری 1995 کو یوراگوئے راؤنڈ مذاکرات کے ذریعے قائم کیا گیا اور دفتر جنیوا سوئٹزرلینڈ میں رکھا گیا۔ اس نے محصولات اور تجارت کے عمومی معاہدے (GATT) کی جگہ لے لی جو 23 ممالک کے ساتھ 1948 سے جاری تھا۔

GATT تمام ممالک کو تجارتی مقاصد کے لیے عالمی منڈی تک مساوی رسائی دے کر تمام کثیر جہتی تجارتی معاہدوں کو منظم کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔

ڈبلیوٹی او کا بنیادی مقصد تجارتی رکاوٹوں جیسے ٹیرف اور کوٹہ کو کم کر کے تجارتی تنازعات کو حل کر کے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ رکن ممالک قائم کردہ تجارتی قوانین پر عمل کریں۔ یہ تجارتی معاہدوں پر گفت وشنید اور ایک منظم قانونی فریم ورک کے ذریعے رکن ممالک کے درمیان تنازعات کو حل کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ 166 رکن ممالک (ابھی تک) عالمی تجارت کے 98 فیصد کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈبلیوٹی او اقتصادی ترقی کو فروغ دینے مارکیٹ تک رسائی بڑھانے اور عالمی سطح پر منصفانہ مسابقت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کا صدر دفتر جنیوا سوئٹزر لینڈ میں واقع ہے۔ ڈبلیوٹی او اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ تجارت ہر ممکن حد تک ہموار اور آزادانہ طور پر جاری رہے جس سے عالمی اقتصادی استحکام میں مدد ملے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- عالمی تجارت کو منظم کرنے میں ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کے کردار اور افعال کو سمجھ سکے گے۔
- عالمی اقتصادی پالیسیوں پر ورلڈ اکنامک فورم (WEF) کے مقاصد اور اثرات کا تجزیہ کر سکے گے۔
- اقتصادی ترقی کی حمایت میں عالمی بینک کے ڈھانچے اور مقصد کی وضاحت کر سکے گے۔
- عالمی مالیاتی استحکام کو برقرار رکھنے میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے افعال اور مقاصد کی نشاندہی کر سکے گے۔
- اقتصادی ترقی اور استحکام کو فروغ دینے میں عالمی اداروں کے درمیان تعاون کی اہمیت کا اندازہ لگا سکے گے۔

6.2 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کی خصوصیات (Features of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے کے لیے WTO کے معاہدے سامان اور خدمات کی تجارت کا احاطہ کرتے ہیں۔
- اس وقت WTO کے 164 ممبران ہیں اور ہر ممبر WTO کے قوانین کے تحت بنائے گئے قوانین اور پالیسیوں پر عمل کرنے کا پابند ہے۔
- ہندوستان ڈبلیوٹی او کے ایک اہم رکن کے طور پر منصفانہ بین الاقوامی قوانین اور ضوابط قائم کرنے میں فرنٹ لائن پر رہا ہے۔
- ہندوستان نے WTO کے مطالبات کی تعمیل کی ہے اور درآمدی پابندیوں کو ختم کر کے اور محصولات کو کم کر کے ذمہ داری سے تجارت کو آزاد کیا ہے۔

6.3 WTO کے افعال (Functions of WTO)

WTO کے افعال درج ذیل ہیں۔

1۔ تجارتی پالیسی پر نظر ثانی کے قوانین کا نفاذ (Implementation of Trade Policy Review Rules)

عالمی تنظیموں کے رکن ممالک تجارتی معاہدوں کے استحکام اور یقین دہانی کی وجہ سے مجموعی طور پر متفق ہوئے ہیں۔ قواعد کی جانچ پڑتال اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کی جاتی ہے کہ کثیر الطرفہ تجارتی نظام مسلسل بدلتے ہوئے تجارتی حالات کے باوجود بھی جاری رہے۔ مزید برآں یہ کاروبار چلانے کے لیے ایک قابل اعتماد اور شفاف بنیاد بنانے میں مدد کرتا ہے۔

2۔ رکن ممالک کے منصوبوں پر بحث (Discussion of Plans of Member Nations)

عالمی تجارتی نظام کے اندر تجارتی مذاکرات WTO کے ذریعے ممکن ہوئے ہیں۔ تجارتی مذاکرات کے بغیر معیشت جمود کا شکار ہو سکتی ہے اور ڈمپنگ اور ٹیرف سے متعلق مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ مزید تجارتی لبرلائزیشن کے لیے مسلسل تجارتی بات چیت بھی ضروری ہے۔

3۔ دوطرفہ اور کثیر الطرفہ تجارتی معاہدوں کا انتظام اور ان پر عمل درآمد

(Administrating and Carrying out Bilateral and Multilateral Trade Agreements)

مختلف رکن ممالک کی پارلیمانوں کو کسی بھی دوطرفہ اور کثیر الطرفہ تجارتی معاہدوں کی توثیق کرنی چاہیے۔ غیر امتیازی تجارتی نظام کو اس وقت تک نافذ نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس طرح کی توثیق نہیں ہو جاتی۔ دستخط شدہ معاہدوں کی وجہ سے ہر رکن کے ساتھ دوسرے ممالک کے بازاروں میں منصفانہ سلوک کو یقینی بنایا جائے گا۔

4۔ تجارتی تنازعات کا تصفیہ:

تجارتی تنازعات کو WTO کے تنازعات کے تصفیہ کے عمل سے حل کیا جاتا ہے۔ آزاد ٹربیونل کے ماہرین معاہدوں کی تشریح کرتے ہیں اور ملوث رکن ممالک کی ضروری ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فیصلے جاری کرتے ہیں۔ اختلاف کو دور کرنے کے لیے دوسرے اراکین سے مشورہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

5۔ دنیا کے وسائل کا بہترین ممکنہ استعمال:

ترقی پذیر ممالک کی تجارتی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دنیا بھر کے وسائل کو اپنی زیادہ سے زیادہ صلاحیتوں کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کم ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے ڈبلیوٹی او معاہدے میں ایک خصوصی شق ضروری ہے۔ اس طرح کے اقدامات میں زیادہ اہم تجارتی مواقع وعدوں پر عمل درآمد کے لیے طویل مدت اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں مدد فراہم کرنا شامل ہے۔

6.4 ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن(WTO)کے مقاصد(Objectives of WTO)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن(WTO)کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ بین الاقوامی تجارتی ضوابط کی تشکیل اور ان کا نفاذ

(Creating and Enforcing International Trade Regulations)

خدمات میں تجارت پر عمومی معاہدہ املاک دانش کے حقوق کے معاہدے کے تجارت سے متعلقہ پہلو اور سامان کی بین الاقوامی تجارت پر معاہدہ سبھی عالمی تجارتی تنظیم(WTO)کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔

ڈبلیو ٹی او اپنے قوانین کو نافذ کرنے کے لیے ایک کثیر الجہتی تنازعات کے تصفیے کا نظام استعمال کرتا ہے جب اس کا کوئی رکن ملک تجارتی معاہدے کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ارکان کو دستخط شدہ معاہدوں کے ذریعے طریقوں اور فیصلوں کا احترام اور ان پر عمل کرنا چاہیے۔ بین الاقوامی تجارتی ضوابط کی تشکیل اور ان کا نفاذ

2۔ فیصلہ سازی کے عمل کو مزید شفاف بنانا

(Making the Decision-Making Process More Transparent)

ڈبلیو ٹی او نے شرکت کی حوصلہ افزائی کرکے اور خاص طور پر اتفاق رائے کے اصول کے استعمال کے ذریعے فیصلہ سازی میں شفافیت کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔ایسے اقدامات ادارہ جاتی شفافیت کو بڑھانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

3۔ بین الاقوامی اقتصادی اداروں کے درمیان تعاون

(Collaboration between International Economic Institutions)

عالمگیریت کے آغاز نے کثیر الجہتی اداروں کے درمیان مضبوط تعاون کو ضروری بنا دیا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن بین الاقوامی مالیاتی فنڈ تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس اور ورلڈ بینک کچھ بین الاقوامی اقتصادی ادارے ہیں یہ ادارے بین الاقوامی اقتصادی پالیسی کے لیے ایک فریم ورک تیار کرنے اور اسے انجام دینے میں مدد کرتے ہیں۔ باقاعدہ تعاون اور باہمی شراکت کی عدم موجودگی میں پالیسی سازی میں خلل پڑ سکتا ہے۔

4۔ دنیا کے معروف فورم کے طور پر خدمات انجام دینا(Serving as the World's Leading Forum)

ڈبلیو ٹی او اضافی تجارتی لبرلائزیشن کو منظم کرنے اور گفت و شنید کرنے کا بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے۔WTO کے لبرلائزیشن کے اقدامات کی بنیاد ممبران کے فوائد پر مبنی ہے تاکہ آزاد اور منصفانہ تجارت کے نظام کے نتیجے میں ان کے تقابلی فوائد کا بہترین استعمال کیا جا سکے۔

5۔ تجارتی تنازعات کا تصفیہ(Settlements of Trade Disputes)

ڈبلیو ٹی او سے پہلے تجارتی تنازعات عام طور پر رکن ممالک کے درمیان معاہدوں کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتے ہیں۔اس طرح کے تجارتی تنازعات پہلے سے طے شدہ قواعد و ضوابط کے ساتھ کثیر جہتی نظام کے ذریعے طے کیے جاتے ہیں۔

6۔ دیگر (Other)

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے کچھ دوسرے مقاصد درج ذیل ہیں:

- عالمی وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنانا۔
- ماحول کی حفاظت کے لیے۔
- مکمل روزگار اور موثر مانگ میں نمایاں اضافہ کو یقینی بنانا۔
- رکن ممالک کے شہریوں کے معیار زندگی کو بلند کرنا۔
- پائیدار ترقی کے خیال کو اپنانا۔

6.5 ورلڈ اکنامک فورم (World Economic Forum)

WEF کا مطلب ورلڈ اکنامک فورم ہے۔ یہ ایک خود مختار بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا بنیادی مقصد مختلف کاروباری رہنماؤں سیاسی رہنماؤں اور سماجی رہنماؤں کی شرکت کے ذریعے عالمی پالیسیوں کو بہتر بنانا اور معاشی حالت کو بہتر بنانا ہے۔

ورلڈ اکنامک فورم کا پس منظر (Background of World Economic Forum)

WEF کا نام سب سے پہلے یورپی مینجمنٹ فورم کے لیے رکھا گیا تھا جس کی بنیاد 24 جنوری 1971 کو جنیوا یونیورسٹی کے ایک بزنس پروفیسر کلاؤس شواب نے رکھی تھی۔ اس کا مقصد یورپی فرموں میں امریکی انتظامی طریقوں کو اپنانا تھا۔ 1971 میں ڈیووس میں ہونے والی پہلی میٹنگ میں 450 سے زائد ایگزیکٹوز نے شرکت کی تھی۔ لیکن اس کی کامیابی کے فوراً بعد سیاسی رہنماؤں نے اپنے مفادات کو فروغ دینے کے لیے اس پلیٹ فارم کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔

- 1989 میں یونان اور ترکی کے درمیان ڈیووس ڈیکلریشن پر دستخط ہوئے۔
- 2018 میں ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی افتتاحی کلیدی خطبہ دینے والے ہندوستان کے پہلے سربراہ حکومت بنے جہاں انہوں نے گلوبل وارمنگ دہشت گردی اور تحفظ پسندی کو تین بڑے عالمی چیلنجوں کے طور پر شناخت کیا۔
- 2022 کے سالانہ اجلاس میں یوکرین پر روسی حملے اور افراط زر جیسے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔
- سالانہ اجلاس 20-24 جنوری 2025 کو Switzerland Davos-Klosters میں کلیدی عالمی اور علاقائی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے عالمی رہنماؤں کو بلایا گیا۔ ان میں جغرافیائی سیاسی جھٹکوں کا جواب دینا معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا اور ایک منصفانہ اور جامع توانائی کی منتقلی کا انتظام کرنا شامل ہے۔

ڈبلیو ای ایف کا مشن (Mission of WEF)

دنیا کی حالت کو بہتر بنانے کے ہمارے مشن کے مرکز میں انسانی ذہانت کاروباری صلاحیت اختراع اور تعاون کی طاقت پر یقین ہے۔ ہم ایک ایسے فورم کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں جو مختلف عقائد اور نقطہ نظر رکھنے والے رہنماؤں کے درمیان اور ان کے درمیان سخت

اور باعزت مکالمے کو فروغ دے جہاں فکر کے تنوع کا احترام کیا جائے اور تمام آوازیں سنی جا سکیں۔ اس مشن کو حاصل کرنا ہمارے تمام اسٹیک ہولڈرز کی وجہ سے ممکن ہوا ہے جو مشترکہ بنیاد تلاش کرنے اور مثبت تبدیلی کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔

"Together, we continue to strive for a better world, where cooperation and trust lead to lasting progress."

6.6 ورلڈ اکنامک فورم کے مقاصد (Objectives of the World Economic Forum)

ورلڈ اکنامک فورم (WEF) ایک غیر منافع بخش بین الاقوامی تنظیم ہے جو 1971 میں قائم کی گئی تھی جس کا مقصد عالمی علاقائی اور صنعتی ایجنڈوں کو تشکیل دینے کے لیے کاروباری سیاسی تعلیمی اور معاشرے کے دیگر رہنماؤں کو شامل کر کے دنیا کی حالت کو بہتر بنانا ہے۔

WEF کے کلیدی مقاصد میں شامل ہیں:

1۔ **عالمی اقتصادی تعاون کو فروغ دینا (Promoting Global Economic Cooperation):** WEF اقتصادی سماجی اور ماحولیاتی مسائل پر عالمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے حکومتوں کاروباری اداروں اور سول سوسائٹی کے درمیان مکالمے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

2۔ **عالمی چیلنجز سے نمٹنا (Addressing Global Challenges):** اس کا مقصد مشترکہ کوششوں اور اختراعی حلوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بڑے عالمی چیلنجوں جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی عدم مساوات تکنیکی خلل اور جغرافیائی سیاسی تناؤ سے نمٹنا ہے۔

3۔ **پائیدار ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا:** WEF ماحولیاتی ذمہ دار کاروباری طریقوں سماجی شمولیت اور طویل مدتی ترقیاتی حکمت عملیوں کی وکالت کرتے ہوئے پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

4۔ **پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی سہولت فراہم کرنا:** یہ حکومتوں اور نجی شعبے کے رہنماؤں کے درمیان تعاون کے لیے ایک پلیٹ فارم بناتا ہے تاکہ عالمی مسائل کے موثر حل کو نافذ کیا جا سکے۔

5۔ **جدت اور تکنیکی ترقی کو فروغ دینا (Promoting Innovation and Technological Advancement):** WEF تکنیکی ترقی کی حمایت کرتا ہے اور اقتصادی ترقی اور سماجی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

6۔ **عالمی گورننس کو مضبوط بنانا (Strengthening Global Governance):** یہ بین الاقوامی تعاون اور حکمرانی کے ڈھانچے کو بڑھانے کے لیے کام کرتا ہے تاکہ سرحد پار مسائل کو حل کیا جا سکے اور عالمی استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔

7۔ **جامع ترقی کو یقینی بنانا (Ensuring Inclusive Growth):** WEF آمدنی میں عدم مساوات کو کم کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ عالمگیریت اور تکنیکی ترقی کے ثمرات معاشرے کے تمام طبقات کے درمیان مشترک ہوں۔

ڈیووس سوئٹزرلینڈ میں اپنے سالانہ اجلاسوں اور مختلف علاقائی سربراہی اجلاسوں کے ذریعے WEF ان مقاصد کے حصول کے لیے حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال اور عمل درآمد کے لیے عالمی رہنماؤں کو اکٹھا کرتا ہے۔

نتیجہ (Conclusion)

ورلڈ اکنامک فورم عالمی سیاسی کاروباری سماجی رہنماؤں اور کاروباری افراد کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم رہا ہے جس میں مختلف سلگتے ہوئے ایجنڈوں پر تبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ یہ عالمی تعاون اور اشتراک کو فروغ دینے کے لیے مختلف تنظیموں اور قوم کے درمیان بڑے تنازعات کو حل کرنے کا ایک پلیٹ فارم بھی رہا ہے۔ ہر سال سالانہ اجلاس میں شرکاء دنیا بھر کے مسائل سے نمٹنے اور ان کے درمیان شراکت داری شروع کرنے کے لیے بات چیت اور حکمت عملی تیار کرتے ہیں۔ مستقبل قریب میں ورلڈ اکنامک فورم کی اہمیت مزید بڑھنے والی ہے جہاں مختلف عالمی مسائل سے نمٹنے کے لیے عالمی تعاون کی ضرورت ہو گی۔

6.7 ورلڈ بینک (World Bank)

ورلڈ بینک اقوام متحدہ (UN) سے وابستہ بین الاقوامی تنظیم اور رکن ممالک کی اقتصادی ترقی کو بڑھانے والے منصوبوں کی مالی اعانت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ صدر دفتر واشنگٹن ڈی سی میں ہے یہ بینک ترقی پذیر ممالک کے لیے مالی امداد کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ یہ تکنیکی مدد اور پالیسی مشورے بھی فراہم کرتا ہے اور بین الاقوامی قرض دہندگان کی جانب سے فری مارکیٹ اصلاحات کے نفاذ کی نگرانی کرتا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر یہ اقتصادی پالیسی کی نگرانی اور ترقی پذیر ممالک میں عوامی اداروں میں اصلاحات اور عالمی میکرو اکنامک ایجنڈے کی وضاحت میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

ورلڈ بینک کا پس منظر (Background of World Bank)

1944 میں اقوام متحدہ کی مالیاتی اور مالیاتی کانفرنس (جسے عام طور پر بریٹن ووڈز کانفرنس کے نام سے جانا جاتا ہے) میں قائم کیا گیا تھا جو کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد کے بین الاقوامی اقتصادی نظام کے قیام کے لیے بلائی گئی تھی عالمی بینک نے جون 1946 میں باضابطہ طور پر کام شروع کیا۔ اس کے پہلے قرضے مغربی یورپ کی جنگ کے بعد کی تعمیر نو کے لیے تیار کیے گئے تھے۔ 1950 کی دہائی کے وسط میں اس نے ترقی پذیر ممالک میں سڑکوں ہائیڈرو الیکٹرک ڈیموں پانی اور سیوریج کی سہولیات سمندری بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سمیت بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی مالی اعانت میں اہم کردار ادا کیا۔

6.8 ورلڈ بینک کے اجزاء (Constituents of World Bank)

ورلڈ بینک گروپ پانچ بنیادی اداروں پر مشتمل ہے:

1۔ بین الاقوامی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی (IBRD)

2۔ بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن (IDA)

3۔ بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن(IFC)

4۔ کثیر الجہتی سرمایہ کاری کی گارنٹی ایجنسی(MIGA)اور

5۔ سرمایہ کاری کے تنازعات کے حل کے لیے بین الاقوامی مرکز(ICSID)۔

1۔ **IBRD** درمیانی آمدنی والے ترقی پذیر ممالک اور قابل اعتبار کم آمدنی والے ممالک کو مارکیٹ کی شرح سود پر قرض فراہم کرتا ہے۔

2۔ **IDA** جس کی بنیاد 1960 میں رکھی گئی تھی کم آمدنی والے ترقی پذیر ممالک کو صحت تعلیم اور دیہی ترقی جیسے شعبوں میں بلا سود طویل مدتی قرضے تکنیکی مدد اور پالیسی مشورے فراہم کرتا ہے۔ جہاں IBRD اپنے زیادہ تر فنڈز دنیا کی کیپٹل مارکیٹوں میں اکٹھا کرتا ہے وہیں IDA کے قرض دینے کے کاموں کو ترقی یافتہ ممالک کے تعاون سے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔

3۔ **IFC** نجی سرمایہ کاروں کے ساتھ شراکت میں کام کرتا ہے ترقی پذیر ممالک میں کاروباری اداروں کو قرضے اور قرض کی ضمانتیں اور ایکویٹی فنانسنگ فراہم کرتا ہے۔

4۔ ترقی پذیر ممالک میں غیر تجارتی خطرات سے ہونے والے نقصان کے خلاف غیر ملکی سرمایہ کاروں کو قرض کی ضمانتیں اور بیمہ **MIGA** کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔

5۔ آخر میں **ICSID** جو IBRD سے آزادانہ طور پر کام کرتا ہے غیر ملکی سرمایہ کاروں اور ان کے میزبان ترقی پذیر ممالک کے درمیان سرمایہ کاری کے تنازعات کو مفاہمت یا ثالثی کے ذریعے حل کرنے کا ذمہ دار ہے۔

6.9 ورلڈ بینک کے مقاصد(Objectives of World Bank)

آیئے اس تنظیم کو چلانے والے عالمی بینک کے مقاصد کو دیکھتے ہیں:

- پسماندہ ممالک میں مالی امداد دے کر غربت کو ختم کرنا۔
- غریب گروپوں کی آمدنی(40%) میں اضافہ کرکے مشترکہ خوشحالی کو بڑھانا۔
- پسماندہ ممالک کو بین الاقوامی تجارت کرنے کی ترغیب دینا۔
- رکن ممالک کے اندر اندرونی تنازعات سے گریز کرتے ہوئے عالمی امن کو برقرار رکھنا۔
- ضروری مدد فراہم کرکے ماحول اور قدرتی رہائش گاہ کی حفاظت کرنا۔
- ادائیگی کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے طویل مدتی سرمایہ فراہم کریں۔ نیز ان ابھرتی ہوئی اقوام میں قرضوں کے بحران کو کم کریں۔

6.10 آئی ایم ایف کے مقاصد (Objective of IMF)

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ 27 دسمبر 1945 کو وجود میں آیا اور اس کا صدر دفتر واشنگٹن ڈی سی ریاستہائے متحدہ میں واقع ہے۔ دسمبر 2022 تک اس کے 190 ممالک اس کے ممبر ہیں۔ اس طرح کی نمائندگی دنیا میں اپنی مالی حیثیت کے حوالے سے ایک خاص قوم کی اہمیت کی سطح کے مطابق ہے۔

آئی ایم ایف کے قیام کا بنیادی خیال ایک منظم بین الاقوامی مالیاتی نظام کو تیار کرنا ہے اس طرح بین الاقوامی ادائیگیوں کے نظام کو آسان بنانا اور قومی کرنسیوں کے درمیان شرح مبادلہ میں ایڈجسٹمنٹ کرنا ہے۔ مزید برآں اس کی پالیسیوں اور طریقوں کا مقصد عالمی غربت کی شرح کو کم کرنا اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینا ہے اس طرح دنیا بھر کی معیشتوں کو سہارا دینا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مقاصد (Objectives of IMF) درج ذیل ہیں:

1۔ **بین الاقوامی مالیاتی تعاون** (International Monetary Cooperation): آئی ایم ایف کا سب سے اہم مقصد مختلف رکن ممالک کے درمیان مالیاتی تعاون قائم کرنا تھا۔ دوسری جنگ عظیم کی ایک بڑی وجہ دنیا کے ممالک کے درمیان مالیاتی تعاون کی عدم موجودگی تھی۔ اس لیے مستقبل میں جنگ کے پھوٹ کو روکنے کے لیے بین الاقوامی مالیاتی تعاون قائم کرنا ضروری سمجھا گیا۔

2۔ **زرمبادلہ کی شرحوں میں استحکام کو یقینی بنانے کے لیے** (To Ensure Stability in Foreign Exchange Rates): دوسری عالمی جنگ سے پہلے زرمبادلہ کی شرحوں میں بہت زیادہ عدم استحکام تھا جس کے بین الاقوامی تجارت پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ چنانچہ زرمبادلہ کے اس عدم استحکام کو ختم کرنے کے لیے آئی ایم ایف کا قیام عمل میں آیا۔

3۔ **ایکسچینج کنٹرول کو ختم کرنے کے لیے** (To Eliminate Exchange Control): ہر ملک نے دوسری جنگ عظیم سے پہلے اپنی شرح مبادلہ کو ایک خاص سطح پر طے کرنے کے لیے ایک ڈیوائس کے طور پر ایکسچینج کنٹرول کا سہارا لیا ہے جس نے بین الاقوامی تجارت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ چنانچہ آئی ایم ایف ان ایکسچینج کنٹرولز کو ہٹانے یا نرم کرنے کے لیے آیا۔

4۔ **بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینا** (To Promote International Trade): آئی ایم ایف کا ایک اور اہم مقصد تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو دور کر کے بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینا تھا جس کا اثر اسے محدود کرنے کا تھا۔

5۔ **پسماندہ اور پسماندہ ممالک میں سرمائے کی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے** (To Promote Investment of Capital in Backward and Underdeveloped Countries): IMF امیروں سے غریب ممالک کو سرمایہ برآمد کرتا ہے تاکہ غریب ممالک اعلیٰ معیار زندگی حاصل کرنے کے لیے اپنے معاشی وسائل کو ترقی دے سکیں۔

6۔ **ادائیگیوں کے توازن میں عدم توازن کو ختم کرنے یا کم کرنے کے لیے** (To Eliminate or Reduce the Disequilibrium in the Balance of Payments): IMF رکن ممالک کو غیر ملکی کرنسیوں کی فروخت یا قرضہ دے کر ادائیگیوں کے توازن میں عدم توازن کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

6.11 بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے افعال (Functions of IMF)

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے افعال درج ذیل ہیں:

1۔ **زرمبادلہ کی شرح میں استحکام (Stability in Foreign Exchange Rate):** IMF زرمبادلہ کی شرح میں استحکام حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ آئی ایم ایف کے تحت شرح مبادلہ میں اتنا اتار چڑھاؤ نہیں آیا تھا جتنا کہ آئی ایم ایف کے قیام سے پہلے ہوا کرتا تھا۔

2۔ **کرنسی ریزروائر (Currency Reservoir):** IMF تمام ممبر ممالک کی کرنسیوں کے لیے ایک ذخیرہ کے طور پر کام کرتا ہے جہاں سے قرض لینے والا ملک دوسرے ممالک سے فنڈز لے سکتا ہے۔ تمام رکن ممالک آئی ایم ایف کے پاس اپنے اضافی فنڈز جمع کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد یہ پارک کیے گئے فنڈز ممبران کو کریڈٹ دینے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں ایک مقررہ وقت پر سب سے زیادہ فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے۔

3۔ **مشاورتی اور تکنیکی مدد (Advisory and Technical Assistance):** IMF اپنے رکن ممالک کو اپنی پالیسی مشورے اور تکنیکی مدد کے ذریعے درست پالیسیاں بنانے اور مضبوط اداروں کی تعمیر میں مدد کرتا ہے۔

4۔ **کم آمدنی والے ممالک کے لیے مدد (Support for Low-Income Countries):** IMF نے اپنے کم آمدنی والے اراکین کو پالیسی مشورے تکنیکی مدد اور غربت میں کمی اور قرضوں کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے قرضوں کے ساتھ مدد فراہم کی۔

5۔ **ایک مانیٹری ریزرو فنڈ کا قیام (Establishment of a Monetary Reserve Fund):** IMF مختلف ممالک کی قومی کرنسیوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کر کے مانیٹری ریزرو قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس اسٹاک سے ہی یہ فنڈ رکن ممالک کی غیر ملکی زرمبادلہ کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

6۔ **کثیر الطرفہ تجارت اور ادائیگی کے نظام کا قیام (Setting up of a Multilateral Trade and Payment System):** IMF کثیر الطرفہ تجارت اور ادائیگی کا نظام قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ رکن ممالک کو تجارتی لین دین پر زرمبادلہ کا کنٹرول نافذ کرنے کی اجازت دی گئی تاہم امید کی جا رہی تھی کہ بیرونی تجارت پر یہ پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔

7۔ **مسابقتی کرنسی کی قدر میں کمی کو چیک کریں (Check on Competitive Currency Devaluation):** برآمدات کو بڑھانے کے لیے دنیا کے مختلف ممالک اکثر آئی ایم ایف کے قیام سے پہلے مسابقتی کرنسی کی قدر میں کمی کا سہارا لیتے ہیں۔ آئی ایم ایف مسابقتی کرنسی کی قدر میں کمی پر نظر رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

6.12 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ بین الاقوامی معاشی ادارے عالمی تجارت مالی استحکام اور اقتصادی ترقی میں کس طرح اہم کردار ادا کرتے ہیں۔انہوں نے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کے قیام مقاصد اور افعال کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ یہ ادارہ عالمی سطح پر آزاد اور منصفانہ تجارت کو فروغ دینے کے لیے کس طرح پالیسی سازی اور تنازعات کے حل کا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔طلبہ نے ورلڈ اکنامک فورم (WEF) کے مشن پس منظر اور عالمی سطح پر تعاون اختراع اور پائیدار ترقی کے فروغ میں اس کے کردار کو سمجھ لیا ہے۔انہوں نے ورلڈ بینک کے ڈھانچے اس کے مختلف اداروں اور ترقی پذیر ممالک کو مالی امداد تکنیکی معاونت اور پالیسی مشورے فراہم کرنے کے عمل کا تجزیہ کیا ہے۔مزید برآں طلبہ نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے مقاصد اور افعال کا مطالعہ کیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ یہ ادارہ عالمی مالیاتی نظام کے استحکام زرمبادلہ کی شرح کے توازن اور رکن ممالک کی مالی مشکلات کو کم کرنے میں کس طرح مدد فراہم کرتا ہے۔انہوں نے یہ بھی ادراک حاصل کیا ہے کہ عالمی اداروں کے درمیان ہم آہنگی اور تعاون دنیا بھر میں اقتصادی ترقی غربت کے خاتمے اور پائیدار ترقی کے فروغ کے لیے ناگزیر ہے

6.13 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (WTO) کا قیام یکم جنوری ________ میں عمل میں آیا۔

2۔ WTO نے ________ کی جگہ لی جو 1948 سے عالمی تجارت کو منظم کر رہا تھا۔

3۔ WTO کا صدر دفتر ________ میں واقع ہے۔

4۔ WTO کا بنیادی مقصد عالمی تجارت میں ________ اور شفافیت کو فروغ دینا ہے۔

5۔ ورلڈ اکنامک فورم (WEF) کی بنیاد پروفیسر ________ شواب نے رکھی۔

6۔ WEF کا سالانہ اجلاس ہر سال ________ سوئٹزرلینڈ میں منعقد ہوتا ہے۔

7۔ ورلڈ بینک کا قیام ________ میں بریٹن ووڈز کانفرنس کے دوران عمل میں آیا۔

8۔ ورلڈ بینک گروپ کے پانچ بنیادی اداروں میں سے ایک ادارہ ________ ہے۔

9۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کا قیام 27 دسمبر ________ کو عمل میں آیا۔

10۔ IMF کا بنیادی مقصد عالمی مالیاتی ________ کو برقرار رکھنا ہے۔

جوابات(Answers)

1- 1995

2- GATT (General Agreement on Tariffs and Trade)

3- جنیوا سوئٹزرلینڈ

4- آزادی(Free Trade)

5- کلاؤس(Klaus)

6- ڈیووس(Davos)

7- 1944

8- IBRD (International Bank for Reconstruction and Development)

9- 1945

10- استحکام(Stability)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1- ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن(WTO) کی کسی بھی پانچ خصوصیات کی وضاحت کریں۔

2- ورلڈ اکنامک فورم(WEF) کے کلیدی مقاصد پر تبادلہ خیال کریں۔

3- بین الاقوامی مالیاتی فنڈ(IMF) کے اہم کام کیا ہیں؟

4- ورلڈ بینک گروپ کے کسی بھی دو جزوی اداروں کے نام بتائیں۔

5- عالمی تجارت میں ڈبلیو ٹی او کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1- ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن(WTO) کے مقاصد اور افعال کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

2- عالمی تعاون کو فروغ دینے اور اقتصادی چیلنجوں سے نمٹنے میں ورلڈ اکنامک فورم(WEF) کے کردار پر تبادلہ خیال کریں۔

3- ورلڈ بینک گروپ کی ساخت اور مقاصد بیان کریں اس کے اجزاء کے اداروں کے کردار کو اجاگر کریں۔

4- ورلڈ بینک گروپ کی ساخت اور مقصد بیان کریں۔

5- WTO رکن ممالک کے درمیان تجارتی تنازعات کو حل کرنے میں کس طرح مدد کرتا ہے؟

اکائی 7۔ کاروباری ماحول کا تعارف

(Introduction to Business Environment)

اکائی کے اجزا

7.0 تمہید(Introduction)

7.1 مقاصد(Objectives)

7.2 کاروباری ماحول کی تعریف(Definition of Business Environment)

7.3 مائیکروانوائرمنٹ اور میکروانوائرمنٹ کی تعریفیں

(Definition of Macro and Micro Environment)

7.4 میکرواور مائیکروماحولیات کے درمیان فرق

(Difference between Macro and micro environment)

7.5 کاروباری فرم کے فیصلہ سازی کو متاثر کرنے والے ماحولیاتی عوامل

(Environmental Factors Affecting Decision Making of the Business Firm)

7.6 ماحولیاتی اسکیننگ کی تعریف(Definitions of Environmental Scanning)

7.7 ماحولیاتی سکیننگ کی اہمیت(Importance of Environmental Scanning)

7.8 ماحولیاتی اسکیننگ کا عمل(Process of Environmental Scanning)

7.9 کاروباری ماحول پر عالمگیریت کا اثر(Impact of Globalization on Business Environment)

7.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

7.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

7.0 تمہید(Introduction)

کاروباری ماحول سے مراد وہ بیرونی اور اندرونی عوامل ہیں جو کمپنی کے کاموں فیصلوں اور مجموعی کامیابی کو متاثر کرتے ہیں۔اس میں معاشی سماجی سیاسی تکنیکی اور قانونی عوامل سمیت مختلف عناصر شامل ہیں جو کاروباری حکمت عملی اور کارکردگی کو تشکیل دیتے ہیں۔کاروبار تنہائی

میں کام نہیں کرتے ہیں۔وہ اپنے ماحول کے ساتھ مسلسل تعامل کرتے ہیں۔کاروباری ماحول کو سمجھنے سے تنظیموں کو تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنے مواقع کی نشاندہی کرنے خطرات کو کم کرنے اور طویل مدتی کامیابی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

یہ یونٹ مائیکرو اور میکرو ماحول کے درمیان فرق کرتے ہوئے کاروباری ماحول کے معنی تصور اور اہمیت کو تلاش کرتا ہے۔ یہ کاروباری فیصلوں ماحولیاتی اسکیننگ اور کاروبار پر عالمگیریت کے اثرات کو متاثر کرنے والے عوامل پر بھی بات کرتا ہے۔ان پہلوؤں کا تجزیہ کرکے کاروبار باخبر اسٹریٹجک فیصلے کر سکتے ہیں اور متحرک مارکیٹ میں مسابقت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

7.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- کاروباری ماحول کے تصور اور اہمیت کو سمجھیں گے۔
- مائیکرو اور میکرو ماحولیات کے درمیان فرق کریں گے۔
- مائیکرو ماحول کے اہم اجزاء اور کاروبار پر ان کے براہ راست اثرات کی وضاحت کریں گے۔
- ماحولیاتی اسکیننگ اور اس کے عمل کو سمجھیں۔
- ماحولیاتی اسکیننگ کی وضاحت کریں اور کاروبار کے لیے اس کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

7.2 کاروباری ماحول کی تعریف(Definition of Business Environment)

یہاں مختلف مصنفین کے ذریعہ کاروباری ماحول کی کچھ تعریفیں ہیں:

کیتھ ڈیوس کے مطابق -"کاروباری ماحول ان تمام حالات واقعات اور اثرات کا مجموعہ ہے جو اس کے ارد گرد اور متاثر ہوتے ہیں۔"

According to Keith Davis – "Business environment is the aggregate of all conditions, events, and influences that surround and affect it".

Bayard O. Wheeler کے مطابق-"فرموں اور صنعتوں کی تمام بیرونی چیزیں جو ان کی تنظیم اور آپریشن کو متاثر کرتی ہیں کو کاروباری ماحول کہا جاتا ہے۔"

According to Bayard O. Wheeler – "The total of all things external to firms and industries that affect their organization and operation is called business environment".

ولیم ایف گلوک کے مطابق-"ماحول میں فرم سے باہر کے عوامل شامل ہیں جو فرم کے لیے مواقع یا خطرات کا باعث بن سکتے ہیں۔ اگرچہ بہت سے عوامل ہیں ان میں سب سے اہم سماجی اقتصادی تکنیکی سپلائرز حریف اور حکومت ہیں۔"

According to William F. Glueck – "The environment includes factors outside the firm which can lead to opportunities for or threats to the firm. Although there are many factors, the most important of these are socio-economic, technological, suppliers, competitors, and government ".

آرتھر ایم ویمر کے مطابق -"کاروباری ماحول آب و ہوا یا حالات کے سیٹ پر محیط ہوتا ہے—— معاشی سماجی سیاسی یا ادارہ جاتی جس میں کاروباری کارروائیاں کی جاتی ہیں۔"

According to Arthur M. Weimer – "Business environment encompasses the climate or set of conditions—economic, social, political, or institutional in which business operations are conducted

ان میں سے ہر ایک تعریف کاروباری ماحول کے بیرونی اثرات مواقع اور خطرات کے مختلف پہلوؤں پر زور دیتی ہے۔

7.3 مائیکروانوائرمنٹ اور میکروانوائرمنٹ کی تعریفیں

(Definition of Macro and Micro Environment)

کاروباری ماحول کو دو وسیع اجزا مائیکروانوائرمنٹ اور میکروانوائرمنٹ ءمیں تقسیم کیا جاسکتا ہے

مائیکروماحولیات(Macro Environment)

مائیکروانوائرمنٹ سے مراد وہ فوری عوامل ہیں جو براہ راست کاروبار کے آپریشنز اور فیصلہ سازی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔یہ عوامل کمپنی کے لیے مخصوص ہیں اور اکثر کاروبار سے متاثر یا کنٹرول کیے جاسکتے ہیں۔

فلپ کوٹلر کے مطابق "مائیکروماحول کمپنی کے قریبی اداکاروں پر مشتمل ہوتا ہے جو اس کے صارفین کی خدمت کرنے کی اس کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں—— کمپنی سپلائرز مارکیٹنگ بیچوان کسٹمر مارکیٹس حریف اور عوام۔"

مائیکروماحول ان عوامل پر مشتمل ہوتا ہے جو براہ راست کسی مخصوص کاروبار سے متعلق ہوتے ہیں اور اس کے روزمرہ کے کاموں کو متاثر کرتے ہیں۔ان میں شامل ہیں:

- صارفین - گاہک کسی بھی کاروبار کی کلید ہیں۔ان کی ضروریات ترجیحات اور خریداری کے رویے کا اثر براہ راست کاروباری حکمت عملی پر پڑتا ہے۔
- سپلائرز - سپلائرز پیداوار کے لیے ضروری خام مال سامان اور خدمات فراہم کرتے ہیں۔ان کی قیمتوں کا تعین اور دستیابی کاروباری لاگت اور کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔
- حریف(Competitors)ہر کاروبار مسابقتی مارکیٹ میں چلتا ہے۔مسابقتی حکمت عملی قیمتوں معیار اور مارکیٹ کی پوزیشننگ کو متاثر کرتی ہے۔

- بیچوان(Intermediaries)-ان میں تقسیم کار خوردہ فروش اور ایجنٹ شامل ہیں جو گاہکوں کو مصنوعات کی مؤثر طریقے سے فراہمی میں مدد کرتے ہیں۔
- ملازمین-ایک ہنر منداور حوصلہ افزاافرادی قوت کاروبار کی کامیابی اور پیداواری صلاحیت میں حصہ ڈالتی ہے۔
- اسٹیک ہولڈرز-سرمایہ کار شیئر ہولڈرزاور دیگر فریقین جو کاروباری کارروائیوں اور مالی کارکردگی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

مائیکروماحولیات کی خصوصیات

- براہ راست اثر-مائیکروماحول براہ راست کاروباری کارروائیوں حکمت عملیوں اور منافع کو متاثر کرتا ہے۔
- کاروبار کے لیے مخصوص-ہر کاروبار کی صنعت مارکیٹ اور اسٹیک ہولڈرز کی بنیاد پر ایک منفرد مائیکروماحول ہوتا ہے۔
- ایک دوسرے پر منحصر اجزاء-سپلائی کرنے والے گاہک اور حریف جیسے عوامل قریب سے جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- نسبتاً قابل کنڑول-میکروعوامل کے برعکس کاروبار مضبوط کسٹمر تعلقات استوار کر سپلائرز کے ساتھ گفت وشنید اور حریفوں سے فرق کرکے اپنے مائیکروماحول کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- فطرت میں متحرک-مائیکروماحول مارکیٹ کے رجحانات گاہک کے رویے اور مسابقتی اقدامات کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے۔
- فیصلہ سازی پر اثرانداز ہوتا ہے-قیمتوں کا تعین مصنوعات کی ترقی اور مارکیٹنگ جیسے اسٹریٹجک فیصلے مائیکروماحولیاتی عوامل پر منحصر ہوتے ہیں۔

میکروماحولیات بیرونی عوامل پر مشتمل ہوتا ہے جو کاروبار کو بڑے پیمانے پر متاثر کرتے ہیں اور ان کے براہ راست کنڑول سے باہر ہیں۔ان میں اقتصادی سیاسی تکنیکی سماجی قانونی اور ماحولیاتی قوتیں شامل ہیں جو کاروباری حالات کو تشکیل دیتی ہیں۔

ولیم ایف گلوک کے مطابق "میکروماحول ان بیرونی عوامل پر مشتمل ہوتا ہے جو مواقع پیدا کر سکتے ہیں یا کاروبار کے لیے خطرات پیدا کر سکتے ہیں۔ان میں اقتصادی تکنیکی آبادیاتی سماجی ثقافتی سیاسی اور قانونی قوتیں شامل ہیں۔"

میکروماحولیات(Macro Environment)

میکروماحول بیرونی عوامل پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی کاروبار کو وسیع سطح پر متاثر کرتے ہیں اور عام طور پر اس کے براہ راست کنڑول سے باہر ہوتے ہیں۔ان میں شامل ہیں:

- اقتصادی عوامل-ان میں افراط زر کی شرح شرح سود شرح مبادلہ اور اقتصادی ترقی شامل ہیں جو صارفین کی قوت خرید اور مارکیٹ کے رجحانات کا تعین کرتے ہیں۔
- سیاسی اور قانونی عوامل-حکومتی پالیسیاں ٹیکس کے قوانین مزدوری کے قوانین اور ضوابط کاروباری کارروائیوں اور حکمت عملیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

- تکنیکی عوامل-اختراع تحقیق اور ترقی اور نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے سے کاروبار اپنی مصنوعات کی پیداوار اور مارکیٹنگ کے طریقہ کار کو متاثر کرتا ہے۔
- سماجی اور ثقافتی عوامل - صارفین کی ترجیحات طرز زندگی کے رجحانات آبادیات اور ثقافتی اقدار میں تبدیلی مصنوعات کی طلب اور مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کو متاثر کرتی ہے۔
- ماحولیاتی عوامل-موسمیاتی تبدیلی پائیداری اور ماحولیاتی ضوابط کاروباروں کو ماحول دوست طرز عمل اپنانے کا تقاضا کرتے ہیں۔
- عالمی عوامل- بین الاقوامی تجارتی پالیسیاں عالمگیریت غیر ملکی منڈیاں اور جغرافیائی سیاسی عوامل ان کاروباروں پر اثرانداز ہوتے ہیں جو عالمی سطح پر کام کرتے ہیں۔

میکروماحولیات کی خصوصیات

میکرو ماحول سے مراد وہ بیرونی عوامل ہیں جو کسی تنظیم کو متاثر کرتے ہیں لیکن اس کے براہ راست کنٹرول سے باہر ہیں۔ یہ عوامل کاروباری حکمت عملیوں آپریشنز اور فیصلہ سازی کو تشکیل دیتے ہیں۔ میکروماحول کی اہم خصوصیات میں شامل ہیں:

- وسیع اور بیرونی اثرورسوخ: میکروماحول بیرونی قوتوں پر مشتمل ہوتا ہے جیسے کہ اقتصادی سیاسی سماجی تکنیکی ماحولیاتی اور قانونی عوامل جو کاروبار اور صنعتوں کو متاثر کرتے ہیں۔
- متحرک اور ترقی پذیر : یہ معاشی تبدیلیوں تکنیکی ترقیوں سیاسی تبدیلیوں اور سماجی رجحانات کی وجہ سے مسلسل بدل رہا ہے۔
- باہم جڑے ہوئے عناصر: میکروماحول میں مختلف عوامل ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ مثال کے طور پر تکنیکی ایجادات ریگولیٹری تبدیلیوں کا باعث بن سکتی ہیں یا معاشی بدحالی صارفین کے رویے کو متاثر کر سکتی ہے۔
- بے قابو عوامل : مائیکروماحولیات کے برعکس کاروباروں کا میکرو-ماحولیاتی عناصر پر بہت کم یا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور انہیں اس کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔
- طویل مدتی اثر : میکروماحول میں تبدیلیاں اکثر کاروباری حکمت عملیوں اور ترقی پر دیرپا اثر ڈالتی ہیں۔
- عالمی اور مقامی اثرورسوخ : میکروماحول دونوں عالمی رجحانات (جیسے عالمگیریت اور تجارتی پالیسیاں) اور مقامی عوامل (جیسے حکومتی ضوابط اور ثقافتی اصول) سے متاثر ہو سکتے ہیں۔

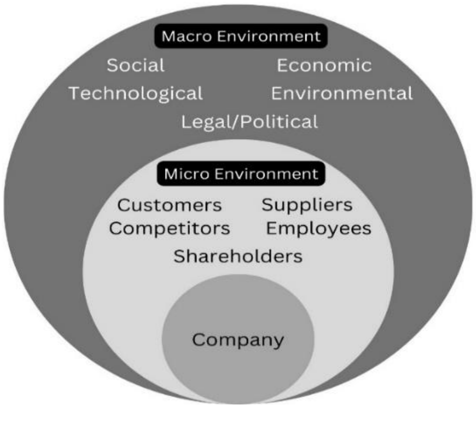

- صنعتوں پر متنوع اثرات: مختلف صنعتیں منفرد طریقوں سے متاثر ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ماحولیاتی ضوابط مینوفیکچرنگ کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں لیکن ڈیجیٹل سروسز پر ان کا کم سے کم اثر پڑتا ہے۔۔

7.4 میکرو اور مائیکرو ماحولیات کے درمیان فرق

(Difference between Macro and micro environment)

یہاں Micro اور Macro ماحول کے درمیان تفصیلی فرق کو ایک جدول کی شکل میں پیش کیا گیا ہے:

خصوصیت	Macro Environment میکرو ماحول	Micro Environment مائیکرو ماحول
تعریف	وہ بیرونی عوامل جو کاروبار کے وسیع تر ماحول کو تشکیل دیتے ہیں اور عام طور پر کسی کاروبار کے کنٹرول سے باہر ہوتے ہیں۔	وہ عوامل جو کسی کاروبار پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں اور اس کی روزمرہ کی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔
دائرہ کار	وسیع دائرہ کار پوری معیشت اور کاروباری صنعتوں کو متاثر کرتا ہے۔	محدود دائرہ کار صرف مخصوص کاروبار یا صنعت سے متعلق ہوتا ہے۔
اثر کا دائرہ	طویل مدتی اور کاروبار کی عمومی پالیسیوں اور ترقی پر اثر انداز ہوتا ہے۔	قلیل مدتی اور کاروبار کے روزمرہ کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔
عوامل	معاشی سیاسی قانونی تکنیکی ماحولیاتی سماجی اور عالمی عوامل۔	صارفین سپلائرز مدمقابل (Competitors) مارکیٹنگ کے درمیان ثالث (Intermediaries) سرمایہ کار اور ملازمین۔
کنٹرول	کاروبار ان عوامل پر براہ راست قابو نہیں رکھ سکتا۔	کاروبار ان عوامل پر کسی حد تک قابو پا سکتا ہے۔
کاروباری فیصلہ سازی پر اثر	کاروبار کی طویل مدتی منصوبہ بندی جیسے توسیع سرمایہ کاری اور جدت طرازی (Innovation) کو متاثر کرتا ہے۔	کاروبار کی مختصر مدتی حکمت عملیوں جیسے قیمتوں کے تعین مارکیٹنگ اور مصنوعات کی ترقی کو متاثر کرتا ہے۔

7.5 کاروباری فرم کے فیصلہ سازی کو متاثر کرنے والے ماحولیاتی عوامل

(Environmental Factors Affecting Decision Making of the Business Firm)

کاروباری فیصلہ سازی ماحولیاتی عوامل سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہے جو مواقع خطرات اور آپریشنل حکمت عملیوں کو تشکیل دیتے ہیں۔ ان عوامل کو درج ذیل زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ اقتصادی ماحول: معاشی حالات جیسے افراط زر شرح سود شرح مبادلہ اور اقتصادی ترقی براہ راست کاروباری فیصلوں کو متاثر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر معاشی کساد بازاری کے دوران کاروبار لاگت میں کمی سرمایہ کاری کو کم کرنے یا قیمتوں کے تعین کی حکمت عملیوں کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

2۔ سیاسی اور قانونی ماحول: حکومتی پالیسیاں سیاسی استحکام ٹیکس کے قوانین مزدوری کے ضوابط اور تجارتی پالیسیاں کاروباری فیصلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ سیاسی طور پر غیر مستحکم ملک میں کام کرنے والے کاروبار کو سرمایہ کاری اور توسیعی منصوبوں میں خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح قانونی ضابطے تعمیل روزگار کے طریقوں اور صارفین کے تحفظ کی پالیسیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

3۔ سماجی اور ثقافتی ماحول: ارفین کی ترجیحات طرز زندگی میں تبدیلیاں آبادیاتی تبدیلیاں اور ثقافتی اقدار مصنوعات کی ترقی مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں اور افرادی قوت کے انتظام کو متاثر کرتی ہیں۔ کاروباری اداروں کو مسابقتی رہنے کے لیے اپنے فیصلوں کو سماجی رجحانات کے ساتھ ہم آہنگ کرنا چاہیے۔

4۔ تکنیکی ماحول: تیز رفتار تکنیکی ترقی کاروباروں کو آٹومیشن ڈیجیٹل مارکیٹنگ مصنوعی ذہانت اور ای کامرس کی حکمت عملیوں کو اپنانے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ کمپنیاں جو ٹیکنالوجی کو اپنانے میں ناکام رہتی ہیں وہ حریفوں سے پیچھے رہ سکتی ہیں۔

5۔ قدرتی اور ماحولیاتی ماحول: ماحولیاتی خدشات جیسے موسمیاتی تبدیلی پائیداری کے ضوابط اور وسائل کی دستیابی کاروباری فیصلوں کو متاثر کرتی ہے۔ کمپنیوں کو ایک مثبت عوامی امیج کو برقرار رکھنے اور ریگولیٹری معیارات پر پورا اترنے کے لیے ماحول دوست طرز عمل فضلہ کے انتظام اور ماحولیاتی قوانین کی تعمیل پر غور کرنا چاہیے۔

6۔ مسابقتی ماحول: مارکیٹ کا مقابلہ کاروباروں کو قیمتوں کا تعین مصنوعات کی تفریق اور گاہک کی مصروفیت کے حوالے سے حکمت عملی کے فیصلے کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ حریفوں کی طاقتوں اور کمزوریوں کا تجزیہ کرنے سے کمپنیوں کو مسابقتی برتری حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

7۔ عالمی ماحول: عالمگیریت بین الاقوامی تجارتی معاہدے غیر ملکی کرنسی کے اتار چڑھاؤ اور جغرافیائی سیاسی مسائل کاروباری فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔ کثیر القومی کمپنیوں کو سرمایہ کاری اور توسیع کے انتخاب سے پہلے غیر ملکی مارکیٹ کے حالات پر غور کرنا چاہیے۔

7.6 ماحولیاتی اسکیننگ کی تعریف (Definitions of Environmental Scanning)

یہاں مختلف مصنفین کی طرف سے ماحولیاتی سکیننگ کی تین تعریفیں ہیں

آکر ڈے اور کمار کے مطابق "ماحولیاتی اسکیننگ حکمت عملی یا حکمت عملی کے مقاصد کے لیے معلومات کو اکٹھا کرنے تجزیہ کرنے اور تقسیم کرنے کا عمل ہے۔ ماحول کو ان تبدیلیوں کا پتہ لگانے کے لیے اسکین کیا جاتا ہے جو کسی تنظیم کے مستقبل کے منصوبوں کو متاثر کر سکتی ہیں۔"

According to Aakar, Day, and Kumar "Environmental scanning is the process of gathering, analyzing, and dispensing information for tactical or strategic

purposes. The environment is scanned to detect changes that may affect an organization's future plans".

(Aguilar1967) کے مطابق "ماحولیاتی اسکیننگ کسی تنظیم کے بیرونی ماحول میں واقعات رجحانات اور تعلقات کے بارے میں معلومات کا حصول اور استعمال ہے جس کا علم تنظیم کے مستقبل کے لائحہ عمل کی منصوبہ بندی میں انتظامیہ کی مدد کرے گا۔"

According to Aguilar (1967) "Environmental scanning is the acquisition and use of information about events, trends, and relationships in an organization's external environment, the knowledge of which would assist management in planning the organization's future course of action".

(Faheyاور Narayanan 1986) کے مطابق "ماحولیاتی سکیننگ میں بیرونی ماحول سے معلومات کی نگرانی جائزہ لینا اور تنظیم کے اندر اہم فیصلہ سازوں کو اسٹریٹجک فیصلہ سازی میں اضافہ کرنا شامل ہے۔

According to Fahey and Narayanan (1986) "Environmental scanning involves monitoring, evaluating, and disseminating information from the external environment to key decision-makers within the organization to enhance strategic decision-making.

7.7 ماحولیاتی سکیننگ کی اہمیت (Importance of Environmental Scanning)

ماحولیاتی اسکیننگ بیرونی اور اندرونی عوامل کا تجزیہ کرنے کا عمل ہے جو کاروبار کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ تنظیموں کو تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنے مواقع کی نشاندہی کرنے اور خطرات کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ کاروباری فیصلہ سازی میں ماحولیاتی اسکیننگ کی اہم اہمیت میں شامل ہیں:

1۔ **مواقع اور خطرات کی نشاندہی کرنا:** ماحولیاتی اسکیننگ کاروباروں کو ممکنہ مواقع جیسے ابھرتی ہوئی مارکیٹوں نئی ٹیکنالوجیز اور صارفین کے رجحانات کو پہچاننے میں مدد کرتی ہے۔ یہ اقتصادی بدحالی ریگولیٹری تبدیلیاں یا بڑھتی ہوئی مسابقت جیسے خطرات کی نشاندہی کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔

2۔ **سٹریٹجک پلاننگ اور فیصلہ سازی:** کاروبار طویل مدتی حکمت عملی بنانے کے لیے ماحولیاتی اسکیننگ کا استعمال کرتے ہیں۔ بیرونی اثرات کو سمجھ کر کمپنیاں مارکیٹ کی توسیع مصنوعات کی ترقی اور سرمایہ کاری کے بارے میں باخبر فیصلے کر سکتی ہیں۔

3۔ **رسک مینجمنٹ:** کاروباری ماحول کی مسلسل نگرانی کر کے تنظیمیں سیاسی عدم استحکام اقتصادی اتار چڑھاؤ یا ماحولیاتی ضوابط جیسی غیر یقینی صورتحال کا اندازہ لگا سکتی ہیں اور ان کے لیے تیاری کر سکتی ہیں۔ اس سے کاروبار میں اچانک خلل پڑنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

4۔ **مسابقتی فائدہ:** ماحولیاتی اسکیننگ مارکیٹ کے رجحانات گاہک کی ترجیحات اور صنعت کی ترقیوں کا تجزیہ کرکے کاروباری اداروں کو حریفوں سے آگے رہنے میں مدد کرتی ہے۔ وہ کمپنیاں جو تبدیلیوں کے ساتھ تیزی سے ڈھل جاتی ہیں وہ مسابقتی برتری حاصل کر سکتی ہیں۔

5۔ **تکنیکی تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنا:** تکنیکی ترقی صنعتوں کو تیزی سے متاثر کرتی ہے۔ ماحولیاتی اسکیننگ کاروباری اداروں کو نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے کارکردگی کو بہتر بنانے اور ڈیجیٹل دور میں مطابقت برقرار رکھنے کے قابل بناتی ہے۔

6۔ **قوانین اور ضوابط کی تعمیل:** حکومتی پالیسیاں اور قانونی ضابطے مسلسل تیار ہوتے رہتے ہیں۔ ماحولیات کو اسکین کرنا یقینی بناتا ہے کہ کاروبار قانونی جرمانے سے گریز کرتے ہوئے ٹیکس مزدور کے حقوق ماحولیاتی تحفظ اور صارفین کے حقوق سے متعلق قوانین کی تعمیل کرتے ہیں۔

7۔ **تنظیمی کارکردگی کو بڑھانا:** کاروباری حکمت عملیوں کو بیرونی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ کرکے کمپنیاں آپریشنل کارکردگی صارفین کی اطمینان اور مجموعی کارکردگی کو بہتر بنا سکتی ہیں۔ یہ یقینی بناتا ہے کہ کاروبار مارکیٹ کے لیے چست اور جوابدہ رہیں۔

8۔ **پائیداری اور سماجی ذمہ داری:** ماحولیاتی اسکیننگ کاروباروں کو پائیداری کے مسائل موسمیاتی تبدیلی کے خدشات اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) کے اقدامات کو حل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ برانڈ کی ساکھ کو بڑھاتا ہے اور طویل مدتی کامیابی کو یقینی بناتا ہے۔

7.8 ماحولیاتی اسکیننگ کا عمل (Process of Environmental Scanning)

ماحولیاتی اسکیننگ ایک منظم عمل ہے جو کاروباروں کو ان کے کاموں کو متاثر کرنے والے بیرونی اور اندرونی عوامل کا تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ تنظیموں کو مواقع اور خطرات کی نشاندہی کرنے کے قابل بناتا ہے مؤثر فیصلہ سازی کو یقینی بناتا ہے۔ ماحولیاتی اسکیننگ کے عمل میں درج ذیل مراحل شامل ہیں:

1۔ **کلیدی ماحولیاتی عوامل کی نشاندہی کرنا:** پہلا قدم یہ طے کرنا ہے کہ کون سے ماحولیاتی عوامل کاروبار سے متعلق ہیں۔ ان میں اقتصادی رجحانات سیاسی اور قانونی ضوابط تکنیکی ترقی سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں اور مسابقتی حرکیات شامل ہو سکتے ہیں۔

2۔ **معلومات جمع کرنا:** کاروبار مختلف ذرائع سے ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں جیسے کہ مارکیٹ ریسرچ رپورٹس حکومتی اشاعتیں صنعتی رجحانات مسابقتی تجزیہ اور میڈیا رپورٹس۔ بنیادی ڈیٹا (سروے انٹرویوز) اور ثانوی ڈیٹا (شائع شدہ رپورٹس آن لائن ذرائع) دونوں استعمال کیے جاتے ہیں۔

3۔ **معلومات کا تجزیہ کرنا:** جمع کردہ ڈیٹا کا تجزیہ پیٹرن رجحانات اور کاروبار پر ان کے ممکنہ اثرات کی شناخت کے لیے کیا جاتا ہے۔ مختلف تجزیاتی ٹولز جیسے PESTLE تجزیہ (سیاسی اقتصادی سماجی تکنیکی قانونی اور ماحولیاتی) اور SWOT تجزیہ (طاقتیں کمزوریاں مواقع اور خطرات) عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

4۔ **تنظیم پر اثرات کا جائزہ لینا:** تنظیم اس بات کا اندازہ لگاتی ہے کہ شناخت شدہ رجحانات اور تبدیلیاں اس کے کاموں حکمت عملیوں اور کارکردگی کو کس طرح متاثر کریں گی۔ یہ قدم کاروباری اداروں کو یہ تعین کرنے میں مدد کرتا ہے کہ آیا نہیں اپنی پالیسیوں عمل یا کاروباری ماڈلز میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے۔

5۔ **مستقبل کے رجحانات کی پیشن گوئی:** تجزیہ کی بنیاد پر کاروبار مستقبل کے ممکنہ منظر ناموں اور ان کے اثرات کی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ یہ فعال فیصلہ سازی اور اسٹریٹیجک منصوبہ بندی میں مدد کرتا ہے۔

6۔ **ایکشن پلان تیار کرنا:** ماحولیاتی عوامل کو سمجھنے کے بعد کاروبار مواقع سے فائدہ اٹھانے اور خطرات کو کم کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کرتے ہیں۔ ایکشن پلان میں نئی مصنوعات شروع کرنا نئی منڈیوں میں داخل ہونا نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانا یا مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کو ایڈجسٹ کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

7۔ **مسلسل نگرانی اور اپ ڈیٹ کرنا:** ماحولیاتی اسکیننگ ایک جاری عمل ہے۔ کاروباری اداروں کو بیرونی ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں کی مسلسل نگرانی کرنی چاہیے اور مسابقتی اور موافق رہنے کے لیے اس کے مطابق اپنی حکمت عملیوں کو اپ ڈیٹ کرنا چاہیے۔

7.9 کاروباری ماحول پر عالمگیریت کا اثر

(Impact of Globalization on Business Environment)

عالمگیریت سے مراد پوری دنیا میں معیشتوں منڈیوں اور کاروباروں کی بڑھتی ہوئی باہم مربوطیت ہے۔ اس نے آپریشنز مسابقت اور مارکیٹ کی حرکیات کو متاثر کر کے کاروباری ماحول کو نمایاں طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ کاروباری ماحول پر عالمگیریت کے بڑے اثرات درج ذیل ہیں:

1۔ مارکیٹ کے مواقع میں اضافہ: عالمگیریت کاروباری اداروں کو گھریلو منڈیوں سے آگے بڑھنے اور بین الاقوامی صارفین تک پہنچنے کی اجازت دیتی ہے۔ کمپنیاں نئی منڈیوں میں داخل ہو سکتی ہیں اپنی فروخت اور منافع میں اضافہ کر سکتی ہیں۔

2۔ شدید مقابلہ: عالمگیریت کے ساتھ کاروباری اداروں کو بین الاقوامی کمپنیوں سے مسابقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تنظیموں کو مسابقتی رہنے کے لیے مسلسل اختراعات مصنوعات کے معیار کو بہتر بنانے اور سرمایہ کاری مؤثر حکمت عملیوں کو اپنانا چاہیے۔

3۔ تکنیکی ترقی: گلوبلائزیشن کی وجہ سے ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ میں تیزی آئی ہے۔ کاروباری اداروں کو موثر اور مسابقتی رہنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی جیسے مصنوعی ذہانت آٹومیشن اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ کو اپنانا چاہیے۔

4۔ بہتر سپلائی چین اور لاجسٹکس: گلوبلائزیشن نے کاروباروں کو مختلف ممالک سے خام مال اور مزدوری حاصل کرنے کے قابل بنا کر سپلائی چین کے انتظام کو بڑھایا ہے۔ کمپنیاں عالمی سپلائی نیٹ ورکس کے ذریعے لاگت کو کم کر سکتی ہیں اور پیداواری کارکردگی کو بہتر بنا سکتی ہیں۔

5۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI) میں اضافہ: کاروباروں کو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(FDI) میں اضافہ سے فائدہ ہوتا ہے جس سے بنیادی ڈھانچے کی ترقی روزگار کی تخلیق اور اقتصادی ترقی ہوتی ہے۔ ملٹی نیشنل کارپوریشنز مقامی معیشتوں میں حصہ ڈالتے ہوئے مختلف ممالک میں آپریشنز قائم کرتی ہیں۔

6۔ ثقافتی تنوع اور افرادی قوت کی توسیع: گلوبلائزیشن نے مزید متنوع افرادی قوت کو جنم دیا ہے کیونکہ کاروبار دنیا کے مختلف حصوں سے ٹیلنٹ کو ملازمت دیتے ہیں۔ ثقافتی اختلافات اور مواصلاتی چیلنجوں کا انتظام کاروبار کے لیے ضروری ہوگیا ہے۔

7۔ ریگولیٹری اور قانونی چیلنجز: متعدد ممالک میں کام کرنے کے لیے کاروبار کو مختلف قانونی نظاموں تجارتی پالیسیوں اور ٹیکس کے قوانین کی تعمیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قانونی خطرات سے بچنے کے لیے کمپنیوں کو عالمی ضوابط کے ساتھ اپ ڈیٹ رہنا چاہیے۔

8۔ ماحولیاتی اور اخلاقی تحفظات: کاروبار اپنے ماحولیاتی اور سماجی اثرات کے لیے تیزی سے جوابدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ عالمگیریت نے سخت ماحولیاتی ضوابط کارپوریٹ سماجی ذمہ داری(CSR) کی توقعات اور اخلاقی کاروباری طریقوں کو جنم دیا ہے۔

9۔ شرح مبادلہ اور اقتصادی اتار چڑھاؤ: بین الاقوامی تجارت میں مصروف کاروبار مختلف ممالک میں کرنسی کی شرح تبادلہ اور معاشی عدم استحکام سے متاثر ہوتے ہیں۔ مالیاتی غیر یقینی صورتحال سے نمٹنے کے لیے کمپنیوں کو رسک مینجمنٹ کی حکمت عملی تیار کرنی چاہیے۔

10۔ اختراع اور علم کا اشتراک: عالمگیریت تمام صنعتوں میں علم خیالات اور بہترین طریقوں کے تبادلے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ کمپنیاں جدت اور تعاون سے فائدہ اٹھاتی ہیں جس سے نئی مصنوعات کی ترقی اور بہتر کاروباری حکمت عملی ہوتی ہے۔

7.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ کاروباری ماحول (Business Environment) سے مراد وہ اندرونی اور بیرونی عوامل ہیں جو کسی ادارے کے فیصلوں پالیسیوں اور مجموعی کامیابی کو متاثر کرتے ہیں۔ انہوں نے کاروباری ماحول کے مفہوم نوعیت اور اہمیت کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ کوئی بھی ادارہ اپنے ماحول سے الگ تھلگ رہ کر ترقی نہیں کر سکتا۔ طلبہ نے مائیکرو (Micro) اور میکرو (Macro) ماحول کے درمیان فرق کو واضح طور پر سمجھ لیا ہے اور ان عوامل کی شناخت کر لی ہے جو کاروباری فیصلوں پر براہِ راست اور بالواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ انہوں نے ماحولیاتی اسکیننگ (Environmental Scanning) کے تصور عمل اور اس کی اہمیت کو جان لیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ عمل تنظیموں کو مواقع کی نشاندہی خطرات کی پیش بندی اور مؤثر حکمتِ عملی بنانے میں مدد دیتا ہے۔ مزید برآں طلبہ نے یہ بھی سیکھ لیا ہے کہ عالمگیریت (Globalization) نے کاروباری ماحول پر گہرے اثرات ڈالے ہیں جن میں بین الاقوامی مسابقت تکنیکی ترقی ثقافتی تنوع سپلائی چین کی وسعت اور ماحولیاتی ذمہ داری جیسے پہلو شامل ہیں۔ انہوں نے یہ ادراک حاصل کیا ہے کہ ایک کامیاب کاروبار وہی ہے جو متحرک عالمی ماحول کے مطابق اپنی پالیسیوں فیصلوں اور حکمتِ عملیوں کو مسلسل ہم آہنگ رکھے۔

7.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ کاروباری ماحول__________اور__________عوامل پر مشتمل ہوتا ہے جو کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

2۔ __________ماحول میں گاہک سپلائرز حریف اور ملازمین شامل ہیں۔

3۔ اقتصادی سیاسی تکنیکی اور سماجی عوامل__________ماحول کا حصہ ہیں۔

4۔ ______کاروباروں کو باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرنے کے لیے بیرونی اور اندرونی ماحولیاتی عوامل کا تجزیہ کرنے کا عمل ہے۔

5۔ __________کے اثرات نے عالمی مسابقت تکنیکی ترقی اور مارکیٹ کی توسیع میں اضافہ کیا ہے۔

6۔ ماحولیاتی اسکیننگ کے عمل میں اہم عوامل کی شناخت ڈیٹا اکٹھا کرنا اور جمع کی گئی معلومات__________جیسے اقدامات شامل ہیں۔

7۔ __________ماحول میں گاہک کی ترجیحات ثقافتی رجحانات اور آبادیاتی عوامل شامل ہیں۔

8۔ حکومتی ضابطے ٹیکس کی پالیسیاں اور تجارتی قوانین__________ماحول کے تحت آتے ہیں۔

9۔ افراط زر شرح سود اور شرح مبادلہ جیسے عوامل__________ماحول کا حصہ ہیں۔

10۔ __________سے مراد مواقع اور خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے بیرونی ماحول کا تجزیہ اور نگرانی کرنے کے عمل سے ہے۔

جوابات

1۔ اندرونی بیرونی
2۔ مائیکرو
3۔ میکرو
4۔ ماحولیاتی اسکیننگ
5۔ عالمگیریت
6۔ تجزیہ
7۔ سماجی اور ثقافتی
8۔ سیاسی اور قانونی
9۔ معاشی
10۔ ماحولیاتی سکیننگ

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ ماحولیاتی اسکیننگ کی تعریف لکھیں۔

2۔ ماحولیاتی سکیننگ کی اہمیت لکھیں۔

3۔ کاروباری ماحول کی تعریف قلمبند کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ میکرو اور مائیکرو ماحولیات کے درمیان فرق قلمبند کیجے

2۔ ماحولیاتی اسکیننگ کا عمل پر روشنی ڈالیں

3۔ کاروباری فرم کے فیصلہ سازی کو متاثر کرنے والے ماحولیاتی عوامل سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں۔

اکائی 8۔ سیاسی ماحول

(Political Environment)

اکائی کے اجزا

8.0 تمہید(Introduction)

8.1 مقاصد(Objectives)

8.2 سیاسی ماحول کی تعریف(Define Political Environment)

8.3 سیاسی ماحول کی خصوصیات(Features of the Political Environment)

8.4 سیاسی ماحولیات کے مقاصد(Objectives of Political Environment)

8.5 کاروباری ماحول میں مقننہ(Legislatures in the Business Environment)

8.6 کاروباری ماحول میں ایگزیکٹو(Executive in the Business Environment)

8.7 کاروباری ماحول میں عدلیہ(Judiciary in the Business Environment)

8.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

8.9 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

8.0 تمہید(Introduction)

کسی بھی ملک میں سیاسی ماحول کاروباری کارروائیوں اور اقتصادی پالیسیوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حکومت اپنے سیاسی اداروں کے ذریعے قوانین ضوابط اور حکمرانی کے فریم ورک قائم کرتی ہے جو مختلف سطحوں پر کاروبار کو متاثر کرتی ہے۔ ان اداروں میں مقننہ ایگزیکٹو اور عدلیہ وہ تین ستون ہیں جو پالیسیاں بنانے فیصلوں پر عمل درآمد اور قانونی تعمیل کو یقینی بنا کر کاروباری ماحول کو متاثر کرتے ہیں۔

مقننہ ایسے قوانین بنانے کی ذمہ دار ہے جو کاروبار ٹیکس لگانے مزدوروں کے حقوق اور تجارتی پالیسیوں کو منظم کرتی ہے۔ ایگزیکٹو ان قوانین کو نافذ کرتا ہے اقتصادی منصوبہ بندی کا انتظام کرتا ہے اور کاروباری ضوابط کی نگرانی کرتا ہے۔ عدلیہ قوانین کی تشریح کرتی ہے کاروباری تنازعات کو حل کرتی ہے اور تجارتی سرگرمیوں میں انصاف کو یقینی بناتی ہے۔ یہ ادارے ایک مستحکم شفاف اور پیشین گوئی کے قابل ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں جو اقتصادی ترقی سرمایہ کاروں کے اعتماد اور اخلاقی کاروباری طریقوں کو فروغ دیتا ہے۔

سیاسی اداروں کے کردار کو سمجھنا کاروباری اداروں کے لیے قانونی طور پر کام کرنے پالیسی کی تبدیلیوں کے مطابق کرنے اور ریگولیٹری فریم ورک کو نیویگیٹ کرنے کے لیے ضروری ہے۔ یہ یونٹ کارپوریٹ گورننس تجارتی پالیسیوں صارفین کے حقوق اور صنعتی ترقی پر ان کے اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے کاروباری ماحول کی تشکیل میں مقننہ ایگزیکٹو اور عدلیہ کے افعال اور اہمیت کو تلاش کرتا ہے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- سیاسی ماحول کے تصور اور تعریف کو سمجھیں۔
- مقننہ کے کاروباری ماحول کے کردار اور اہمیت کی وضاحت کریں۔
- کاروباری ماحول میں ایگزیکٹو کے کردار کا اندازہ لگائیں۔
- کاروبار میں عدلیہ کے افعال کا جائزہ لیں۔

8.2 سیاسی ماحول کی تعریف (Define Political Environment)

یہاں مختلف مصنفین کے ذریعہ سیاسی ماحول کی کچھ تعریفیں ہیں:

فلپ کوٹلر کے مطابق - "سیاسی ماحول قوانین حکومتی ایجنسیوں اور دباؤ کے گروپوں پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی مخصوص معاشرے میں مختلف تنظیموں اور افراد کو متاثر اور محدود کرتے ہیں۔"

According to Philip Kotler – "The political environment consists of laws, government agencies, and pressure groups that influence and limit various organizations and individuals in a given society".

ولیم پرائیڈ اور O.C کے مطابق فیرل - "سیاسی ماحول سے مراد حکومتی اقدامات پالیسیاں اور ضابطے ہیں جو کاروبار اور ان کے کاموں کو متاثر کرتے ہیں۔"

According to William Pride and O.C. Ferrell – "The political environment refers to the government actions, policies, and regulations that affect businesses and their operations".

ڈیوڈ ڈبلیو کونکلن کے مطابق - "سیاسی ماحول میں حکومتی استحکام پالیسی کی سمت اور قانونی ضوابط جیسے عوامل شامل ہیں جو مجموعی کاروباری ماحول کو تشکیل دیتے ہیں۔"

According to David W. Conklin – "The political environment includes factors such as government stability, policy direction, and legal regulations that shape the overall business climate".

چیرونلم فرانسس کے مطابق - "کسی ملک کے سیاسی ماحول میں سیاسی نظام حکومتی پالیسیاں بیوروکریسی کا کردار سیاسی استحکام اور کاروباری کاموں پر سیاسی اداروں کا مجموعی اثرورسوخ شامل ہیں۔"

According to Cherunilam Francis – "The political environment of a country includes the political system, government policies, the role of bureaucracy, political stability, and the overall influence of political institutions on business operations".

8.3 سیاسی ماحول کی خصوصیات (Features of the Political Environment)

سیاسی ماحول سے مراد کاروبار پر حکومتی پالیسیوں سیاسی استحکام اور ریگولیٹری فریم ورک کا اثر ہے۔ یہ کاروباری کارروائیوں سرمایہ کاری کے فیصلوں اور مجموعی اقتصادی ترقی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سیاسی ماحول کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

1۔ **حکومتی پالیسیاں اور ضوابط:** حکومتیں ٹیکس تجارت لیبر قوانین اور غیر ملکی سرمایہ کاری سے متعلق پالیسیاں بناتی ہیں جو براہ راست کاروباری کارروائیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ سازگار پالیسیاں کاروبار کی ترقی کو فروغ دیتی ہیں جبکہ پابندی والے ضوابط چیلنجز پیدا کر سکتے ہیں۔

2۔ **سیاسی استحکام اور عدم استحکام:** ایک مستحکم سیاسی ماحول ایک متوقع کاروباری ماحول کو یقینی بناتا ہے سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے اور اقتصادی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ سیاسی عدم استحکام جیسے بار بار حکومتی تبدیلیاں احتجاج یا تنازعات غیر یقینی صورتحال اور کاروباری خطرات پیدا کرتے ہیں۔

3۔ **قانونی فریم ورک اور گورننس:** کسی ملک کا قانونی ڈھانچہ بشمول کاروباری کارروائیوں معاہدوں اور املاک دانش کے حقوق سے متعلق قوانین کمپنیوں کے کام کرنے کے طریقے کو متاثر کرتا ہے۔ ایک شفاف اور موثر قانونی نظام منصفانہ کاروباری طریقوں کو یقینی بناتا ہے۔

4۔ **کاروبار میں حکومت کا کردار:** حکومتیں سبسڈیز ٹیکسیشن پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور ریگولیٹری اداروں کے ذریعے معیشت میں مداخلت کر سکتی ہیں۔ حکومت کی شمولیت کی سطح آزاد منڈی کی معیشتوں سے کنٹرول شدہ معیشتوں تک مختلف ہوتی ہے۔

5۔ **تجارت اور خارجہ پالیسی:** تجارتی معاہدے محصولات درآمد/برآمد کے ضوابط اور غیر ملکی تعلقات کاروبار کی توسیع اور عالمی تجارت کو متاثر کرتے ہیں۔ کھلی تجارتی پالیسیاں بین الاقوامی کاروبار کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں جبکہ تجارتی پابندیاں ترقی کے مواقع کو محدود کر سکتی ہیں۔

6۔ **بیوروکریسی اور انتظامی کارکردگی:** کاروباری لائسنس دینے قوانین کو نافذ کرنے اور معاشی پالیسیوں کو سنبھالنے میں سرکاری اداروں کی کارکردگی کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ بیوروکریسی فیصلہ سازی کو سست کرسکتی ہے اور آپریشنل اخراجات میں اضافہ کرسکتی ہے۔

7۔ **سیاسی نظریہ اور معاشی نظام:** کسی ملک کا سیاسی نظریہ (سرمایہ داری سوشلزم یا مخلوط معیشت) نجی شعبے کی شمولیت مارکیٹ کے ضوابط اور وسائل کی تقسیم کی سطح کا تعین کرتا ہے۔ کاروباری اداروں کو اپنی حکمت عملی کو ملک کے معاشی نظام کے ساتھ ہم آہنگ کرنا چاہیے۔

8۔ **عوامی اور سیاسی دباؤ:** عوامی رائے سرگرمی اور سیاسی دباؤ والے گروپ حکومتی فیصلوں اور کارپوریٹ پالیسیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کاروباری اداروں کو سماجی طور پر ذمہ دار ہونے اور اخلاقیات پائیداری اور کارپوریٹ گورننس سے متعلق خدشات کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

9۔ **بدعنوانی اور اخلاقی طرز عمل:** کسی ملک میں بدعنوانی کی سطح کاروباری لین دین سرمایہ کاری کے فیصلوں اور آپریشنل شفافیت کو متاثر کرتی ہے۔ کرپٹ سیاسی نظام کاروبار کرنے کی لاگت کو بڑھاتا ہے اور سرمایہ کاروں کا اعتماد کم کرتا ہے۔

10۔ **بین الاقوامی سیاسی تعلقات:** ممالک کے درمیان سیاسی تعلقات تجارتی پالیسیوں غیر ملکی سرمایہ کاری اور سرحد پار کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ پابندیاں سفارتی تعلقات اور عالمی تنازعات بین الاقوامی کاروباری فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

8.4 سیاسی ماحولیات کے مقاصد (Objectives of Political Environment)

سیاسی ماحول کسی ملک کے معاشی اور سماجی فریم ورک کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ حکومتی پالیسیوں سیاسی استحکام قانونی ضوابط اور مجموعی حکمرانی کے ڈھانچے پر مشتمل ہے۔ سیاسی ماحول کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ **سیاسی استحکام کو یقینی بنانا:** ملکی ترقی اور معاشی ترقی کے لیے مستحکم سیاسی ماحول ضروری ہے۔ حکومتوں کا مقصد ایک پرامن ماحول بنانا ہے جہاں کاروبار صنعتیں اور افراد بغیر کسی رکاوٹ کے کام کرسکیں۔ سیاسی استحکام ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے طویل مدتی ترقی اور خوشحالی کو یقینی بناتا ہے۔

2۔ **مضبوط قانونی فریم ورک کا قیام:** سیاسی ماحول کا مقصد ایک مضبوط قانونی نظام تیار کرنا ہے جو قوانین کو نافذ کرے حقوق کا تحفظ کرے اور انصاف کو یقینی بنائے۔ اس میں کاروبار کے لیے ضوابط بنانا صارفین کے تحفظ کے قوانین لیبر قوانین اور انسداد بدعنوانی کی پالیسیاں شامل ہیں۔ ایک مضبوط قانونی ڈھانچہ استحصال کو روکتا ہے اور اخلاقی طریقوں کو فروغ دیتا ہے۔

3۔ **اقتصادی ترقی اور ترقی کو فروغ دینا:** حکومتیں ایسی پالیسیاں بنانے کے لیے سیاسی ماحول کو تشکیل دیتی ہیں جو اقتصادی ترقی کو سہارا دیتی ہیں۔ اس میں صنعتی ترقی تجارتی پالیسیاں ٹیکس کا نظام اور مالیاتی ضوابط شامل ہیں۔ ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند اقتصادی حکمت عملی روزگار کے مواقع تکنیکی ترقی اور مجموعی قومی ترقی کو یقینی بناتی ہے۔

4۔ **غیر ملکی سرمایہ کاری اور تجارت کی حوصلہ افزائی:** غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کرنے اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے کے لیے ایک مستحکم اور شفاف سیاسی ماحول ضروری ہے۔ حکومتیں تجارتی معاہدے قائم کرتی ہیں تجارتی رکاوٹوں کو کم کرتی ہیں اور ایسی پالیسیاں بناتی ہیں جو ملٹی نیشنل کارپوریشنز کو ملک میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ سازگار خارجہ پالیسیاں معاشی وسعت کا باعث بنتی ہیں۔

5۔ **امن وامان برقرار رکھنا:** سیاسی ماحول کے بنیادی مقاصد میں سے ایک داخلی سلامتی اور سماجی نظم کو یقینی بنانا ہے۔ حکومتیں جرائم دہشت گردی اور سماجی بدامنی کو روکنے کے لیے سخت قوانین اور نفاذ کے طریقہ کار کو نافذ کرتی ہیں۔ ایک پرامن اور محفوظ معاشرہ پیداواری صلاحیت اور معیار زندگی کو بڑھاتا ہے۔

6۔ **قومی مفادات اور خود مختاری کا تحفظ:** سیاسی ماحول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مضبوط دفاعی پالیسیوں سفارتی تعلقات اور تزویراتی فیصلہ سازی کے ذریعے قومی خود مختاری کا تحفظ ہو۔ حکومتیں اچھے بین الاقوامی تعلقات کو برقرار رکھتے ہوئے قومی وسائل سرحدوں اور بیرونی خطرات سے آزادی کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں۔

7۔ **سماجی بہبود اور عوامی خدمات کو فروغ دینا:** سیاسی ماحول کا ایک اہم مقصد ضروری عوامی خدمات جیسے کہ صحت کی دیکھ بھال تعلیم بنیادی ڈھانچہ اور سماجی تحفظ فراہم کرکے شہریوں کے معیار زندگی کو بڑھانا ہے۔ وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے حکومتیں فلاحی اسکیمیں اور ترقیاتی پروگرام متعارف کرواتی ہیں۔

8۔ **شفافیت اور احتساب کو یقینی بنانا:** سیاسی ماحول کا مقصد ایک ایسا گورننس سسٹم قائم کرنا ہے جو شفاف جوابدہ اور بدعنوانی سے پاک ہو۔ مضبوط ادارے ریگولیٹری باڈیز اور آزاد عدلیہ کے نظام عوامی اعتماد کو برقرار رکھنے اور اخلاقی حکمرانی کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ ایک شفاف نظام بیوروکریسی کی نااہلیوں کو کم کرتا ہے اور گڈ گورننس کو فروغ دیتا ہے۔

9۔ **جمہوری شرکت کی حوصلہ افزائی:** ایک اچھی طرح سے تشکیل شدہ سیاسی ماحول انتخابات پالیسی سازی اور عوامی مباحثوں کے ذریعے حکمرانی میں شہریوں کی شرکت کو فروغ دیتا ہے۔ جمہوری اقدار کی حوصلہ افزائی افراد کو اپنی رائے کا اظہار کرنے فیصلہ سازی میں حصہ ڈالنے اور اس بات کو یقینی بنانے کی اجازت دیتی ہے کہ حکومتیں عوامی ضروریات کے لیے جوابدہ رہیں۔

10۔ **کارپوریٹ اور عوامی مفادات کا توازن:** حکومتیں کاروباری شعبے کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ریگولیٹ کرتی ہیں کہ کارپوریٹ سرگرمیاں عوامی بہبود سے ہم آہنگ ہوں۔ پالیسیاں منصفانہ مزدوری کے طریقوں ماحولیاتی پائیداری اور صارفین کے حقوق کو برقرار رکھتے ہوئے کاروبار کو سپورٹ کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے درمیان توازن قائم کرنا سیاسی ماحول کا کلیدی مقصد ہے۔

11۔ **عالمی تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنا:** سیاسی ماحول مسلسل عالمی چیلنجوں جیسے ماحولیاتی تبدیلی تکنیکی ترقی اور بین الاقوامی تنازعات سے نمٹنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ حکومتیں عالمی معیشت کے ساتھ مربوط ہونے ڈیجیٹل گورننس کو بڑھانے اور پائیدار ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ماحولیاتی خدشات کو دور کرنے کے لیے پالیسیاں تشکیل دیتی ہیں۔

سیاسی ماحول کسی قوم کی مجموعی ترقی اور استحکام کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کر کے حکومتیں ایک ایسا فریم ورک تیار کرتی ہیں جو عالمی مسابقت کو برقرار رکھتے ہوئے معاشی خوشحالی سماجی انصاف اور قومی سلامتی کو فروغ دیتا ہے۔

8.5 کاروباری ماحول میں مقننہ (Legislatures in the Business Environment)

مقننہ ایک ملک کا قانون ساز ادارہ ہے جو ایسے قوانین ضابطے اور پالیسیاں نافذ کرتا ہے جو کاروبار کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ قانونی فریم ورک ترتیب دے کر کاروباری ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو تجارت سرمایہ کاری مزدوری ٹیکس لگانے اور کارپوریٹ طریقوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ مقننہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کاروبار ایک منصفانہ شفاف اور اخلاقی انداز میں چلیں جبکہ معاشی ترقی کو سماجی بہبود کے ساتھ متوازن رکھیں۔

مقننہ یک ایوانی (ایک ایوان) یا دو ایوانوں (دو ایوانوں جیسے پارلیمنٹ جس میں ایوان زیریں اور ایک ایوان بالا) ہو سکتا ہے۔ یہ نئے قوانین پاس کر کے موجودہ ضوابط میں ترمیم کر کے اور اقتصادی پالیسیوں کی نگرانی کر کے کاروبار کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔

کاروباری ماحول میں مقننہ کا کردار (Role of the Legislature in the Business Environment)

مقننہ تجارتی سرگرمیوں کو منظم کرنے والے قوانین کی تشکیل ترمیم اور نفاذ کے ذریعے کاروباری ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ قانونی فریم ورک قائم کرتا ہے جس کے اندر کاروبار چلتے ہیں منصفانہ مسابقت صارفین کے تحفظ اور معاشی استحکام کو یقینی بناتے ہیں۔ کاروباری ماحول میں مقننہ کے اہم کرداروں میں شامل ہیں:

1۔ **قانون سازی اور کاروباری ضوابط:** مقننہ کاروباری کارروائیوں سے متعلق قوانین کو نافذ کرتی ہے بشمول کمپنی کی تشکیل ٹیکس مزدور کے حقوق معاہدے اور تجارتی ضوابط۔ یہ قوانین کاروباری اداروں کو مؤثر طریقے سے کام کرنے کے لیے ایک منظم قانونی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔

2۔ **منصفانہ مقابلے کو یقینی بنانا:** عدم اعتماد کے قوانین مسابقت کے ضوابط اور صارفین کے تحفظ کے ایکٹ اجارہ داریوں کو روکنے منصفانہ تجارت کو یقینی بنانے اور ایک صحت مند کاروباری ماحول کو فروغ دینے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ غیر منصفانہ کاروباری طریقوں کو روکتا ہے اور مارکیٹ کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

3۔ **ٹیکسیشن اور ریونیو جنریشن:** مقننہ ٹیکس پالیسیوں کا تعین کرتی ہے بشمول کارپوریٹ ٹیکس انکم ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکس (GST VAT)۔ یہ پالیسیاں کاروباری منافع سرمایہ کاری کے فیصلوں اور اقتصادی ترقی کو متاثر کرتی ہیں۔

4۔ **لیبر قوانین اور ملازمین کے حقوق:** اجرت کام کے اوقات پیشہ ورانہ تحفظ اور سماجی تحفظ سے متعلق روزگار کے قوانین کارکنوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہ قوانین ملازمین کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بناتے ہیں اور ایک متوازن آجر اور ملازم کا رشتہ قائم کرتے ہیں۔

5۔ **صارفین کے مفادات کا تحفظ:** صارفین کے تحفظ کے قوانین مصنوعات کے معیار اشتہاری طریقوں اور قیمتوں کی پالیسیوں کو منظم کرتے ہیں۔ یہ قوانین صارفین کو دھوکہ دہی گمراہ کن اشتہارات اور ناقص مصنوعات سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

6۔ **ماحولیاتی اور پائیداری کے ضوابط:** مقننہ آلودگی پر قابو پانے فضلہ کے انتظام اور پائیدار کاروباری طریقوں سے متعلق ماحولیاتی قوانین کو نافذ کرتی ہے۔ کاروباری اداروں کو اپنے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے اور طویل مدتی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے ان قوانین کی تعمیل کرنی چاہیے۔

7۔ **غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری کو آسان بنانا:** تجارتی پالیسیاں غیر ملکی سرمایہ کاری کے ضوابط اور بین الاقوامی معاہدے قانون ساز ادارے کے ذریعے سرحد پار کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے وضع کیے جاتے ہیں۔ یہ پالیسیاں درآمد/برآمد کی سرگرمیوں اور عالمی تجارتی تعلقات کو متاثر کرتی ہیں۔

8۔ **قانونی تنازعہ کا حل:** مقننہ کاروبار سے متعلقہ تنازعات کو سنبھالنے کے لیے عدالتیں اور ٹربیونلز قائم کرتی ہے بشمول معاہدے کی خلاف ورزیاں املاک دانش کے حقوق کی خلاف ورزیاں اور مالی فراڈ۔ ایک مضبوط قانونی نظام تنازعات کے حل کو یقینی بناتا ہے اور کاروباری سالمیت کو برقرار رکھتا ہے۔

9۔ **اقتصادی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنا:** مقننہ اسٹارٹ اپس چھوٹے کاروباروں اور صنعتی ترقی کو سپورٹ کرنے کے لیے پالیسیاں متعارف کراتی ہے۔ ٹیکس میں چھوٹ سبسڈیز اور مالی امداد جیسی مراعات کاروبار کو بڑھنے اور معاشی ترقی میں حصہ ڈالنے میں مدد کرتی ہیں۔

10۔ **بدلتے ہوئے کاروباری رجحانات کو اپنانا:** ابھرتے ہوئے کاروباری منظر نامے کے ساتھ مقننہ ای کامرس ڈیجیٹل لین دین سائبر سیکیورٹی اور ڈیٹا کے تحفظ سے متعلق قوانین کو مسلسل جدید کاروباری طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اپ ڈیٹ کرتی ہے۔

8.6 کاروباری ماحول میں ایگزیکٹو (Executive in the Business Environment)

ایگزیکٹو ان اہم سیاسی اداروں میں سے ایک ہے جو کاروباری ماحول کو متاثر کرنے والے قوانین پالیسیوں اور ضوابط کو نافذ کرنے کے لیے ذمہ دار ہیں۔ اس میں صدر وزیر اعظم وزراء بیوروکریٹس اور حکومتی ادارے شامل ہیں جو قوانین کو نافذ کرتے ہیں اور حکمرانی کو یقینی بناتے ہیں۔ ایگزیکٹو فیصلہ سازی اقتصادی منصوبہ بندی اور ریگولیٹری نفاذ میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے جو براہ راست کاروباری کارروائیوں سرمایہ کاری اور مارکیٹ کے حالات کو متاثر کرتا ہے۔

ایگزیکٹو پالیسیاں بنانے اور ان پر عمل درآمد کرنے کا ذمہ دار ہے جو کاروبار صنعتوں اور مجموعی معیشت کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قانون سازی کے قوانین کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے اور اقتصادی ترقی کی سمت فراہم کی جائے۔

کاروباری ماحول میں ایگزیکٹو کا کردار (Role of the Executive in the Business Environment)

ایگزیکٹو پالیسی سازی گورننس اور ریگولیٹری نفاذ کے ذریعے کاروباری ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صدر وزیر اعظم وزراء اور انتظامی اداروں سمیت حکومت کی ایگزیکٹو شاخ مختلف طریقوں سے معاشی اور کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہے۔ کاروباری ماحول میں ایگزیکٹو کے اہم کردار ہیں:

1۔ **پالیسی کی تشکیل اور نفاذ:** ایگزیکٹو اقتصادی تجارتی صنعتی اور مزدور پالیسیاں بناتا ہے جو براہ راست کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتی ہے۔ ٹیکس لگانے غیر ملکی سرمایہ کاری اور روزگار سے متعلق پالیسیاں کاروباری ماحول کو تشکیل دیتی ہیں۔

2۔ **ضابطہ اور قانونی فریم ورک:** ایگزیکٹو منصفانہ کاروباری طریقوں صارفین کے تحفظ اور مارکیٹ کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے قوانین اور ضوابط کو نافذ کرتا ہے۔ ریگولیٹری ادارے کارپوریٹ گورننس مالیاتی منڈیوں اور مسابقتی پالیسیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔

3۔ **اقتصادی منصوبہ بندی اور ترقی:** حکومتیں اقتصادی ترقی کے اہداف مقرر کرتی ہیں وسائل مختص کرتی ہیں اور ترقیاتی پروگرام شروع کرتی ہیں۔ ایگزیکٹو صنعت کاری بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور صنعت کاری کو فروغ دیتا ہے تاکہ معیشت کو فروغ دیا جاسکے۔

4۔ **تجارت اور خارجہ تعلقات:** ایگزیکٹو تجارتی معاہدوں پر گفت و شنید کرتا ہے درآمد و برآمد کی پالیسیاں مرتب کرتا ہے اور دوسرے ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرتا ہے۔ یہ کارروائیاں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) اور بین الاقوامی کاروبار کی توسیع کو متاثر کرتی ہیں۔

5۔ **مانیٹری اور مالیاتی پالیسیاں:** مرکزی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے ذریعے ایگزیکٹو سود کی شرح افراط زر پر قابو پانے اور حکومتی اخراجات کو متاثر کرتا ہے۔ مالیاتی پالیسیاں جیسے ٹیکس اور عوامی اخراجات کاروباری منافع اور سرمایہ کاری کو متاثر کرتی ہیں۔

6۔ **کاروباری ترغیبات اور معاونت:** ایگزیکٹو کاروباری ترقی آغاز اور اختراع کی حوصلہ افزائی کے لیے مالی معاونت سبسڈیز اور مراعات فراہم کرتا ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) اور ٹیکنالوجی سے چلنے والی صنعتوں کے پروگرام انٹرپرینیورشپ کو فروغ دیتے ہیں۔

7۔ **انفراسٹرکچر کی ترقی:** نقل و حمل توانائی مواصلات اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری سے کاروبار کی کارکردگی اور مارکیٹ تک رسائی بہتر ہوتی ہے۔ ایگزیکٹو صنعتی اور تجارتی ترقی کے لیے ضروری وسائل کی دستیابی کو یقینی بناتا ہے۔

8۔ **لیبر قوانین اور روزگار کی پالیسیاں:** ایگزیکٹو کم از کم اجرت کے قوانین روزگار کی پالیسیوں اور کام کی جگہ کے حفاظتی ضوابط کے ذریعے لیبر مارکیٹوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ پالیسیاں افرادی قوت کی پیداواری صلاحیت اور مزدور تعلقات کو متاثر کرتی ہیں۔

9۔ **ماحولیاتی ضوابط:** حکومتیں ذمہ دارانہ کاروباری طریقوں کو یقینی بنانے کے لیے ماحولیاتی قوانین اور پائیداری کی پالیسیاں نافذ کرتی ہیں۔ کاروباروں کو آلودگی پر قابو پانے فضلہ کے انتظام اور موسمیاتی تبدیلی کی پالیسیوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔

10۔ **بحران کا انتظام اور استحکام:** معاشی بحرانوں وبائی امراض یا مالی انحطاط کے دوران ایگزیکٹو اقدامات کو نافذ کرتا ہے جیسے کہ محرک پیکجز ریلیف پروگرام اور بینکاری اصلاحات کو معیشت کو مستحکم کرنے اور کاروبار کو سپورٹ کرنے کے لیے۔

8.7 کاروباری ماحول میں عدلیہ (Judiciary in the Business Environment)

عدلیہ حکومت کی وہ شاخ ہے جو قوانین کی تشریح اور نفاذ تنازعات کو حل کرنے اور معاشرے میں انصاف کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہے۔ کاروباری ماحول میں عدلیہ قانونی نظم کو برقرار رکھنے کاروباری حقوق کے تحفظ تجارتی تنازعات کو حل کرنے اور کارپوریٹ قوانین کی تعمیل کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ آئین اور قانونی نظام کے محافظ کے طور پر کام کرتا ہے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کاروبار قائم شدہ قوانین کے فریم ورک کے اندر چلیں۔

عدلیہ ایک مستحکم اور متوقع قانونی ماحول فراہم کرتی ہے جو معاشی ترقی اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو فروغ دیتی ہے۔ ایک مضبوط عدالتی نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کاروبار غیر منصفانہ مداخلت بدعنوانی یا صوابدیدی حکومتی اقدامات کے بغیر کام کر سکیں۔

عدلیہ قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے انصاف کو یقینی بنانے اور کاروباری اداروں افراد اور حکومتی اداروں کے درمیان تنازعات کو حل کرنے کے ذریعے کاروباری ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ایک قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے جو کاروبار کو دھوکہ دہی غیر منصفانہ مسابقت اور غیر اخلاقی طریقوں سے بچاتا ہے۔

کاروباری ماحول میں عدلیہ کا کردار (Role of the Judiciary in the Business Environment)

عدلیہ منصفانہ شفاف اور قانونی طور پر ہم آہنگ کاروباری ماحول کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کاروبار قانون کے دائرہ کار میں چلیں اور تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول سرمایہ کاروں ملازمین صارفین اور حکومت کے حقوق کا تحفظ کریں۔

کاروباری ماحول میں عدلیہ کے اہم کردار میں شامل ہیں:

1۔ **کاروباری قوانین کا نفاذ:** عدلیہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کمپنیاں کارپوریٹ قوانین ٹیکس لگانے کی پالیسیوں لیبر قوانین اور ماحولیاتی ضوابط کی تعمیل کریں۔ یہ قانونی فریم ورک کو نافذ کرتا ہے جو کاروباری سرگرمیوں معاہدوں اور مالیاتی لین دین کو کنٹرول کرتا ہے۔

2۔ **کاروباری حقوق اور مفادات کا تحفظ:** کاروباری اداروں کے پاس قانونی حقوق ہیں جیسے املاک دانش کا تحفظ معاہدہ کا نفاذ اور منصفانہ مقابلہ۔ عدلیہ ان حقوق کی حفاظت کرتی ہے اجارہ داری دھوکہ دہی اور معاہدوں کی خلاف ورزی جیسے غیر منصفانہ طریقوں کو روکتی ہے۔

3۔ **تجارتی تنازعات کو حل کرنا:** عدلیہ کاروباری تنازعات میں ثالث کے طور پر کام کرتی ہے جیسے کمپنیوں کے درمیان تنازعات آجر۔ملازمین کے مسائل اور صارفین کی شکایات۔ یہ عدالتوں اور ثالثی کے طریقہ کار کے ذریعے قانونی علاج فراہم کرتا ہے۔

4۔ **کارپوریٹ گورننس اور اخلاقیات کو یقینی بنانا:** عدالتی ادارے اس بات کو یقینی بنا کر کارپوریٹ گورننس کی نگرانی کرتے ہیں کہ کاروبار اخلاقی طریقوں کی پیروی کریں مالیاتی رپورٹنگ میں شفافیت برقرار رکھیں اور دھوکہ دہی بدعنوانی اور اندرونی تجارت کو روکیں۔

5۔ **مسابقت کو منظم کرنا اور اجارہ داریوں کو روکنا:** عدم اعتماد کے قوانین اور مقابلے کے ضوابط عدلیہ کے ذریعے منصفانہ کاروباری طریقوں کو فروغ دینے کے لیے نافذ کیے جاتے ہیں۔ یہ اجارہ دارانہ رویے قیمتوں کے تعین اور مارکیٹ میں ہیرا پھیری کو روکتا ہے جو صارفین اور چھوٹے کاروباروں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

6۔ **صارفین کے حقوق کا تحفظ:** عدلیہ یقینی بناتی ہے کہ کاروبار صارفین کے تحفظ کے قوانین پر عمل کریں جیسے کہ مصنوعات کی حفاظت منصفانہ قیمتوں کا تعین اور معیار کے معیارات۔ یہ صارفین کی شکایات کو دور کرتا ہے اور دھوکہ دہی گمراہ کن اشتہارات اور خراب مصنوعات کے لیے قانونی علاج فراہم کرتا ہے۔

7۔ **دیوالیہ پن اور دیوالیہ پن کے معاملات کو ہینڈل کرنا:** جب کاروباری اداروں کو مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو عدلیہ دیوالیہ پن اور دیوالیہ پن کی کارروائی کی نگرانی کرتی ہے۔ یہ قرض دہندگان کے درمیان اثاثوں کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے اور کاروباروں کو تنظیم نو یا لیکویڈیشن کے لیے قانونی راستے فراہم کرتا ہے۔

8۔ **ایک مستحکم کاروباری ماحول کی سہولت فراہم کرنا:** ایک مضبوط عدالتی نظام ایک مستحکم اور متوقع قانونی ماحول کو یقینی بنا کر سرمایہ کاروں کاروباروں اور بین الاقوامی شراکت داروں میں اعتماد پیدا کرتا ہے۔ یہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کرتا ہے اور اقتصادی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

9۔ **قوانین اور آئینی تحفظ کی تشریح:** عدلیہ پیچیدہ کاروباری قوانین کی تشریح کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ وہ آئینی اصولوں کے مطابق ہوں۔ یہ کاروباری ضوابط میں قانونی وضاحت اور مستقل مزاجی فراہم کرتا ہے۔

10۔ **روزگار اور مزدوری کے مسائل کو حل کرنا:** عدلیہ اجرت کام کے حالات امتیازی سلوک اور غلط برطرفی سے متعلق لیبر قوانین کو نافذ کر کے ملازمین کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔ یہ کاروباری ماحول میں کارکنوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بناتا ہے۔

8.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ کسی ملک کا سیاسی ماحول کاروباری سرگرمیوں اقتصادی پالیسیوں اور تجارتی ضوابط کی تشکیل میں کس طرح بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ حکومت کے تین ادارے——مقننہ ایگزیکٹو اور عدلیہ——کاروباری ماحول کو مستحکم شفاف اور قانونی بنیادوں پر استوار کرنے میں باہم مربوط کردار ادا کرتے ہیں۔ طلبہ نے مقننہ کے کردار کو سمجھ لیا ہے کہ یہ کاروباری قوانین ٹیکس پالیسیوں مزدور ضوابط اور صارفین کے تحفظ کے قوانین کے ذریعے کاروباری سرگرمیوں کو منظم کرتی ہے۔ انہوں نے ایگزیکٹو کے کردار کو بھی پہچان لیا ہے جو ان قوانین پر عمل درآمد پالیسی سازی اور اقتصادی ترقی کے لیے منصوبہ بندی کے ذریعے کاروباری ماحول کو فعال بناتا ہے۔ مزید برآں طلبہ نے عدلیہ کے افعال کو سمجھ لیا ہے جو قانون کی بالادستی کو یقینی بناتی ہے کاروباری تنازعات کو حل کرتی ہے اور انصاف کے اصولوں کے مطابق کاروباری اداروں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ادراک حاصل کیا ہے کہ ایک مستحکم شفاف اور مؤثر سیاسی نظام ہی وہ بنیاد فراہم کرتا ہے جو سرمایہ کاری کے فروغ صنعتی ترقی اور پائیدار معاشی استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔

8.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ سیاسی ماحول سے مراد وہ حالات اور عوامل ہیں جو کسی ملک میں ________ پالیسیوں اور کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

2۔ حکومت کے تین بنیادی ادارے مقننہ ایگزیکٹو اور ________ ہیں۔

3۔ مقننہ کاروباری سرگرمیوں سے متعلق قوانین اور ________ کو تشکیل دینے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

4۔ ایگزیکٹو ان قوانین اور پالیسیوں کو ________ کرتی ہے جو کاروباری ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔

5۔ عدلیہ کاروباری تنازعات کو حل کر کے قانون کی ________ کو یقینی بناتی ہے۔

6۔ سیاسی استحکام سرمایہ کاری کو راغب کرتا ہے اور ________ ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

7۔ حکومت کے بنائے گئے قوانین ضوابط اور ٹیکس پالیسیوں کو مجموعی طور پر ________ کہا جاتا ہے۔

8۔ شفاف اور مؤثر عدالتی نظام سرمایہ کاروں کے ________ کو بڑھاتا ہے۔

9۔ بیوروکریسی کی کارکردگی کاروباری اجازت ناموں پالیسیوں کے نفاذ اور ________ فیصلوں کو متاثر کرتی ہے۔

10۔ ایک مستحکم سیاسی نظام معیشت میں ________ اور طویل مدتی خوشحالی کے لیے ضروری ہے۔

جوابات(Answers)

1۔ حکومتی	2۔ عدلیہ
3۔ ضوابط	4۔ نافذ
5۔ بالادستی	6۔ اقتصادی
7۔ قانونی فریم ورک	8۔ اعتماد
9۔ انتظامی	10۔ استحکام

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ سیاسی ماحول کی تعریف لکھیں۔

2۔ سیاسی ماحول کی خصوصیات لکھیں۔

3۔ سیاسی ماحولیات کے مقاصد قلمبند کیجیے۔

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ کاروباری ماحول میں مقننہ پر نوٹ قلمبند کیجیے۔

2۔ کاروباری ماحول میں ایگزیکٹو پر روشنی ڈالیں۔

3۔ کاروباری ماحول میں عدلیہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں۔

اکائی 9۔ قانونی ماحول

(Legal Environment)

اکائی کے اجزا

9.0 تمہید (Introduction)

9.1 مقاصد(Objectives)

9.2 قانونی ماحول کی تعریف(Definition of Legal Environment)

9.3 قانونی ماحول کی خصوصیات(Features of the Legal Environment)

9.4 قانونی ماحولیات کے مقاصد(Objectives of Legal Environment)

9.5 قانونی ماحول کے مختلف پہلو(Different Aspects of the Legal Environment)

9.6 کاروبار پر قانونی ماحول کا اثر(Impact of Legal Environment on Business)

9.7 قانونی ماحول کی اقسام(Types of Legal Environment)

9.8 کاروباری ماحول کو متاثر کرنے والے قانونی عوامل

(Legal Factors Affecting the Business Environment)

9.9 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

9.10 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

9.0 تمہید(Introduction)

قانونی ماحول کاروباری منظر نامے کا ایک اہم پہلو ہے کیونکہ یہ قانونی فریم ورک کی وضاحت کرتا ہے جس کے اندر کاروبار چلتے ہیں۔ اس میں مختلف قوانین ضابطے اور پالیسیاں شامل ہیں جو کارپوریٹ سرگرمیوں کو کنٹرول کرتی ہیں اخلاقی طرز عمل صارفین کے تحفظ منصفانہ مسابقت اور حکومتی پالیسیوں کی تعمیل کو یقینی بناتی ہیں۔ قانونی ماحول کو سمجھنا کاروباری اداروں کو قانونی تنازعات سے بچنے ان کے حقوق کی حفاظت اور ہموار کارروائیوں کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

کاروباری اداروں کو مختلف قسم کے قوانین کی تعمیل کرنی چاہیے بشمول کاروباری قوانین لیبر قوانین ٹیکس کے ضوابط دانشورانہ املاک کے قوانین ماحولیاتی قوانین اور مسابقتی قوانین۔ یہ قانونی فریم ورک فیصلہ سازی کارپوریٹ گورننس اور مجموعی طور پر کاروبار کی

پائیداری کو متاثر کرتے ہیں۔ایک اچھی طرح سے منظم قانونی ماحول تجارتی سرگرمیوں میں شفافیت انصاف اور انصاف کو یقینی بنا کر معاشی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔

یہ یونٹ کاروبار پر قانونی ماحول کے معنی اقسام اور اثرات کو تلاش کرتا ہے اور کاروباری ماحول کو متاثر کرنے والے قانونی عوامل کو نمایاں کرتا ہے تاکہ سیکھنے والوں کو کاروباری کارروائیوں میں ان کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد ملے۔

9.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- کاروبار میں قانونی ماحول کی تعریف اور اہمیت کو سمجھیں گے۔
- قانونی ماحول کی مختلف اقسام جیسے گھریلو سماجی اقتصادی تکنیکی اور سیاسی پہلوؤں کی وضاحت کریں گے۔
- کاروباری کارروائیوں پر قانونی ماحول کے اثرات کا تجزیہ کریں کاروبار کو متاثر کرنے والے مختلف قانونی عوامل کا جائزہ لیں گے۔
- قانونی ماحول کے مختلف پہلوؤں کو پہچانیں گے۔

9.2 قانونی ماحول کی تعریف (Definition of Legal Environment)

یہاں مختلف مصنفین کے ذریعہ قانونی ماحول کی کچھ تعریفیں ہیں:

فلپ کوٹلر کے مطابق۔" قانونی ماحول قوانین حکومتی ایجنسیوں اور دباؤ گروپوں پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی مخصوص معاشرے میں مختلف تنظیموں اور افراد کو متاثر اور محدود کرتے ہیں۔"

According to Philip Kotler – "The legal environment consists of laws, government agencies, and pressure groups that influence and limit various organizations and individuals in a given society".

ولیم جے سٹینٹن کے مطابق۔"کاروبار کے قانونی ماحول سے مراد قوانین ضوابط اور عدالتی فیصلوں کا فریم ورک ہے جو کاروباری کارروائیوں کو کنٹرول کرتے ہیں منصفانہ مسابقت اور صارفین کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔"

According to William J. Stanton – "The legal environment of business refers to the framework of laws, regulations, and court decisions that govern business operations, ensuring fair competition and consumer protection".

جیمز ڈبلیو میک گیگن آر چارلس موئیر اور فریڈرک ایچ ڈی بی کے مطابق۔ہیریس۔" قانونی ماحول قواعد ضوابط اور قانونی فیصلوں پر مشتمل ہے جو کاروباری سرگرمیوں کارپوریٹ رویے اور اقتصادی لین دین کو متاثر کرتے ہیں۔"

According to James W. McGuigan, R. Charles Moyer, and Frederick H. deB. Harris – "The legal environment encompasses the rules, regulations, and legal decisions that influence business activities, corporate behavior, and economic transactions".

پی کے گوئل کے مطابق-"ایک قانونی ماحول میں مختلف قوانین اور ضوابط شامل ہوتے ہیں جو اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کاروبار کو کیسے چلنا چاہیے اخلاقی طرز عمل صارفین کے تحفظ اور حکومتی پالیسیوں کی تعمیل کو یقینی بنانا چاہیے۔"

According to P. K. Goel – "A legal environment includes various laws and regulations that determine how businesses should operate, ensuring ethical conduct, consumer protection, and compliance with government policies".

9.3 قانونی ماحول کی خصوصیات (Features of the Legal Environment)

قانونی ماحول سے مراد قوانین ضوابط اور عدالتی فیصلوں کا فریم ورک ہے جو کاروباری کارروائیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں منصفانہ تجارت صارفین کے تحفظ اور کارپوریٹ تعمیل کو یقینی بناتے ہیں۔ ذیل میں قانونی ماحول کی اہم خصوصیات ہیں:

1۔ کاروباری قوانین اور ضوابط

قانونی ماحول مختلف کاروباری قوانین پر مشتمل ہوتا ہے جیسے کمپنی کا قانون مزدوری کے قوانین ٹیکس کے ضوابط اور مسابقتی قوانین۔ یہ قوانین کاروبار ملازمین اور اسٹیک ہولڈرز کے حقوق فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کرتے ہیں۔

2۔ صارفین کا تحفظ اور حقوق

قانونی ماحول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ صارفین غیر منصفانہ تجارتی طریقوں گمراہ کن اشتہارات اور خراب مصنوعات سے محفوظ رہیں۔ صارفین کے تحفظ کے قوانین خریداروں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں اور بازار میں منصفانہ لین دین کو یقینی بناتے ہیں۔

3۔ کارپوریٹ گورننس اور اخلاقیات

کاروباری اداروں کو کارپوریٹ گورننس کے رہنما خطوط پر عمل کرنے کی ضرورت ہے شفافیت جوابدہی اور اخلاقی فیصلہ سازی کو یقینی بنانا۔ قوانین دھوکہ دہی کی سرگرمیوں مالیاتی غلط رپورٹنگ اور اندرونی تجارت کو روکتے ہیں۔

4۔ لیبر قوانین اور ملازمین کی بہبود

قانونی ماحول میں روزگار کے قوانین شامل ہیں جو اجرت کام کے حالات حفاظتی اقدامات اور ملازمین کے حقوق کو منظم کرتے ہیں۔ یہ کام کی جگہ پر ہونے والے امتیازی سلوک غلط برطرفی اور مزدوری کے غیر منصفانہ طریقوں کے خلاف تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

5۔ معاہدہ قانون اور کاروباری معاہدے

قانونی فریم ورک معاہدوں معاہدوں اور شراکت داریوں کو کنٹرول کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ قانونی طور پر پابند اور قابل نفاذ ہیں۔

قوانین معاہدے کی خلاف ورزی کا علاج فراہم کرتے ہیں اور منصفانہ کاروباری معاملات کو یقینی بناتے ہیں۔

6۔ ٹیکسیشن اور مالیاتی ضوابط

کاروباری اداروں کو ٹیکس قوانین جیسے کارپوریٹ ٹیکس انکم ٹیکس اور جی ایس ٹی کے ضوابط کی تعمیل کرنی چاہیے۔

مالیاتی قوانین فراڈ کو روکنے اور معاشی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے بینکنگ سرمایہ کاری اور مالیاتی لین دین کو منظم کرتے ہیں۔

7۔ ماحولیاتی تحفظ کے قوانین

کاروباروں کو آلودگی پر قابو پانے فضلہ کے انتظام اور پائیدار ترقی سے متعلق ماحولیاتی قوانین پر عمل کرنا چاہیے۔

ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجے میں جرمانے جرمانے یا بند ہو سکتے ہیں۔

8۔ انٹلیکچوئل پراپرٹی رائٹس (IPR) کا تحفظ

قانونی ماحول کاروبار کے پیٹنٹ کاپی رائٹس ٹریڈ مارکس اور تجارتی رازوں کو خلاف ورزی سے محفوظ رکھتا ہے۔

دانشورانہ املاک کا تحفظ جدت اور منصفانہ مقابلے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

9۔ کاروبار میں عدلیہ کا کردار

عدالتیں اور ٹربیونلز قوانین کی تشریح اور نفاذ کرتے ہیں کاروباری کارروائیوں سے متعلق تنازعات کو حل کرتے ہیں۔

ایک مضبوط عدلیہ انصاف انصاف اور غیر قانونی طریقوں کے خلاف تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔

10۔ بین الاقوامی تجارت اور کاروباری ضوابط

عالمی تجارت میں مصروف کاروباروں کو بین الاقوامی کاروباری قوانین WTO کے ضوابط اور غیر ملکی تجارتی پالیسیوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔

قانونی فریم ورک سرحد پار لین دین غیر ملکی سرمایہ کاری اور تجارتی معاہدوں کو منظم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

9.4 قانونی ماحولیات کے مقاصد (Objectives of Legal Environment)

قانونی ماحول قوانین اور ضوابط کا ایک منظم فریم ورک فراہم کرتا ہے جو کاروباری کارروائیوں کو کنٹرول کرتا ہے انصاف شفافیت اور تعمیل کو یقینی بناتا ہے۔ قانونی ماحول کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ **قوانین کے ساتھ کاروباری تعمیل کو یقینی بنانا:** قانونی ماحول کا بنیادی مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کاروبار کارپوریٹ قوانین لیبر قوانین ٹیکس کے قوانین اور تجارتی ضوابط کے دائرے میں رہتے ہوئے انصاف اور احتساب کو برقرار رکھیں۔

2۔ **صارفین کے حقوق کا تحفظ:** قانونی فریم ورک کا مقصد صارفین کی حفاظت اور اطمینان کو یقینی بناتے ہوئے دھوکہ دہی پر مبنی تجارتی طریقوں جھوٹے اشتہارات اور غیر معیاری مصنوعات کی فروخت کو روک کر صارفین کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

3۔ **منصفانہ مقابلے کو فروغ دینا:** قانونی ماحول اجارہ داری کے طریقوں قیمتوں کے تعین اور مارکیٹ کی غیر منصفانہ حکمت عملیوں کو روکنے کے لیے عدم اعتماد کے قوانین اور مسابقت کی پالیسیوں کو نافذ کرتا ہے جس سے ایک صحت مند اور مسابقتی کاروباری ماحول پیدا ہوتا ہے۔

4۔ **روزگار اور مزدوری کے طریقوں کو منظم کرنا:** لیبر قوانین اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ملازمین کو منصفانہ اجرت کام کے محفوظ حالات اور امتیازی سلوک اور استحصال سے تحفظ کام کی جگہ کی اخلاقیات اور ملازمین کی فلاح و بہبود کو فروغ دیا جائے۔

5۔ **انٹلیکچوئل پراپرٹی رائٹس کی حفاظت (IPR):** قانونی نظام پیٹنٹ ٹریڈ مارکس کاپی رائٹس اور تجارتی رازوں کی حفاظت کرتا ہے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کاروبار اور افراد ان کی اختراعات اور تخلیقی کاموں سے مستفید ہوں۔

6۔ **معاہدہ کی ذمہ داریوں کو نافذ کرنا:** کاروباری معاہدوں اور معاہدوں کو قانونی طور پر لاگو ہونے کے قابل ہونا چاہیے تاکہ ان میں شامل تمام فریقین کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے معاہدے کی خلاف ورزیوں اور تنازعات سے وابستہ خطرات کو کم کیا جاسکے۔

7۔ **کارپوریٹ گورننس اور اخلاقی طریقوں کو یقینی بنانا:** قانونی ماحول کارپوریٹ گورننس کے قوانین کو نافذ کرتا ہے تاکہ شفافیت جوابدہی اور اخلاقی کاروباری کارروائیوں کو یقینی بنایا جاسکے دھوکہ دہی اور مالی بدانتظامی کو روکا جاسکے۔

8۔ **ماحولیات کی حفاظت اور پائیداری کو فروغ دینا:** ماحولیاتی قوانین صنعتی آلودگی فضلہ کے انتظام اور وسائل کے تحفظ کو منظم کرتے ہیں اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کاروبار ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچائے بغیر پائیدار طریقوں کی پیروی کریں۔

9۔ **اقتصادی استحکام اور ترقی میں معاونت:** مالیاتی ضوابط ٹیکس پالیسیاں اور سرمایہ کاری کے قوانین کو نافذ کرنے سے قانونی ماحول معاشی استحکام سرمایہ کاروں کے اعتماد اور کاروبار کی توسیع میں معاون ہوتا ہے۔

10۔ **کاروباری تنازعات اور قانونی تنازعات کو حل کرنا:** عدلیہ تنازعات کے حل ثالثی اور قانونی چارہ جوئی کے لیے کاروباری اداروں ملازمین اور صارفین کے درمیان تنازعات کو حل کرنے کے لیے میکانزم فراہم کرتی ہے انصاف اور انصاف کو یقینی بناتی ہے۔

9.5 قانونی ماحول کے مختلف پہلو (Different Aspects of the Legal Environment)

قانونی ماحول مختلف قوانین ضوابط اور عدالتی فیصلوں پر مشتمل ہے جو کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ کارپوریٹ سیکٹر میں انصاف تعمیل اور استحکام کو یقینی بناتا ہے۔ قانونی ماحول کے اہم پہلوؤں میں شامل ہیں:

قانونی ماحول سے مراد قوانین ضوابط اور عدالتی نظام کے فریم ورک سے ہے جو کاروباری کارروائیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ تعمیل کو یقینی بنانے اسٹیک ہولڈرز کے حقوق کی حفاظت اور منصفانہ مارکیٹ کے طریقوں کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کاروبار میں قانونی ماحول کے اہم پہلوؤں میں شامل ہیں:

1۔ **کاروبار اور کارپوریٹ قوانین**

یہ قوانین کاروبار کی تشکیل آپریشن اور تحلیل کو منظم کرتے ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

- کمپنی کا قانون - کاروباری رجسٹریشن کارپوریٹ ڈھانچہ اور شیئر ہولڈر کے حقوق کو کنٹرول کرتا ہے۔

- شراکت کا قانون-کاروباری شراکت داروں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے۔
- معاہدہ کا قانون-کاروباری اداروں ملازمین اور صارفین کے درمیان معاہدوں کے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔

2۔ روزگار اور لیبر قوانین

یہ قوانین ملازمین کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اور آجر کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتے ہیں جن میں شامل ہیں:

- کم از کم اجرت کام کے اوقات اور اوورٹائم پالیسیاں۔
- ملازمین کی حفاظت صحت کے ضوابط اور کام کے حالات۔
- امتیازی سلوک اور روزگار کے مساوی مواقع کے قوانین۔

3۔ صارفین کے تحفظ کے قوانین

کاروبار کو منصفانہ تجارتی طریقوں اور صارفین کے حقوق کو یقینی بنانے والے قوانین کی تعمیل کرنی چاہیے بشمول:

- مصنوعات کی حفاظت کے قوانین-سامان کی تیاری اور فروخت کو منظم کریں۔
- اشتہاری قوانین– جھوٹے یا گمراہ کن اشتہارات کو روکیں۔
- صارفین کے حقوق کے قوانین-دھوکہ دہی ناقص اشیاء اور غیر منصفانہ قیمتوں کے لیے علاج فراہم کریں۔

4۔ دانشورانہ املاک کے قوانین

یہ قوانین کاروباری اختراعات تخلیقی کاموں اور برانڈ کی شناخت کی حفاظت کرتے ہیں بشمول:

- پیٹنٹ قوانین–ایجادات کو غیر مجاز استعمال سے محفوظ رکھیں۔
- کاپی رائٹ کے قوانین– تخلیقی کاموں کی حفاظت کریں جیسے کتابیں موسیقی اور سافٹ ویئر۔
- ٹریڈ مارک قوانین-برانڈ کے ناموں اور لوگو کے غلط استعمال کو روکیں۔

5۔ ٹیکس کے قوانین

کاروباری اداروں کو قومی اور بین الاقوامی ٹیکس قوانین کی تعمیل کرنی چاہیے جن میں شامل ہیں:

- کارپوریٹ ٹیکس-کمپنی کے منافع پر لگایا جاتا ہے۔
- گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی)/ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی)-سامان اور خدمات کی فروخت پر لاگو ہوتا ہے۔
- انکم ٹیکس کے قوانین-کاروبار اور ملازمین کے لیے ٹیکس کی ذمہ داریوں کی وضاحت کریں۔

6۔ مسابقت اور عدم اعتماد کے قوانین

یہ قوانین غیر منصفانہ کاروباری طریقوں اور اجارہ داریوں کو روکتے ہیں اس بات کو یقینی بناتے ہیں:

- منصفانہ مارکیٹ مقابلہ.
- قیمتوں کے تعین کارٹیلز اور شکاری قیمتوں پر پابندیاں۔

- غالب مارکیٹ پوزیشنوں کے غلط استعمال کے خلاف تحفظ۔

7۔ ماحولیاتی قوانین

کاروباری اداروں کو ان ضوابط کی پیروی کرنی چاہیے جس کا مقصد قدرتی وسائل کی حفاظت کرنا ہے جن میں شامل ہیں:

- آلودگی کنٹرول اور فضلہ کا انتظام۔
- پائیدار کاروباری طریقوں اور ماحولیاتی اثرات کا جائزہ۔
- کاربن کے اخراج کے قوانین اور موسمیاتی تبدیلی کی پالیسیوں کی تعمیل۔

8۔ غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری کے قوانین

یہ قوانین بین الاقوامی کاروباری لین دین کو منظم کرتے ہیں بشمول:

- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کے ضوابط - غیر ملکی اداروں کے لیے سرمایہ کاری کے قواعد کی وضاحت کرتے ہیں۔
- درآمدی برآمد کے قوانین - تجارتی پابندیوں محصولات اور کسٹم ڈیوٹی کو کنٹرول کریں۔
- بین الاقوامی تجارتی معاہدے - عالمی کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

9۔ سائبر قوانین اور ڈیٹا پروٹیکشن

ڈیجیٹل دور میں کاروباری اداروں کو ان سے متعلقہ قوانین کی تعمیل کرنی چاہیے:

- ڈیٹا کی رازداری اور تحفظ کے قوانین — محفوظ کسٹمر اور کاروباری ڈیٹا۔
- سائبر کرائم قوانین - فراڈ ہیکنگ اور شناخت کی چوری کو روکیں۔
- ای کامرس کے ضوابط - آن لائن لین دین اور ڈیجیٹل معاہدوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

10۔ تنازعات کا حل اور عدالتی نظام

ایک اچھی طرح سے کام کرنے والا قانونی نظام کاروباری تنازعات کے منصفانہ حل کو یقینی بناتا ہے:

- قانونی چارہ جوئی - عدالتوں کے ذریعے قانونی کارروائی۔
- ثالثی اور ثالثی - تنازعات کے حل کے متبادل طریقے۔
- قانونی تعمیل کا طریقہ کار - اس بات کو یقینی بنانا کہ کاروبار قانونی ذمہ داریوں پر عمل کریں۔

9.6 کاروبار پر قانونی ماحول کا اثر (Impact of Legal Environment on Business)

قانونی ماحول قوانین ضوابط اور عدالتی نظام پر مشتمل ہوتا ہے جو کاروباری کارروائیوں فیصلہ سازی اور مجموعی ترقی کو متاثر کرتے ہیں۔ قانونی تقاضوں کی تعمیل ہموار کام کو یقینی بناتی ہے جبکہ عدم تعمیل جرمانے قانونی چارہ جوئی اور شہرت کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ کاروبار پر قانونی ماحول کے بڑے اثرات ہیں:

1۔ کاروباری تعمیل اور استحکام کو یقینی بناتا ہے۔

کاروباری اداروں کو قانونی طور پر کام کرنے کے لیے مختلف قوانین جیسے کمپنی کے قوانین ٹیکس کے ضوابط اور لیبر قوانین کی پابندی کرنی چاہیے۔ایک مستحکم قانونی ماحول کاروباری اعتماد اور طویل مدتی پائیداری کو فروغ دیتا ہے۔

2۔ کاروبار کے ڈھانچے اور آپریشنز کو متاثر کرتا ہے۔

قانونی فریم ورک اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کاروبار کس طرح تشکیل اور چلائے جاتے ہیں۔ کمپنی کی تشکیل ملکیت اور شراکت داری سے متعلق قوانین کارپوریٹ گورننس اور فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

3۔ روزگار اور لیبر تعلقات کو منظم کرتا ہے۔

لیبر قوانین ملازمت اجرت کام کے حالات ملازمین کے فوائد اور تنازعات کے حل کو کنٹرول کرتے ہیں۔عدم تعمیل مزدوروں کی ہڑتالوں قانونی کارروائیوں اور کمپنی کی ساکھ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

4۔ صارفین کے حقوق اور کاروباری اخلاقیات کی حفاظت کرتا ہے۔

صارفین کے تحفظ کے قوانین کاروبار کو معیاری مصنوعات منصفانہ قیمتوں اور سچائی پر مبنی اشتہارات فراہم کرنے کو یقینی بناتے ہیں۔ کمپنیوں کو قانونی چارہ جوئی اور صارفین کے عدم اعتماد سے بچنے کے لیے اخلاقی کاروباری طریقوں کو برقرار رکھنا چاہیے۔

5۔ مسابقت اور مارکیٹ کے طریقوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

عدم اعتماد کے قوانین اجارہ داری کے طریقوں قیمتوں کے تعین اور غیر منصفانہ مقابلے کو روکتے ہیں۔ریگولیٹری جرمانے اور مارکیٹ کی پابندیوں سے بچنے کے لیے کاروبار کو منصفانہ اور شفاف طریقے سے کام کرنا چاہیے۔

6۔ مالیاتی اور ٹیکس کی ذمہ داریوں کو متاثر کرتا ہے۔

کاروباری اداروں کو ٹیکس کے ضوابط جیسے کارپوریٹ ٹیکس GST/VAT اور انکم ٹیکس قوانین کی تعمیل کرنی چاہیے۔ ٹیکس کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکامی قانونی جرمانے مالی نقصانات اور کاروباری بندش کا باعث بن سکتی ہے۔

7۔ تنازعات کے حل کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

ایک مضبوط قانونی ماحول کاروباری تنازعات کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے قانونی چارہ جوئی ثالثی اور ثالثی جیسے میکانزم فراہم کرتا ہے۔یہ کاروباری شراکت داروں ملازمین اور گاہکوں کے درمیان اعتماد کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

8۔ غیر ملکی سرمایہ کاری اور تجارت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ایک اچھی طرح سے منظم قانونی نظام براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کرتا ہے اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ دیتا ہے۔کاروباری اداروں کو عالمی توسیع کے لیے غیر ملکی سرمایہ کاری کے قوانین تجارتی معاہدوں اور املاک دانش کے حقوق کی تعمیل کرنی چاہیے۔

9۔ ماحولیاتی اور سماجی ذمہ داری کو نافذ کرتا ہے۔

ماحولیاتی قوانین فضلہ کے انتظام آلودگی پر قابو پانے اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) کو منظم کرتے ہیں۔ کمپنیوں کو جرمانے پابندیوں اور شہرت کو پہنچنے والے نقصان سے بچنے کے لیے پائیدار طریقے اپنانا چاہیے۔

10۔ ڈیجیٹل اور ای کامرس کی سرگرمیوں کو منظم کرتا ہے۔

ڈیجیٹل کاروبار کے عروج کے ساتھ سائبر قوانین اور ڈیٹا کے تحفظ کے ضوابط آن لائن لین دین رازداری کی پالیسیوں اور سائبر سیکیوریٹی اقدامات کو متاثر کرتے ہیں۔ کاروباروں کو ڈیٹا کی خلاف ورزیوں اور سائبر فراڈ کو روکنے کے لیے تعمیل کو یقینی بنانا چاہیے۔

9.7 قانونی ماحول کی اقسام (Types of Legal Environment)

قانونی ماحول کی اقسام

کاروبار کا قانونی ماحول مختلف قوانین اور ضوابط پر مشتمل ہوتا ہے جن کی کمپنیوں کو آسانی اور اخلاقی طور پر کام کرنے کے لیے عمل کرنا چاہیے۔ یہ قوانین کاروبار ملازمین صارفین اور معاشرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ قانونی ماحول کی اہم اقسام ہیں:

1۔ **کارپوریٹ قانونی ماحول:** اس میں کاروبار کی تشکیل ملکیت اور انتظام سے متعلق قوانین شامل ہیں۔ اس میں کمپنی کی رجسٹریشن شراکت داری کے معاہدوں انضمام حصول اور کاروباری تحلیل کے قوانین شامل ہیں۔

2۔ **معاہدہ قانونی ماحول:** معاہدے کے قوانین کاروبار سپلائرز ملازمین اور گاہکوں کے درمیان معاہدوں کو منظم کرتے ہیں۔ یہ قوانین اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ معاہدے قانونی طور پر پابند ہوں اور دھوکہ دہی یا معاہدوں کی خلاف ورزی کو روکیں۔

3۔ **لیبر اور ایمپلائمنٹ قانونی ماحول:** یہ قوانین کارکنوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اور آجر کی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ ان میں اجرت کام کے اوقات کام کی جگہ کی حفاظت ملازمت کی حفاظت ملازمین کے فوائد اور امتیازی سلوک مخالف پالیسیوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

4۔ **صارفین کا تحفظ قانونی ماحول:** اس زمرے کے تحت قوانین صارفین کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں اور منصفانہ کاروباری طریقوں کو یقینی بناتے ہیں۔ وہ مصنوعات کی حفاظت اشتہاری معیارات رقم کی واپسی کی پالیسیاں اور دھوکہ دہی یا گمراہ کن معلومات کے خلاف تحفظ کو منظم کرتے ہیں۔

5۔ **دانشورانہ املاک قانونی ماحول:** اس میں وہ قوانین شامل ہیں جو کاروباری اختراعات ٹریڈ مارکس کاپی رائٹس اور پیٹنٹ کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ قوانین دوسروں کو کمپنی کے برانڈ ایجادات یا تخلیقی کاموں کو کاپی کرنے یا غلط استعمال کرنے سے روکتے ہیں۔

6۔ **ٹیکسیشن قانونی ماحول:** ٹیکس کے قوانین اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کاروباروں کو ٹیکس میں کتنی رقم ادا کرنی چاہیے۔ اس میں کارپوریٹ ٹیکس انکم ٹیکس سیلز ٹیکس ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT) اور کسٹم ڈیوٹی شامل ہیں۔ قانونی جرمانے سے بچنے کے لیے کاروباری اداروں کو ٹیکس کے ان ضوابط کی تعمیل کرنی چاہیے۔

7۔ **مقابلہ اور عدم اعتماد کا قانونی ماحول:** یہ قوانین اجارہ داریوں اور غیر منصفانہ کاروباری طریقوں کو روکتے ہیں۔ وہ قیمتوں کے تعین غیر منصفانہ تجارتی طریقوں اور بڑی کارپوریشنوں کے ذریعہ مارکیٹ کی طاقت کے غلط استعمال پر پابندی لگا کر مسابقتی مارکیٹ کو یقینی بناتے ہیں۔

8۔ **ماحولیاتی قانونی ماحول:** کاروباری اداروں کو ماحول کی حفاظت کرنے والے قوانین پر عمل کرنا چاہیے۔ یہ ضابطے ماحولیاتی نقصان کو روکنے کے لیے آلودگی پر قابو پانے فضلہ کے انتظام وسائل کے پائیدار استعمال اور کاربن کے اخراج کی حدوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

9۔ **بین الاقوامی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری قانونی ماحول:** یہ قوانین درآمدات برآمدات غیر ملکی سرمایہ کاری اور بین الاقوامی کاروباری کارروائیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ کاروباری اداروں کو عالمی منڈیوں سے نمٹتے وقت تجارتی ضوابط کسٹم قوانین اور غیر ملکی زر مبادلہ کی پالیسیوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔

10۔ **سائبر اور ڈیٹا پروٹیکشن قانونی ماحول:** ڈیجیٹل کاروبار کے عروج کے ساتھ سائبر سیکیورٹی آن لائن لین دین اور ڈیٹا کے تحفظ سے متعلق قوانین بہت اہم ہو گئے ہیں۔ یہ قوانین ڈیٹا کی رازداری کو منظم کرتے ہیں سائبر کرائمز کو روکتے ہیں اور صارفین کے ڈیجیٹل حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

9.8 کاروباری ماحول کو متاثر کرنے والے قانونی عوامل

(Legal Factors Affecting the Business Environment)

قانونی عوامل وہ قوانین اور ضابطے ہیں جن پر کاروبار کو آسانی سے اور قانونی طور پر کام کرنے کے لیے عمل کرنا چاہیے۔ یہ عوامل فیصلہ سازی مارکیٹ کی کارروائیوں اور مجموعی کاروباری نمو کو متاثر کرتے ہیں۔

1۔ **کاروبار اور کارپوریٹ قوانین:** یہ قوانین اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کمپنیاں کیسے بنتی ہیں ان کا انتظام کیا جاتا ہے اور بند کیا جاتا ہے۔ وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ حصص یافتگان ملازمین اور گاہکوں کے ساتھ معاملات کرتے وقت کاروبار مناسب اصولوں پر عمل کریں۔

2۔ **معاہدہ کے قوانین:** یہ قوانین کاروباری اداروں سپلائرز اور صارفین کے درمیان معاہدوں کو منظم کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کاروباری معاہدے میں شامل تمام فریق اپنے وعدوں پر عمل کریں اور دھوکہ دہی یا تنازعات کو روکیں۔

3۔ **روزگار اور لیبر قوانین:** یہ قوانین کارکنوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اور منصفانہ اجرت کام کے اوقات اور محفوظ کام کی جگہوں کے لیے اصول طے کرتے ہیں۔ کاروباری اداروں کو ان قوانین پر عمل کرنا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ملازمین کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے اور محفوظ ماحول میں کام کیا جائے۔

4۔ **صارفین کے تحفظ کے قوانین:** یہ قوانین اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ صارفین محفوظ اور اچھے معیار کی مصنوعات حاصل کریں۔ وہ کاروبار کو گمراہ کن اشتہارات استعمال کرنے یا ناقص اشیاء فروخت کرنے سے روکتے ہیں۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی کمپنیوں کو قانونی کارروائی یا جرمانے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

5۔ **دانشورانہ املاک کے قوانین:** یہ قوانین ایجادات برانڈ ناموں اور تخلیقی کاموں کی حفاظت کرتے ہیں۔وہ دوسروں کو کمپنی کے آئیڈیاز لوگویا پروڈکٹس کو بغیر اجازت کے کاپی کرنے سے روکتے ہیں کاروباروں کو نئے آئیڈیاز اور اختراع میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

6۔ **ٹیکس کے قوانین:** یہ قوانین اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ کاروبار کو ٹیکس کی مد میں کتنی رقم ادا کرنی چاہیے۔ مختلف ممالک میں مختلف ٹیکس پالیسیاں ہیں اور کاروباری اداروں کو جرمانے یا قانونی پریشانی سے بچنے کے لیے ان قوانین کی تعمیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ٹیکس کاروباری منافع اور قیمتوں کے تعین کی حکمت عملیوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔

7۔ **مقابلہ اور عدم اعتماد کے قوانین:** یہ قوانین بڑی کمپنیوں کو غیر منصفانہ طور پر مارکیٹ کو کنٹرول کرنے سے روکتے ہیں۔وہ کمپنیوں کو قیمتیں طے کرنے یا اجارہ داریاں بنانے سے روک کر صحت مند مسابقت کو فروغ دیتے ہیں۔منصفانہ مارکیٹ کاروبار اور صارفین دونوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

8۔ **ماحولیاتی قوانین:** یہ قوانین اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کاروبار آلودگی پر قابو پانے فضلہ کے انتظام اور وسائل کے پائیدار استعمال کے قوانین پر عمل کریں۔ان قوانین کو نظر انداز کرنے والی کمپنیاں بھاری جرمانے یا قانونی کارروائی کا سامنا کر سکتی ہیں۔

9۔ **غیر ملکی تجارت اور سرمایہ کاری کے قوانین:** یہ قوانین بین الاقوامی کاروباری سرگرمیوں کو منظم کرتے ہیں بشمول درآمدات برآمدات اور غیر ملکی سرمایہ کاری۔ قانونی مسائل کے بغیر عالمی سطح پر توسیع کے لیے کاروباری اداروں کو ان اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔

10۔ **سائبر قوانین اور ڈیٹا پروٹیکشن ریگولیشنز:** یہ قوانین آج کی ڈیجیٹل دنیا میں ضروری ہو گئے ہیں۔وہ کسٹمر کی معلومات کی حفاظت کرتے ہیں آن لائن فراڈ کو روکتے ہیں اور ای کامرس کی سرگرمیوں کو منظم کرتے ہیں۔کاروبار کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کے آن لائن لین دین اور ڈیٹا ذخیرہ کرنے کے طریقے محفوظ ہیں۔

11۔ **صحت اور حفاظت کے ضوابط:** یہ ضوابط کاروباری اداروں سے ملازمین کے لیے کام کرنے کا محفوظ ماحول فراہم کرنے کا تقاضا کرتے ہیں۔کام کی جگہ پر ہونے والے حادثات کو روکنے اور کارکنوں کو نقصان سے بچانے کے لیے کمپنیوں کو حفاظتی معیارات پر عمل کرنا چاہیے۔

12۔ **قانونی نظام اور تنازعات کا حل:** قانونی نظام کاروباری تنازعات کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عدالتیں اور ثالثی ادارے کمپنیوں ملازمین یا صارفین کے درمیان تنازعات کو حل کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ایک مضبوط قانونی نظام یقینی بناتا ہے کہ کاروبار منصفانہ اور قانونی طریقے سے چلتے ہیں۔

9.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ کاروبار کے قانونی ماحول کا مطلب کیا ہے اور یہ کاروباری سرگرمیوں فیصلہ سازی اور مجموعی معاشی ترقی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ قانونی ماحول میں مختلف قوانین ضوابط اور عدالتی فیصلے

شامل ہوتے ہیں جو کاروباری اداروں کے طرزِ عمل کو منظم کرتے ہیں اور منصفانہ مسابقت صارفین کے تحفظ اور شفافیت کو یقینی بناتے ہیں۔ طلبہ نے کاروباری قوانین لیبر قوانین ٹیکس کے ضوابط ماحولیاتی قوانین اور دانشورانہ املاک کے حقوق جیسے مختلف قانونی پہلوؤں کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی سیکھ لیا ہے کہ قانونی ماحول کاروباری اداروں کے لیے ایک ایسا فریم ورک فراہم کرتا ہے جو انہیں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی ضوابط کی پابندی اور اخلاقی کاروباری عمل کے فروغ میں مدد دیتا ہے۔ مزید برآں طلبہ نے یہ ادراک حاصل کیا ہے کہ ایک منظم اور شفاف قانونی نظام نہ صرف کاروباری تنازعات کے منصفانہ حل کو یقینی بناتا ہے بلکہ سرمایہ کاروں کے اعتماد معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کے فروغ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے

9.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ قانونی ماحول سے مراد وہ قوانین اور ضوابط ہیں جو کاروباری سرگرمیوں کو ________ کرتے ہیں۔

2۔ قانونی ماحول میں کاروباری قوانین لیبر قوانین اور ________ قوانین شامل ہوتے ہیں۔

3۔ صارفین کے تحفظ کے قوانین غیر معیاری مصنوعات اور ________ اشتہارات کو روکنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

4۔ کمپنی ایکٹ انکم ٹیکس ایکٹ اور جی ایس ٹی ایکٹ کاروبار کے لیے اہم ________ قوانین ہیں۔

5۔ لیبر قوانین کا مقصد ملازمین کے حقوق اور ________ حالات کو منظم کرنا ہے۔

6۔ دانشورانہ املاک کے قوانین ایجادات ٹریڈمارک اور ________ کی حفاظت کرتے ہیں۔

7۔ ماحولیاتی قوانین کا مقصد آلودگی پر قابو پانا اور ________ ترقی کو فروغ دینا ہے۔

8۔ ٹیکس کے قوانین حکومت کے لیے آمدنی کا ذریعہ اور کاروبار کے لیے ایک ________ ذمہ داری ہیں۔

9۔ مقابلے (Competition) کے قوانین اجارہ داریوں اور غیر منصفانہ ________ کو روکنے کے لیے نافذ کیے گئے ہیں۔

10۔ ایک منظم اور شفاف قانونی نظام کاروباری اداروں میں اعتماد اور ________ کو فروغ دیتا ہے۔

جوابات(Answers)

1۔ منظم	2۔ ماحولیاتی
3۔ گمراہ کن	4۔ قانونی
5۔ کام کے	6۔ کاپی رائٹس
7۔ پائیدار	8۔ مالی
9۔ کاروباری طریقوں	10۔ استحکام

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ قانونی ماحول کی تعریف لکھیں۔

2۔ قانونی ماحولیات کے مقاصد لکھیں۔

3۔ قانونی ماحول کی اقسام قلمبند کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ قانونی ماحول کے مختلف پہلو قلمبند کیجے

2۔ کاروباری ماحول کو متاثر کرنے والے قانونی عوامل پر روشنی ڈالیں

3۔ کاروبار پر قانونی ماحول کا اثر سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں

اکائی 10۔ ایکولوجیکل ماحول

(Ecological Environment)

اکائی کے اجزا

10.1 مقاصد(Objectives)

10.2 ایکولوجیکل ماحولیات کی تعریف(Definition of Ecological Environment)

10.3 کاروبار کو متاثر کرنے والے آبادیاتی عوامل(Key Demographic Factors Affecting Business)

10.4 کاروبار کو متاثر کرنے والے جغرافیائی عوامل(Geographical Factors in Business)

10.5 کاروباری فیصلوں پر جغرافیائی عوامل کا اثر

(Impact of Geographical Factors on Business Decisions)

10.6 کاروباری فیصلوں پر ایکولوجیکل عوامل کا اثر

(Impact of Ecological Factors on Business Decisions)

10.7 کاروبار میں ایکولوجیکل خطرات(Environmental Hazards in Business)

10.8 ایکولوجیکل خطرات کو کم کرنا(Mitigating Environmental Hazards)

10.9 ایکولوجیکل اور کاروباری ضابطے میں ہندوستانی حکومت کے کردار

(Indian Government Roles in Environmental and Business Regulation)

10.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

10.11 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

10.0 تمہید(Introduction)

آج کے تیزی سے ابھرتے ہوئے عالمی منظر نامے میں کاروبار ایک پیچیدہ ایکولوجیکل ماحول میں کام کرتے ہیں جو ان کی حکمت عملیوں آپریشنز اور طویل مدتی پائیداری کو نمایاں طور پر متاثر کرتا ہے۔ تنظیموں کے لیے ایکولوجیکل چیلنجوں کو نیویگیٹ کرنے ضوابط کی تعمیل کرنے اور پائیدار کاروباری طریقوں کو اپنانے کے لیے ایکولوجیکل ماحول کو سمجھنا ضروری ہے۔

یہ یونٹ ایکولوجیکل ماحول کے تصور اور معنی کو تلاش کرتا ہے کاروباری فیصلوں کی تشکیل میں اس کے کردار کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ کلیدی ایکولوجیکل پہلوؤں پر غور کرتا ہے جو کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتے ہیں بشمول آبادیاتی عوامل جغرافیائی تحفظات اور ایکولوجیکل خطرات۔ یہ عوامل مارکیٹ کی طلب وسائل کی دستیابی سپلائی چین آپریشنز اور مجموعی طور پر کاروبار کی پائیداری کو متاثر کرتے ہیں۔

مزید برآں یہ یونٹ پالیسیوں ضابطوں اور مداخلتوں کے ذریعے ایکولوجیکل تحفظ میں حکومت کے اہم کردار کا جائزہ لیتا ہے۔ کاروباری اداروں کو ایکولوجیکل قوانین پر عمل کرنا چاہیے ماحول دوست طرز عمل اپنانا چاہیے اور پائیدار ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ ان حرکیات کو سمجھنا تنظیموں کو خطرات کو کم کرنے سبز معیشت میں مواقع سے فائدہ اٹھانے اور عالمی پائیداری کے اہداف کے ساتھ اپنی حکمت عملیوں کو ہم آہنگ کرنے کے قابل بناتا ہے۔

اس یونٹ کے اختتام تک سیکھنے والے ایکولوجیکل ماحول اور کاروبار کے لیے اس کے مضمرات کے بارے میں ایک جامع سمجھ حاصل کریں گے انہیں باخبر اور ذمہ دارانہ کاروباری فیصلے کرنے کے لیے علم سے آراستہ کریں گے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- کاروبار اور قدرتی دنیا کے درمیان باہمی تعلق کو تسلیم کرتے ہوئے ایکولوجیکل ماحول کے تصور اور کاروباری کارروائیوں میں اس کی اہمیت کو سمجھیں۔
- کاروبار کے ایکولوجیکل پہلوؤں کا تجزیہ کریں جن میں آبادیاتی جغرافیائی اور ایکولوجیکل عوامل اور کاروباری حکمت عملیوں پر ان کے اثرات شامل ہیں۔
- ہندوستانی پالیسیوں اور مداخلتوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے پائیدار طریقوں اور ایکولوجیکل تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کاروبار کو منظم کرنے میں حکومت کے کردار کا جائزہ لیں۔
- مختلف ایکولوجیکل خطرات اور کاروبار پر ان کے اثرات کی نشاندہی کریں اور تنظیمی طریقوں میں ان خطرات کو کم کرنے کے لیے حکمت عملی تلاش کریں۔

10.2 ایکولوجیکل ماحولیات کی تعریف (Definition of Ecological Environment)

یہاں مختلف مصنفین اور ذرائع کے ذریعہ دی گئی ایکولوجیکل ماحولیات کی تعریفیں ہیں:

اوڈم ای پی (1971)- "ایکولوجیکل ماحول سے مراد وہ ماحول ہے جس میں حیاتیات بشمول انسان فطرت کے جسمانی اور حیاتیاتی اجزاء کے ساتھ تعامل کرتے ہیں ایکولوجیکل نظام کی تشکیل کرتے ہیں اور پائیداری کو متاثر کرتے ہیں۔"

Odum, E.P. (1971) – "The ecological environment refers to the surroundings in which organisms, including humans, interact with the physical and biological components of nature, shaping ecosystems and influencing sustainability”.

پارک اور برجیس (1921)-"ایکولوجیکل ماحول جانداروں اور ان کے قدرتی ماحول کے درمیان تعلقات کا ایک پیچیدہ نظام ہے بشمول موسمیاتی اور جغرافیائی عوامل جو انسانی بستیوں اور معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔"

Park and Burgess (1921) – "The ecological environment is a complex system of relationships between living organisms and their natural surroundings, including climatic and geographic factors that influence human settlements and economic activities”.

اینڈرسن (1991)-"ایکولوجیکل ماحول حیاتیات کی زندگی نشوونما اور بقا کو متاثر کرنے والے تمام بیرونی حالات پر مشتمل ہے بشمول جسمانی کیمیائی اور حیاتیاتی اجزاء۔"

Anderson (1991) – "The ecological environment comprises all external conditions affecting the life, development, and survival of organisms, including physical, chemical, and biological components”

ملر جی ٹی (2002)-"ایکولوجیکل ماحول قدرتی اور مصنوعی ماحول کا مجموعہ ہے جو زندہ حیاتیات کو بقا کے لیے ضروری حالات فراہم کرتا ہے جس میں ہوا پانی زمین اور حیاتیاتی تنوع شامل ہیں۔"

Miller, G.T. (2002) – "Ecological environment is the totality of natural and artificial surroundings that provide living organisms with conditions necessary for survival, encompassing air, water, land, and biodiversity”.

کورمونڈی ای جے (1996)-"ایکولوجیکل ماحول میں تمام حیاتیاتی (زندہ) اور ابیوٹک (غیر جاندار) عوامل شامل ہیں جو ایکولوجیکل نظام کے اندر موجود حیاتیات آبادیوں اور کمیونٹیز کو متاثر کرتے ہیں۔"

Kormondy, E.J. (1996) – "The ecological environment includes all biotic (living) and abiotic (non-living) factors that influence organisms, populations, and communities within ecosystems”.

اقوام متحدہ کے ایکولوجیکل پروگرام(2005UNEP)-"ایکولوجیکل ماحول جسمانی کیمیائی اور حیاتیاتی عناصر کا ایک دوسرے پر منحصر نظام ہے جو زندگی کو سہارا دیتا ہے اور قدرتی اور انسانی ساختہ ایکولوجیکل نظام کی پائیداری کا تعین کرتا ہے۔"

United Nations Environment Programme (UNEP, 2005) – "The ecological environment is the interdependent system of physical, chemical, and biological elements that support life and determine the sustainability of natural and human-made ecosystems."

ایکولوجیکل ماحول کو جانداروں قدرتی وسائل اور ایکولوجیکل حالات کے باہم مربوط نظام کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جو فطرت کے توازن کو متاثر اور منظم کرتے ہیں۔اس میں شامل ہیں:

1۔ حیاتیاتی عوامل(Biotic Factors): ان میں زندہ اجزا شامل ہوتے ہیں جیسے کہ پودے جانور اور مائکروجنزم جو ایک ایکولوجیکل نظام کے اندر تعامل کرتے ہیں۔زراعت ماہی گیری جنگلات یا بائیو ٹیکنالوجی پر انحصار کرنے والے کاروبار براہ راست حیاتیاتی عوامل سے متاثر ہوتے ہیں۔

2۔ ابیوٹک عوامل(Abiotic Factors): یہ غیر جاندار عناصر جیسے ہوا پانی مٹی درجہ حرارت اور آب و ہوا پر مشتمل ہوتے ہیں۔ صنعتیں جیسے مینوفیکچرنگ تعمیر اور سیاحت کا انحصار پیداوار لاجسٹکس اور آپریشنز کے لیے ابیوٹک عوامل پر ہوتا ہے۔

3۔ ایکولوجیکل نظام اور حیاتیاتی تنوع(Ecosystems and Biodiversity): ایک صحت مند ایکولوجیکل نظام ضروری خدمات فراہم کرتا ہے جیسے صاف ہوا پانی اور زرخیز مٹی۔حیاتیاتی تنوع یا ایکولوجیکل نظام میں زندگی کی مختلف شکلیں ایکولوجیکل استحکام اور اقتصادی سرگرمیوں جیسے زراعت دواسازی اور ایکولوجیکل سیاحت کے لیے اہم ہیں۔

10.3 کاروبار کو متاثر کرنے والے آبادیاتی عوامل

(Key Demographic Factors Affecting Business)

1۔ آبادی کا سائز اور شرح نمو: آبادی کا مجموعی سائز اور ترقی کی شرح سامان اور خدمات کی مانگ پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی زیادہ مانگ پیدا کرتی ہے کاروباروں کو اپنے کاموں کو وسعت دینے کی ترغیب دیتی ہے۔اس کے برعکس گھٹتی یا عمر رسیدہ آبادی مارکیٹ کی سکڑتی ہوئی افرادی قوت کا اشارہ دے سکتی ہے جس کے لیے کاروباروں کو اپنی حکمت عملیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ عمر کی تقسیم: عمر کی ساخت مصنوعات اور خدمات کی طلب کو متاثر کرتی ہے۔نوجوان آبادی کو پورا کرنے والے کاروبار ٹیکنالوجی تعلیم اور تفریح پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جب کہ پرانے آبادیوں کی خدمت کرنے والے صحت کی دیکھ بھال ریٹائرمنٹ کی منصوبہ بندی اور

بزرگوں کے لیے موزوں مصنوعات پر زور دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر عمر رسیدہ آبادی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات دواسازی اور بزرگوں کی دیکھ بھال کی سہولیات کی مانگ میں اضافہ کرتی ہے۔

3۔ جنسی ترکیب: آبادی کے اندر صنفی تناسب صارفین کے رویے اور روزگار کے نمونوں کو متاثر کرتا ہے۔ کاروباروں کو مصنوعات اور خدمات کو ڈیزائن کرتے وقت صنفی ترجیحات پر غور کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر فیشن کاسمیٹکس اور ذاتی نگہداشت جیسی صنعتیں اکثر جنس کے لحاظ سے مارکیٹنگ کی حکمت عملی تیار کرتی ہیں۔ مزید برآں بدلتے ہوئے معاشرتی اصولوں نے افرادی قوت میں خواتین کی شرکت میں اضافہ کیا ہے جس سے کام کرنے والی خواتین کے لیے کاروبار کے لیے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

4۔ آمدنی کی سطح اور قوت خرید: آبادی کی معاشی حیثیت صارفین کے اخراجات کی عادات کا تعین کرتی ہے۔ زیادہ آمدنی والے گروپ پریمیم اور لگژری اشیاء کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ درمیانی اور کم آمدنی والے گروپ سستی اور قدر پر توجہ دیتے ہیں۔ کاروبار کو اپنی منڈیوں کو آمدنی کی سطح کی بنیاد پر تقسیم کرنا چاہیے تاکہ وہ مصنوعات اور خدمات پیش کر سکیں جو مختلف خریداری کی صلاحیتوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔ خطوں کے درمیان اقتصادی تفاوت قیمتوں اور تقسیم کی حکمت عملیوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔

5۔ تعلیم اور خواندگی کی سطح: تعلیم صارفین کی آگاہی برانڈ کے تاثرات اور مصنوعات کی ترجیحات کو متاثر کرتی ہے۔ خواندگی کی اعلی سطح زیادہ باخبر خریداری کے فیصلوں اور نفیس مصنوعات اور خدمات کی مانگ کا باعث بنتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ بازاروں میں کام کرنے والے کاروباروں کو جدت معیار اور اخلاقی کاروباری طریقوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جب کہ کم تعلیم یافتہ علاقوں میں لوگوں کو آگاہی مہموں اور آسان مصنوعات کی پیشکشوں میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

6۔ پیشہ اور روزگار کے رجحانات: ملازمت کی نوعیت اور پیشہ ورانہ رجحانات مخصوص مصنوعات اور خدمات کی مانگ کا تعین کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پیشہ ور افراد اور کارپوریٹ ملازمین کو رسمی لباس کام سے متعلق آلات اور مالیاتی منصوبہ بندی کی خدمات درکار ہوتی ہیں جب کہ زرعی کارکنوں کو کاشتکاری کے اوزار اور دیہی بینکنگ کی سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروباری افراد کو افرادی قوت کی تقسیم اور روزگار کے رجحانات کی بنیاد پر اپنی پیشکشوں کو تیار کرنا چاہیے۔

7۔ شہری کاری اور جغرافیائی تقسیم: دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف لوگوں کی نقل مکانی مارکیٹ کی حرکیات کو متاثر کرتی ہے۔ شہری مراکز رہائش نقل وحمل ٹیکنالوجی اور سہولت سے چلنے والی مصنوعات کی زیادہ مانگ کا تجربہ کرتے ہیں جب کہ دیہی مارکیٹیں زرعی فراہمی بنیادی صحت کی دیکھ بھال اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ کاروباری اداروں کو شہری اور دیہی آبادیوں کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے مختلف حکمت عملی بنانا چاہیے۔

8۔ ثقافتی اور نسلی تنوع: ثقافتی اقدار روایات اور نسلی تنوع صارفین کے رویے برانڈ کے تصور اور مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کثیر الثقافتی معاشروں میں کام کرنے والے کاروباروں کو متنوع صارفین کے گروپوں کو اپیل کرنے کے لیے اپنی مصنوعات اور مواصلاتی حکمت عملیوں کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا چاہیے۔ ثقافتی حساسیت اور ترجیحات کو سمجھنا کمپنیوں کو اپنے ہدف کے سامعین کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنے میں مدد کرتا ہے۔

10.4 کاروبار کو متاثر کرنے والے جغرافیائی عوامل (Geographical Factors in Business)

جغرافیائی عوامل کاروباری کارروائیوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کمپنیاں اپنے آپ کو کہاں قائم کرتی ہیں وہ سامان کیسے تقسیم کرتی ہیں اور وسائل کی دستیابی کو متاثر کرتی ہیں۔ جغرافیائی ماحول میں آب و ہوا قدرتی وسائل ٹوپوگرافی اور مارکیٹوں کی قربت جیسے پہلو شامل ہیں یہ سب پیداوار رسد اور مجموعی کاروباری کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ان عوامل کو سمجھنا کاروبار کو محل وقوع سپلائی چین مینجمنٹ اور مارکیٹ کی توسیع کے حوالے سے تزویراتی فیصلے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

کاروبار کو متاثر کرنے والے اہم جغرافیائی عوامل (Key Geographical Factors Affecting Business)

1۔ **آب وہوا اور موسمی حالات:** آب وہوا مختلف صنعتوں کو متاثر کرتی ہے بشمول زراعت سیاحت اور مینوفیکچرنگ۔ زراعت سے منسلک کاروبار درجہ حرارت بارش اور موسمی تغیرات پر منحصر ہوتے ہیں جب کہ سیاحت کی صنعت آب وہوا کے حالات سے متاثر ہوتی ہے (مثال کے طور پر اسنو بندی مقامات موسم سرما میں سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں)۔ شدید موسمی واقعات جیسے سمندری طوفان سیلاب یا خشک سالی سپلائی چین پیداوار اور مارکیٹ کی طلب میں خلل ڈال سکتے ہیں جس سے کاروبار کی منصوبہ بندی کے لیے آب وہوا کے تحفظات کو اہم بنادیا جاتا ہے۔

2۔ **قدرتی وسائل اور خام مال:** قدرتی وسائل جیسے معدنیات جنگلات پانی اور توانائی کے ذرائع کی دستیابی کان کنی زراعت اور مینوفیکچرنگ جیسی صنعتوں کو نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے۔ کاروبار اکثر نقل وحمل کے اخراجات کو کم کرنے اور خام مال کی مستقل فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے وسائل سے مالا مال علاقوں کے قریب خود کو قائم کرتے ہیں۔ وسائل کی کمی یا ایکولوجیکل ضوابط کاروبار کی پائیداری اور منافع کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔

3۔ **ٹوپوگرافی اور لینڈ اسکیپ:** کسی خطے کی طبعی خصوصیات جیسے پہاڑ میدان دریا اور ساحلی پٹی بنیادی ڈھانچے کی ترقی نقل وحمل کے نیٹ ورک اور مارکیٹ تک رسائی کو متاثر کرتی ہیں۔ پہاڑی علاقے لاجسٹک چیلنجز کا باعث بن سکتے ہیں جب کہ ہموار علاقے صنعتی ترقی کے لیے زیادہ سازگار ہیں۔ ساحلی علاقے اکثر تجارت اور سمندری صنعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں جبکہ دریا کے نظام زراعت اور پن بجلی کی پیداوار کے لیے پانی فراہم کرتے ہیں۔

4۔ **بازاروں سے قربت:** کاروبار اس وقت پروان چڑھتے ہیں جب وہ اپنے ہدف کے بازاروں کے قریب واقع ہوتے ہیں۔ آبادی کی کثافت کے ساتھ شہری علاقے ایک بڑا کسٹمر بیس فراہم کرتے ہیں جو انہیں خوردہ اور خدمت کی صنعتوں کے لیے مثالی بناتے ہیں۔ اس کے برعکس دور دراز یا دیہی علاقوں میں کاروباروں کو صارفین تک پہنچنے میں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور انہیں تقسیم کی مضبوط حکمت عملیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروبار جتنا اپنے بازار کے قریب ہوتا ہے اس کی نقل وحمل کے اخراجات اتنے ہی کم ہوتے ہیں اور صارفین کے مطالبات پر اس کا ردعمل اتنا ہی تیز ہوتا ہے۔

5۔ **انفراسٹرکچر اور ٹرانسپورٹیشن نیٹ ورکس:** اچھی طرح سے ترقی یافتہ بنیادی ڈھانچہ بشمول سڑکیں ریلوے بندرگاہیں اور ہوائی اڈے سامان اور خدمات کی موثر نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ کاروبار خام مال حاصل کرنے اور تیار مصنوعات کی تقسیم کے لیے نقل و حمل کے نیٹ ورکس پر انحصار کرتے ہیں۔ ناقص انفراسٹرکچر زیادہ آپریشنل اخراجات تاخیر اور مسابقت میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ مضبوط انفراسٹرکچر والے علاقے صنعتوں کو راغب کرتے ہیں اقتصادی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔

6۔ **شہری بمقابلہ دیہی مقام:** شہری اور دیہی مقامات کے درمیان انتخاب کا انحصار کاروباری ضروریات پر ہوتا ہے۔ شہری مراکز ہنر مند لیبر ٹیکنالوجی اور متنوع کسٹمر بیس تک رسائی کی پیشکش کرتے ہیں جو انہیں کارپوریٹ دفاتر ریٹیل اور سروس سیکٹر کے لیے مثالی بناتے ہیں۔ دوسری طرف دیہی علاقے کم آپریشنل لاگت فراہم کرتے ہیں اور زراعت مینوفیکچرنگ اور صنعتوں کے لیے موزوں ہیں جنہیں بڑی جگہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروبار کو مقام کا فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں ترتیبات کے فوائد اور چیلنجز کا جائزہ لینا چاہیے۔

7۔ **ایکولوجیکل خطرات اور قدرتی آفات:** قدرتی آفات جیسے زلزلے سیلاب سمندری طوفان یا سونامی کے شکار علاقوں میں کام کرنے والے کاروباروں کو خطرے کے انتظام اور آفات کی تیاری میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ ایکولوجیکل خطرات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے انشورنس پائیدار انفراسٹرکچر اور ہنگامی منصوبے ضروری ہیں۔ رئیل اسٹیٹ انشورنس اور زراعت جیسی صنعتیں خاص طور پر جغرافیائی خطرات کے لیے حساس ہوتی ہیں۔

8۔ **حکومتی ضابطے اور ایکولوجیکل پالیسیاں:** حکومتیں جغرافیائی تحفظات کی بنیاد پر کاروباری سرگرمیوں کو منظم کرتی ہیں قدرتی ایکولوجیکل نظام کے تحفظ کے لیے ایکولوجیکل قوانین کو نافذ کرتی ہیں۔ کاروباروں کو زمین کے استعمال آلودگی پر قابو پانے اور تحفظ کی کوششوں سے متعلق ضوابط کی تعمیل کرنی چاہیے۔ ایکولوجیکل پائیداری کاروباری کارروائیوں میں ایک اہم عنصر بن رہی ہے جو کمپنیوں کو ماحول دوست طرز عمل اپنانے اور اپنے ایکولوجیکل اثرات کو کم کرنے کی ترغیب دے رہی ہے۔

10.5 کاروباری فیصلوں پر جغرافیائی عوامل کا اثر

(Impact of Geographical Factors on Business Decisions)

- سائٹ کا انتخاب: کاروبار آب و ہوا وسائل کی دستیابی اور مارکیٹ کی قربت کی بنیاد پر مقامات کا انتخاب کرتے ہیں۔
- سپلائی چین اور لاجسٹکس: جغرافیہ نقل و حمل کے اخراجات تقسیم کی کارکردگی اور بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کا تعین کرتا ہے۔
- مارکیٹ کی توسیع کی حکمت عملی: کمپنیاں نئی منڈیوں میں داخل ہونے سے پہلے علاقائی آبادیات اور صارفین کے طرز عمل کا تجزیہ کرتی ہیں۔
- رسک مینجمنٹ: کاروبار آپریشنز اور سرمایہ کاری کی حفاظت کے لیے جغرافیائی خطرات کا اندازہ لگاتے ہیں۔
- پائیداری کے اقدامات: کمپنیاں جغرافیائی اور ایکولوجیکل حالات کی بنیاد پر ماحول دوست طرز عمل کو مربوط کرتی ہیں۔۔

10.6 کاروباری فیصلوں پر ایکولوجیکل عوامل کا اثر

(Impact of Ecological Factors on Business Decisions)

ماحولیاتی عوامل (Ecological Factors) وہ بیرونی قدرتی عناصر ہوتے ہیں جو کاروباری اداروں کی منصوبہ بندی پیداوار مارکیٹنگ اور مجموعی فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔ آج کے دور میں جب ماحولیاتی تحفظ عالمی ترجیح بن چکی ہے تو کاروباروں کو بھی اپنے فیصلے ان عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنے پڑتے ہیں۔

1۔ خام مال کے انتخاب پر اثر(Effect on Selection of Raw Materials): کاروبار کو ایسے خام مال کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جو ماحول دوست (eco-friendly) ہو تاکہ قدرتی وسائل کا تحفظ ہو اور صارفین کا اعتماد بھی حاصل کیا جاسکے

2۔ پیداوار کے طریقہ کار پر اثر(Effect on Production Methods): ماحولیاتی قوانین اور ضوابط کے تحت ایسے پیداواری طریقے اپنانے پڑتے ہیں جن سے آلودگی کم ہو اور فضلہ مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔

3۔ مصنوعات کے ڈیزائن پر اثر(Effect on Product Design): کاروبار ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے ڈیزائن تیار کرتے ہیں جو توانائی کی بچت کریں ری سائیکل ایبل ہوں اور ماحول کو نقصان نہ پہنچائیں۔

4۔ پیکجنگ کے فیصلے(Decisions about Packaging): ماحول دوست (biodegradable or recyclable) پیکجنگ کا استعمال بڑھ رہا ہے تاکہ فضلہ کم ہو اور صارفین کو ماحولیاتی شعور دیا جاسکے۔

5۔ مارکیٹنگ کی حکمت عملی پر اثر(Effect on Marketing Strategy): کاروبار اپنی مصنوعات کو "گرین پراڈکٹس" یا "ماحول دوست" کہہ کر مارکیٹ کرتے ہیں تاکہ ایسے صارفین کو متوجہ کریں جو ماحول کے حوالے سے باشعور ہوں۔

6۔ قانونی تقاضوں کی پابندی(Compliance with Environmental Regulations): ماحولیاتی قوانین پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ ان کی خلاف ورزی جرمانے یا ساکھ کو نقصان پہنچا سکتی ہے لہذا فیصلے ان قوانین کے مطابق کیے جاتے ہیں۔

7۔ توانائی کے ذرائع پر اثر(Effect on Energy Choices): کاروباری ادارے روایتی توانائی کے بجائے شمسی ہوا یا دیگر متبادل توانائی کے ذرائع اختیار کرنے کے فیصلے کرتے ہیں تاکہ ماحول محفوظ رہے اور اخراجات بھی کم ہوں۔

8۔ کمپنی کی ساکھ ریپوٹیشن(Impact on Business Reputation): ماحولیاتی طور پر ذمہ دار کمپنیوں کو صارفین سرمایہ کاروں اور حکومتوں کی طرف سے زیادہ پذیرائی ملتی ہے اس لیے کاروباری فیصلے اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہیں

10.7 کاروبار میں ایکولوجیکل خطرات(Environmental Hazards in Business)

ایکولوجیکل خطرات قدرتی یا انسانی ساختہ واقعات کا حوالہ دیتے ہیں جو ایکولوجیکل نظام کمیونٹیز اور کاروباری کاموں کی صحت اور حفاظت کے لیے خطرہ ہیں۔ یہ خطرات جن میں قدرتی آفات صنعتی حادثات اور ایکولوجیکل انحطاط شامل ہیں کاروباری سرگرمیوں کو نمایاں طور

پر متاثر کر سکتے ہیں بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور مالی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں۔ بڑھتے ہوئے ایکولوجیکل خدشات اور انتہائی واقعات کی بڑھتی ہوئی تعدد کے پیش نظر کاروباری اداروں کو لچک اور تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے ایکولوجیکل خطرات کی شناخت تشخیص اور ان کا انتظام کرنے کے لیے فعال ہونا چاہیے۔

ایکولوجیکل خطرات کی اقسام(Types of Environmental Hazards)

1۔ قدرتی آفات

قدرتی آفات جیسے زلزلے سمندری طوفان سیلاب جنگل کی آگ اور خشک سالی کاروبار کو درپیش ایکولوجیکل خطرات میں سے کچھ سب سے اہم ہیں۔ یہ واقعات جسمانی اثاثوں کو شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں سپلائی چین میں خلل ڈال سکتے ہیں اور کاروباری کارروائیوں کی عارضی یا مستقل بندش کا باعث بن سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر سمندری طوفان فیکٹریوں نقل و حمل کے نیٹ ورکس اور انوینٹری کو تباہ کر سکتے ہیں جب کہ سیلاب سہولیات کو ڈوب سکتا ہے پیداوار اور ترسیل کے نظام میں خلل ڈال سکتا ہے۔ آفات کے شکار علاقوں میں کاروباروں کو ان واقعات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے خطرے کے انتظام اور آفات کی تیاری میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔

- سیلاب: سطح سمندر میں اضافہ طوفان کے اضافے اور بھاری بارش سیلاب کا باعث بنتی ہے جو بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچاتی ہے پانی کی سپلائی کو آلودہ کرتی ہے اور سپلائی چین میں خلل ڈالتی ہے۔
- زلزلے: زلزلے کے شکار علاقوں میں عمارتیں اور کارخانے تباہ ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں وقت اور آپریشنل نقصانات ہوتے ہیں۔
- جنگل کی آگ: جنگل کی آگ کا شکار علاقوں میں کاروباروں کو املاک کو نقصان ہوا کے معیار کے مسائل اور انخلاء کی ضرورت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جس سے انسانی اور جسمانی سرمایہ دونوں متاثر ہوتے ہیں۔
- خشک سالی: طویل مدتی خشک سالی پانی کی دستیابی کو متاثر کر سکتی ہے جو کہ زراعت فوڈ پروسیسنگ اور توانائی کی پیداوار جیسی صنعتوں کے لیے اہم ہے۔

2۔ آلودگی اور ملاوٹ (Pollution and Contamination)

آلودگی ہوا اور پانی دونوں کاروباروں کے لیے خاص طور پر مینوفیکچرنگ کان کنی اور کیمیائی صنعتوں کے لیے اہم ایکولوجیکل خطرات لاحق ہے۔ صنعتی سرگرمیاں جو زہریلے اخراج فضلہ اور فضلہ پیدا کرتی ہیں ہوا مٹی اور پانی کی آلودگی میں حصہ ڈال سکتی ہیں جو آس پاس کی کمیونٹیز اور ایکولوجیکل نظام کو متاثر کرتی ہیں۔ آلودگی کے ذمہ دار کاروباروں کو آلودگی پر قابو پانے کے اقدامات اور ایکولوجیکل تدارک کی ضرورت کی وجہ سے قانونی نتائج شہرت کو نقصان اور آپریشنل اخراجات میں اضافہ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

- فضائی آلودگی: کارخانوں نقل و حمل اور صنعتی سرگرمیوں سے اخراج فضائی آلودگی میں حصہ ڈالتا ہے جو صحت کے مسائل اور ایکولوجیکل انحطاط کا باعث بنتا ہے۔

- آبی آلودگی: آبی ذخائر میں صنعتی فضلہ کا اخراج آبی ایکولوجیکل نظام کو نقصان پہنچا سکتا ہے مقامی پانی کی فراہمی میں خلل ڈال سکتا ہے اور پینے کے پانی کو آلودہ کر سکتا ہے۔
- مٹی کی آلودگی: صنعتوں سے زہریلا فضلہ اور کیمیکلز زرعی بہاؤ اور لینڈ فلز مٹی کے انحطاط کا باعث بن سکتے ہیں جو زراعت اور مقامی ایکولوجیکل نظام کو متاثر کر سکتے ہیں۔

3۔ موسمیاتی تبدیلی

ایکولوجیکل تبدیلی انسانی سرگرمیوں جیسے جیواشم ایندھن کو جلانے جنگلات کی کٹائی اور صنعتی اخراج سے کارفرما ہے کے ایکولوجیکل اثرات دوررس ہیں۔ ان میں بڑھتا ہوا عالمی درجہ حرارت بدلتے ہوئے موسم کے نمونے اور طوفان سیلاب اور گرمی کی لہروں جیسے انتہائی موسمی واقعات کی تعدد میں اضافہ شامل ہیں۔ کاروبار کے لیے آب و ہوا کی تبدیلی آپریشنز کے لیے اہم خطرات کا باعث بنتی ہے بشمول:

- انتہائی موسم: موسمیاتی تبدیلی طوفانوں سیلابوں اور گرمی کی لہروں کے واقعات میں اضافہ کر سکتی ہے جو بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچاتی ہیں اور سپلائی چین میں خلل ڈالتی ہیں۔
- وسائل کی کمی: بارش کے انداز میں تبدیلی طویل خشک سالی اور پانی کے وسائل کی بڑھتی ہوئی طلب ان کاروباروں کو متاثر کر سکتی ہے جو پیداوار اور کام کے لیے پانی پر انحصار کرتے ہیں۔
- بڑھتی ہوئی سطح سمندر: ساحلی کاروباروں کو سطح سمندر میں اضافے سہولیات نقل و حمل اور بازاروں کو متاثر کرنے کی وجہ سے سیلاب اور بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کا خطرہ ہے۔

4۔ صنعتی حادثات اور ایکولوجیکل پھیلاؤ

صنعتی حادثات جیسے کیمیکل پھیلنا گیس کا اخراج یا جوہری حادثات انسانی ساختہ ایکولوجیکل خطرات ہیں جو مقامی کمیونٹیز ایکولوجیکل نظام اور کاروبار پر تباہ کن اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ یہ واقعات اکثر طویل مدتی ایکولوجیکل نقصان آلودگی اور صحت کے خطرات کے ساتھ ساتھ ملوث کمپنیوں کے لیے خاطر خواہ مالی اور قانونی نتائج کا باعث بنتے ہیں۔

- کیمیائی پھیلاؤ: تیل کیمیکلز یا زہریلے مادوں جیسے خطرناک مادوں کا اخراج زمین پانی اور ہوا کے معیار کو نقصان پہنچا سکتا ہے جس کے نتیجے میں صفائی کے اخراجات اور قانونی جرمانے ہوتے ہیں۔
- تیل کا اخراج: نقل و حمل پائپ لائنوں اور سمندر کی کھدائی کی سرگرمیوں سے تیل کا اخراج سمندروں کو آلودہ کر سکتا ہے سمندری زندگی کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور ماہی گیری اور سیاحت پر انحصار کرنے والی مقامی معیشتوں کو متاثر کر سکتا ہے۔
- تابکار آلودگی: جوہری حادثات یا تابکار فضلہ کو غلط طریقے سے سنبھالنا طویل مدتی ایکولوجیکل اور صحت کے خطرات کا باعث بن سکتا ہے جس کے نتیجے میں اکثر متاثرہ آبادیوں کی نقل مکانی ہوتی ہے۔

5۔ جنگلات کی کٹائی اور زمین کا انحطاط

جنگلات کی کٹائی اور زمین کی کٹائی جو کہ لاگنگ شہری کاری زراعت اور کان کنی جیسی سر گرمیوں کی وجہ سے ہوتی ہے حیاتیاتی تنوع کے نقصان ایکولوجیکل نظام میں خلل اور زرعی پیداواری صلاحیت میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ وہ کاروبار جو قدرتی وسائل پر انحصار کرتے ہیں انہیں اپنے کاموں کی طویل مدتی پائیداری پر غور کرنا چاہیے۔ جنگلات کی کٹائی خاص طور پر کرہ ارض کی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرنے کی صلاحیت کو کم کر کے اور ایکولوجیکل نظام کے توازن میں خلل ڈال کر موسمیاتی تبدیلی میں حصہ ڈال سکتی ہے جو زرعی اور جنگلات کی صنعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔

- حیاتیاتی تنوع کا نقصان: جنگلات کی کٹائی اور زمین کی کٹائی سے جنگلی حیات کی رہائش گاہوں کو نقصان پہنچتا ہے جس سے انواع اور حیاتیاتی تنوع میں کمی واقع ہوتی ہے جو زراعت دواسازی اور سیاحت کے کاروبار کو متاثر کر سکتی ہے۔
- مٹی کا کٹاؤ: جنگلات کی کٹائی اور زمین کے انتظام کے ناقص طریقے مٹی کے کٹاؤ میں حصہ ڈالتے ہیں جو زرعی پیداوار کو متاثر کر سکتے ہیں اور سیلاب کے زیادہ خطرات کا باعث بنتے ہیں۔

6۔ ویسٹ مینجمنٹ کے مسائل

غیر مناسب فضلہ کا انتظام بشمول خطرناک فضلہ پلاسٹک اور ناقابل ری سائیکل مواد کو ٹھکانے لگانا ایک جاری ایکولوجیکل خطرہ ہے۔ وہ کاروبار جو بڑی مقدار میں فضلہ پیدا کرتے ہیں خاص طور پر غیر بایوڈیگریڈیبل یا زہریلا فضلہ اگر وہ ٹھکانے لگانے اور ری سائیکلنگ کے عمل کا صحیح طریقے سے انتظام نہیں کرتے ہیں تو انہیں ایکولوجیکل خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کچرے کا غیر موثر انتظام مٹی ہوا اور پانی کی آلودگی کا باعث بن سکتا ہے جس سے ماحولیات اور انسانی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

10.8 ایکولوجیکل خطرات کو کم کرنا (Mitigating Environmental Hazards)

ایکولوجیکل خطرات کا انتظام کرنے کے لیے کاروباری اداروں کو خطرے کی تشخیص آفات سے نمٹنے کی تیاری اور پائیداری کے اقدامات میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ اس میں شامل ہو سکتا ہے:

1۔ خطرے کو کم کرنے کی حکمت عملی: کاروبار آلودگی فضلہ پیدا کرنے اور ایکولوجیکل حادثات کے خطرے کو کم کرنے کے لیے ٹیکنالوجیز اور عمل کو اپنا سکتے ہیں۔

2۔ آفات کی تیاری کے منصوبے: آفات سے متاثرہ علاقوں میں کمپنیوں کے پاس ہنگامی منصوبے ہونے چاہئیں بشمول ہنگامی رد عمل کے پروٹوکول اور کاروباری تسلسل کی حکمت عملی۔

3۔ پائیدار طرز عمل: ماحول دوست طریقوں کو اپنانا جیسے وسائل کا تحفظ فضلہ کم کرنا اور سبز ٹیکنالوجی ایکولوجیکل خطرات کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

4۔ ایکولوجیکل ایجنسیوں کے ساتھ تعاون: کاروبار ایکولوجیکل خطرات کو بہتر طور پر سمجھنے اور کم کرنے کے لیے مقامی حکومتوں اور ایکولوجیکل تنظیموں کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔

10.9 ایکولوجیکل اور کاروباری ضابطے میں ہندوستانی حکومت کے کردار

(Indian Government Roles in Environmental and Business Regulation)

1۔ ایکولوجیکل ضابطہ اور نفاذ

ہندوستانی حکومت نے آلودگی پر قابو پانے وسائل کا انتظام کرنے اور ماحولیات کے تحفظ کے لیے کئی ضابطے قائم کیے ہیں۔ یہ ضوابط اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کاروبار ان معیارات پر عمل پیرا ہوں جو ان کے ایکولوجیکل اثرات کو کم سے کم کرتے ہیں اور قومی اور بین الاقوامی ایکولوجیکل رہنما خطوط کی تعمیل کرتے ہیں۔

- ہوا اور پانی کے معیار کے معیارات: مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (CPCB) اور ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈز (SPCBs) ہوا اور پانی کے معیار کے معیارات طے کرتے ہیں جن پر کاروباروں کو عمل کرنا چاہیے خاص طور پر وہ صنعتیں جیسے مینوفیکچرنگ توانائی اور کان کنی میں۔
- ایکولوجیکل کلیئرنس: انوائرمنٹ پروٹیکشن ایکٹ کے مطابق کاروبار خاص طور پر بڑے پیمانے پر صنعتی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو پراجیکٹس شروع کرنے سے پہلے ماحولیات جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی (MoEFCC) کی وزارت سے ایکولوجیکل منظوری حاصل کرنی ہوگی۔
- فضلہ کے انتظام کے ضوابط: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ رولز اور ای ویسٹ مینجمنٹ رولز ہاؤسنگ اور شہری امور کی وزارت کے ذریعہ نافذ کیے جاتے ہیں جو کاروباروں کو کچرے کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے ری سائیکل کرنے اور ایکولوجیکل نقصان کو کم کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں۔

مثال: نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) ہندوستان میں صنعتوں کی طرف سے ایکولوجیکل خلاف ورزیوں کو حل کرنے کمپنیوں کو آلودگی کے اصولوں کی تعمیل کرنے اور عدم تعمیل پر جرمانے عائد کرنے میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔

2۔ پائیداری کی پالیسیاں اور سبز معیشت کی ترغیبات

ہندوستانی حکومت نے کاروباروں کو پائیدار طریقوں کو اپنانے کی ترغیب دینے کے لیے مختلف پالیسیاں متعارف کرائی ہیں۔ ان میں گرین ٹیکنالوجیز پائیدار پیداوار اور توانائی کی بچت کے اقدامات کے لیے مالی مراعات شامل ہیں۔

- قابل تجدید توانائی کی حمایت: ہندوستانی حکومت نے قومی شمسی مشن اور قومی ہوا توانائی مشن جیسی پالیسیوں کے ذریعے قابل تجدید توانائی کے ذرائع جیسے شمسی اور ہوا کی توانائی کے استعمال کو جارحانہ طور پر فروغ دیا ہے۔ یہ پالیسیاں سبز توانائی کے حل کو اپنانے والے کاروباروں کے لیے مالی مراعات ٹیکس میں چھوٹ اور سبسڈی پیش کرتی ہیں۔

- اٹل مشن فار ریجو وینیشن اینڈ اربن ٹرانسفار میشن (AMRUT): AMRUT شہروں میں گرین انفراسٹرکچر کی ترقی کی حمایت کرتا ہے بشمول توانائی کی بچت والی عمارتوں اور اسمارٹ سٹی سلوشنز کو اپنانا۔

FAME India Scheme: The Faster Adoption and Manufacturing of Hybrid and Electric Vehicles (FAME)

اسکیم آٹو موٹیو سیکٹر میں کاروباروں کو الیکٹرک گاڑیاں بنانے اور اپنانے کی ترغیب دیتی ہے جس سے ٹرانسپورٹ سیکٹر سے کاربن کا اخراج کم ہوتا ہے۔

مثال: ہندوستان کی حکومت قابل تجدید توانائی کے شعبے میں کاروباروں کے لیے پردھان منتری کسان توانائی تحفظ ایوام اُٹھان مہابھیان (PM KUSUM) اسکیم کے تحت سبسڈی اور ٹیکس میں چھوٹ پیش کرتی ہے جس کا مقصد دیہی علاقوں میں شمسی توانائی کی پیداوار کو بڑھانا ہے۔

3۔ ٹیکسیشن اور مالیاتی پالیسیاں

ہندوستانی حکومت ایکولوجیکل استحکام کو فروغ دینے کے لیے ٹیکس اور سبسڈی جیسے مالیاتی اقدامات کا استعمال کرتی ہے جبکہ ماحول کو نقصان پہنچانے والے طریقوں کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔

- کاربن ٹیکس اور جی ایس ٹی: ہندوستانی حکومت کا گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) نظام ماحول دوست مصنوعات اور قابل تجدید توانائی کی ٹیکنالوجیز کے لیے کم ٹیکس کی شرح پیش کرتا ہے جس سے کاروباروں کو سرسبز ہونے کی ترغیب ملتی ہے۔
- آلودگی کے ٹیکس اور جرمانے: حکومت ان کاروباروں پر ٹیکس اور جرمانے عائد کرتی ہے جو آلودگی کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر کچھ آلودگی پھیلانے والی صنعتوں کو پانی اور ہوا کے اخراج پر زیادہ محصولات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- سبز اقدامات کے لیے سبسڈیز: حکومت توانائی کی بچت اور سبز ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کرنے والے کاروباروں کو سبسڈی فراہم کرتی ہے۔

مثال: نیشنل کلین انرجی فنڈ کے تحت حکومت ہند ان کمپنیوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہے جو صاف توانائی کی ٹیکنالوجیز اپناتی ہیں جو کمپنی کی ٹیکس کی ذمہ داری کو نمایاں طور پر کم کر سکتی ہے۔

4۔ ایکولوجیکل تحفظ اور تحفظ کی کوششیں۔

ہندوستانی حکومت نے اہم ایکولوجیکل نظام جنگلات اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے ہیں جبکہ ان صنعتوں کو ریگولیٹ کرتے ہوئے جو ان علاقوں کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔

- محفوظ علاقے اور جنگلات کا تحفظ: ہندوستانی حکومت نے وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ کے تحت کئی علاقوں کو قومی پارکس جنگلی حیات کی پناہ گاہوں اور بایوسفیئر ریزرو کے طور پر نامزد کیا ہے جو کاروبار کو صنعتی استعمال کے لیے ان علاقوں کا استحصال کرنے سے روکتا ہے۔

- حیاتیاتی تنوع ایکٹ اور تحفظ: حیاتیاتی تنوع ایکٹ 2002 حیاتیاتی تنوع کے تحفظ وسائل کے بے تحاشہ استحصال کو روکنے اور اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ کاروبار اہم ایکولوجیکل نظام کو نقصان نہ پہنچائیں۔
- جنگلات کے تحفظ کے قوانین: 1980 کا فارسٹ کنزرویشن ایکٹ جنگلات کی کٹائی کو محدود کرتا ہے جنگلاتی علاقوں میں لاگنگ کان کنی اور انفراسٹرکچر کی ترقی میں شامل صنعتوں پر پابندیاں لگاتا ہے۔

مثال: حکومت نے "گرین انڈیا مشن" کو لاگو کیا ہے جس کا مقصد جنگلات کا احاطہ بڑھانا تنزلی کا شکار ایکولوجیکل نظام کو بحال کرنا اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنا ہے۔ اس میں ایسے کاروباروں کی حوصلہ افزائی بھی شامل ہے جو جنگلات کے تحفظ اور ایکولوجیکل بحالی کی حمایت کرتے ہیں۔

5۔ تجارتی اور عالمی ایکولوجیکل معاہدے

ہندوستان عالمی ایکولوجیکل معاہدوں میں سرگرم حصہ لیتا ہے اور بین الاقوامی ایکولوجیکل پالیسیوں کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ان معاہدوں کے لیے حکومت کی وابستگی ملکی پالیسیوں پر اثرانداز ہوتی ہے اور کاروباروں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ اپنی حکمت عملیوں کو عالمی پائیداری کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔

- پیرس آب و ہوا کا معاہدہ: پیرس معاہدے کے ایک حصے کے طور پر ہندوستان نے 2005 کی سطح کے مقابلے 2030 تک اپنے کاربن کے اخراج کی شدت کو 33-35 فیصد تک کم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہندوستانی کاروباری اداروں کو ان اہداف کو پورا کرنے کے لیے کم کاربن ٹیکنالوجیز اور پائیدار طریقوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔
- مونٹریال پروٹوکول اور اوزون پرت کا تحفظ: ہندوستان مونٹریال پروٹوکول پر دستخط کنندہ ہے جس کا مقصد اوزون کی تہہ کو ختم کرنے والے مادوں کو ختم کرنا ہے۔ حکومت نقصان دہ کیمیکلز کے استعمال کو کنٹرول کرتی ہے اور کاروباروں کو اوزون دوست متبادل کو اپنانے کی ترغیب دیتی ہے۔
- SDGs اور کاروباری شراکتیں: ہندوستانی حکومت ایسی پالیسیوں کے ذریعے اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول کی حمایت کرتی ہے جو کاروباروں کو پائیدار ترقی میں حصہ ڈالنے کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

مثال: ہندوستان نے 2022 تک 175 گیگاواٹ قابل تجدید توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کے لیے مہتواکانکشی اہداف مقرر کیے ہیں جو کہ عالمی آب و ہوا کے اہداف میں حصہ ڈالتے ہوئے کاروباروں کو سبز توانائی میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

6۔ ایکولوجیکل تعلیم اور آگاہی کے پروگرام

ہندوستانی حکومت تعلیم اور عوامی مہمات کے ذریعے ایکولوجیکل بیداری کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ پروگرام کاروباری اداروں کو ایکولوجیکل چیلنجوں اور مواقع کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں اور صارفین کو باخبر فیصلے کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

- سوچھ ہندوستان ابھیان: ایک ملک گیر پہل جس کا مقصد کچرے کے انتظام کو بہتر بنانا اور صفائی کو فروغ دینا ہے۔ کاروباروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ فضلہ کو کم کر کے مواد کی ری سائیکلنگ اور حفظان صحت کے طریقوں کو فروغ دے کر شرکت کریں۔
- o قومی ایکولوجیکل آگاہی مہم (NEAC): ماحولیات اور جنگلات کی وزارت ایکولوجیکل مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے مہم چلاتی ہے کاروباروں پر زور دیتی ہے کہ وہ اپنے کاموں میں پائیداری کو شامل کریں۔
- کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR): کمپنیز ایکٹ 2013 یہ حکم دیتا ہے کہ مخصوص مالیاتی حدوں کو پورا کرنے والی کمپنیوں کو اپنے منافع کا ایک حصہ سماجی اور ایکولوجیکل اقدامات پر خرچ کرنا چاہیے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے ایکولوجیکل تحفظ اور کمیونٹی کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔

مثال: ٹاٹا گروپ اور آئی ٹی سی جیسی کمپنیوں نے اپنی CSR سرگرمیوں کے ذریعے ایکولوجیکل پائیداری میں نمایاں حصہ ڈالا ہے بشمول درخت لگانا پانی کا تحفظ اور ویسٹ مینجمنٹ پروگرام۔

10.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ ایکولوجیکل ماحول (Ecological Environment) کیا ہے اور یہ کاروباری سرگرمیوں پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ کاروبار فطری اور انسانی ماحول کے باہمی تعامل کے اندر کام کرتے ہیں اور یہ تعامل ان کے فیصلوں پیداوار مارکیٹنگ اور پائیداری کو متاثر کرتا ہے۔ طلبہ نے آبادیاتی جغرافیائی اور ماحولیاتی عوامل کا تجزیہ کر لیا ہے جو کاروباری حکمت عملیوں کو تشکیل دیتے ہیں جیسے وسائل کی دستیابی آب و ہوا اور مارکیٹوں کی قربت۔ انہوں نے یہ بھی سیکھ لیا ہے کہ حکومت ماحولیاتی ضوابط پالیسیوں اور سبز معیشت کے اقدامات کے ذریعے کاروباروں کو ماحول دوست طرزِ عمل اپنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ مزید برآں طلبہ نے یہ ادراک حاصل کیا ہے کہ ایکولوجیکل خطرات جیسے آلودگی قدرتی آفات اور موسمیاتی تبدیلی کاروبار کے لیے چیلنجز پیدا کرتے ہیں جنہیں پائیدار حکمت عملیوں اور خطرے کے انتظام کے ذریعے کم کیا جا سکتا ہے۔ آخر میں انہوں نے یہ سیکھ لیا ہے کہ ایک شفاف اور ذمہ دار ماحولیاتی نظام نہ صرف کاروبار کی بقا اور نفع بخشی کے لیے ضروری ہے بلکہ قومی اور عالمی سطح پر پائیدار ترقی کے حصول میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

10.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ایکولوجیکل ماحول سے مراد وہ قدرتی اور انسانی عوامل ہیں جو ________ سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

2۔ کاروبار فطری وسائل جیسے زمین پانی اور ________ پر انحصار کرتا ہے۔

3۔ آبادیاتی عوامل میں آبادی کی ساخت شرحِ نمواور________شامل ہیں۔

4۔ جغرافیائی عوامل میں مقام آب وہوااور________کی دستیابی اہم کردارادا کرتے ہیں۔

5۔ ماحولیاتی آلودگی میں ہواپانی اور________کی آلودگی شامل ہے۔

6۔ حکومت ماحولیاتی تحفظ کے لیے مختلف________اور ضوابط نافذ کرتی ہے۔

7۔ سبز معیشت (Green Economy) کا مقصد پائیدار ترقی کے ساتھ ساتھ________کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔

8۔ ماحولیاتی تبدیلی (Climate Change) کاروباری فیصلوں اور________حکمتِ عملیوں پر اثر ڈالتی ہے۔

9۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے سیلاب اور طوفان کاروباری________کے لیے خطرہ پیدا کرتے ہیں۔

10۔ پائیدار کاروباری ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ادارے اپنے فیصلوں میں ماحولیاتی________کو مدِ نظر رکھیں۔

جوابات(Answers)

1۔ کاروباری	2۔ توانائی
3۔ خواندگی	4۔ وسائل
5۔ شور	6۔ قوانین
7۔ ماحول	8۔ منصوبہ بندی
9۔ تسلسل	10- ذمہ داری

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ ایکولوجیکل ماحول کی تعریف لکھیں۔

2۔ کاروباری فیصلوں پر جغرافیائی عوامل کا اثر کریں۔

3۔ کاروباری فیصلوں پر ایکولوجیکل عوامل کا اثر قلمبند کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ کاروبار کو متاثر کرنے والے جغرافیائی عوامل قلمبند کیجے

2۔ ایکولوجیکل اور کاروباری ضابطے میں ہندوستانی حکومت کے کردار روشنی ڈالیں

3۔ کاروبار میں ایکولوجیکل خطرات سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں

اکائی 11۔ سماجی ثقافتی ماحول

(Socio-Cultural Environment)

اکائی کے اجزا

11.0 تمہید(Introduction)

11.1 مقاصد(Objectives)

11.2 سماجی ثقافتی ماحول کی تعریف(Definition of Socio cultural Environment)

11.3 سماجی ماحول(Social Environment)

11.4 سماجی ماحول کے عناصر(Elements Of Social Environment)

11.5 ثقافتی ماحول(Cultural Environment)

11.6 ثقافتی ماحول کے عناصر(Elements Of Cultural Environment)

11.7 سماجی ثقافتی ماحول کی تشخیص(Evaluation of Socio-Cultural Environment)

11.8 فیشن کے رجحانات میں سماجی و ثقافتی ماحول کی تبدیلی کا موجودہ منظر نامہ

(Current Scenario of Socio-Cultural Environment Change in Fashion Trends)

11.9 انٹرپرینیورئل سوسائٹی کا تعارف(Introduction to Entrepreneurial Society)

11.10 کاروباری معاشرے کی خصوصیات(Characteristics of an Entrepreneurial Society)

11.11 کاروبار کے لیے ایک کاروباری سوسائٹی کے مضمرات

(Implications of an Entrepreneurial Society for Business)

11.12 کاروباری معاشرے کے چیلنجز

(Implications of an Entrepreneurial Society for Business)

11.13 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

11.14 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

11.0 تمہید(Introduction)

سماجی و ثقافتی ماحول سماجی اور ثقافتی عناصر پر مشتمل ہوتا ہے جو معیشت کی ترقی اور ترقی کو متاثر کرتے ہیں۔ ان میں علم عقائد اقدار اخلاق رویے رویے مذہب نسل اور زبان شامل ہیں۔ سیاسی- قانونی ماحول سیاسی ماحول اور قانونی ماحول کا مجموعہ ہے۔ یہ قوانین حکومتیں قانونی ادارے عدلیہ ایگزیکٹو کونسل اور مقننہ پر مشتمل ہے۔ ملک میں ہر سیاسی ترقی کے ساتھ سیاسی- قانونی ماحول بدل جاتا ہے۔ بعض اوقات قانونی اصلاحات حکمران حکومت کے نظریات میں تبدیلیوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہ عناصر کسی کاروباری تنظیم کے لیے خطرہ یا مواقع کا باعث بن سکتے ہیں۔ کسی بھی ملک میں کام کرنے کی خواہش رکھنے والی تنظیم کو حکمت عملی کی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے سماجی- ثقافتی اور سیاسی- قانونی عناصر پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

11.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- سماجی اور ثقافتی ماحول کی وضاحت کریں۔
- سماجی و ثقافتی ماحول کے عناصر کی نشاندہی کریں۔
- سماجی و ثقافتی ماحول میں حالیہ تبدیلیوں کا تجزیہ کریں۔

11.2 سماجی ثقافتی ماحول کی تعریف(Definition of Socio cultural Environment)

یہاں مختلف مصنفین کے ذریعہ سماجی ثقافتی ماحول کی کچھ تعریفیں ہیں:

فلپ کوٹلر- "سماجی ثقافتی ماحول اداروں اور دیگر قوتوں پر مشتمل ہوتا ہے جو معاشرے کی بنیادی اقدار تصورات ترجیحات اور طرز عمل کو متاثر کرتے ہیں۔"

Philip Kotler – "The socio-cultural environment consists of institutions and other forces that affect society’s basic values, perceptions, preferences, and behaviors".

ولیم ایف گلوک- "سماجی- ثقافتی ماحول میں رویے اقدار اصول عقائد رویے اور متعلقہ آبادیاتی رجحانات شامل ہیں جو کسی مخصوص علاقے یا مارکیٹ میں مؤثر طریقے سے کام کرنے کی تنظیم کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔"

William F. Glueck – "The socio-cultural environment includes attitudes, values, norms, beliefs, behaviors, and associated demographic trends that

influence an organization's ability to operate effectively in a particular region or market".

چارلس ہل اور گیر تھ جونز- "سماجی ثقافتی ماحول سے مراد معاشرے کے مشترکہ عقائد رسم ورواج طرز عمل اور طرز عمل ہیں جو کاروباری تعاملات صارفین کی ترجیحات اور مارکیٹ کے رجحانات کو تشکیل دیتے ہیں۔"

Charles Hill & Gareth Jones – "The socio-cultural environment refers to the shared beliefs, customs, practices, and behaviors of a society that shape business interactions, consumer preferences, and market trends".

فرانسس چیرونلم- "سماجی- ثقافتی ماحول تمام عناصر حالات اور اثرات پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی مخصوص معاشرے میں افراد کی شخصیت رویے اور طرز زندگی کو تشکیل دیتے ہیں اس طرح کاروباری کارروائیوں اور حکمت عملیوں کو متاثر کرتے ہیں۔"

Francis Cherunilam – "The socio-cultural environment consists of all elements, conditions, and influences that shape the personality, behavior, and lifestyle of individuals in a given society, thereby impacting business operations and strategies".

ڈیوڈ نیڈل- "سماجی ثقافتی ماحول سماجی اصولوں اقدار عقائد اور طریقوں کا ایک مجموعہ ہے جو معاشرے کے اندر افراد اور تنظیموں کے کام کو متاثر کرتے ہیں۔"

David Needle – "A socio-cultural environment is a set of social norms, values, beliefs, and practices that influence the functioning of individuals and organizations within a society".

11.3 سماجی ماحول (Social Environment)

کاروبار معاشرے میں چلتے ہیں اس لیے معاشرے کے ساتھ ان کا مسلسل تعامل فطری ہے۔ کاروباری افراد کو افرادی قوت سرمائے سہولیات وغیرہ کے لحاظ سے معاشرے سے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ کاروبار معاشرے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے پابند ہوتے ہیں کیونکہ ان کا سماجی مقصد ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی انہیں ان کی سماجی وابستگی کی قبول شدہ سطحوں کے مطابق معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ ایک تاجر کے لیے کاروبار کو چلانے کا ایک لازمی حصہ بن جاتا ہے اور اس طرح کاروبار کے سماجی ماحول کو سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

سماجی ماحول کاروبار کے میکرو ماحول کے عناصر میں سے ایک ہے۔ سماجی ماحول سماجی اداروں رشتوں عقائد اور معاشرے کے سماجی ڈھانچے پر مشتمل ہوتا ہے۔ کاروبار کے لحاظ سے کسی تنظیم کے سماجی ماحول میں افرادی قوت کی سماجی اقدار کے ساتھ ساتھ اس معاشرے کے اندر بھی شامل ہوتا ہے جس میں تنظیم کام کرتی ہے۔ یہ معاشرے میں رائج تمام عقائد رسوم و رواج پر مشتمل ہے۔ معاشرے کے پیرامیٹرز کے اندر کام کرنے والے کاروبار کو ان مخصوص اقدار اور رسوم سے نمٹنا پڑتا ہے جو کاروباری تنظیم کو متاثر کرنے والے سماجی ماحول کے عوامل کو تشکیل دیتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں متنوع ثقافتی پس منظر کے ساتھ سماجی ماحول زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ سماجی عوامل عام طور پر خاندان دوستوں ساتھی کارکنوں اور یہاں تک کہ سوشل میڈیا سے متاثر ہوتے ہیں۔ موجودہ دور کی جدید زندگی میں سوشل میڈیا کے اثر ورسوخ کے پھیلاؤ نے سماجی ماحول کا دائرہ بڑھا دیا ہے۔

11.4 سماجی ماحول کے عناصر (Elements Of Social Environment)

آیئے سماجی ماحول کے مختلف اہم عناصر اور کاروبار اور معاشرے کے درمیان باہمی تعلق کی نشاندہی کریں۔

آیئے اب سماجی ماحول کے مختلف عناصر پر بات کرتے ہیں۔

- **رویے اور عقائد (Attitudes and Beliefs)**

رویہ وہ تاثر ہے جو لوگوں کو بعض حالات یا اشیاء کے بارے میں ہوتا ہے۔ رویے بنیادی طور پر کسی شخص کی اقدار اور عقائد پر بنتے ہیں۔ کسی پروڈکٹ یا سروس کے بارے میں صارفین کا رویہ اس مخصوص پروڈکٹ یا سروس کی طلب اور رسد کو متاثر کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کم شکر والی خوراک کے لیے سازگار رویہ مارکیٹ میں چینی سے پاک مصنوعات کی مانگ میں اضافہ کا باعث بنا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے رویوں اور عقائد کا سماجی ماحول پر اثر پڑتا ہے۔

- **سوشل کلاس (Social Class)**

ہر معاشرے میں سماجی اور معاشی عدم مساوات کی ایک خاص حد ہوتی ہے۔ سماجی عدم مساوات معاشرے میں ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک سے متعلق ہے۔ ہندوستان میں ذات پات کے نظام کے نتیجے میں سماجی تفریق پیدا ہوئی اور لوگوں کو دستیاب مواقع کی تعداد میں فرق پیدا ہوا۔ دوسرے لفظوں میں سماجی طبقہ فرد کی سماجی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ صارفین کے انتخاب ان کی سماجی حیثیت کی بنیاد پر مختلف ہوتے ہیں۔ طبقاتی تقسیم کا ایک اور طریقہ افراد کی دولت اور آمدنی پر مبنی ہے اور اسے لوئر کلاس لوئر مڈل کلاس اپر مڈل کلاس اور اپر کلاس میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ نچلے طبقے کو سب سے کم کمانے والا اور اعلیٰ طبقے کو سب سے زیادہ کمانے والا سمجھا جاتا ہے۔ یہ آمدنی والے گروہ اکثر کسی فرد کی سماجی حیثیت کے مطابق ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر زیادہ آمدنی والے گروپ سے تعلق رکھنے والے افراد کی سماجی حیثیت عام طور پر زیادہ ہوتی ہے اور اس کے برعکس۔

- **طرز زندگی(Life style)**

اپنایا ہوا طرز زندگی ایک اور عنصر ہے جو لوگوں کے رویہ اور طرز عمل کو متاثر کرتا ہے۔ طرز زندگی بنیادی طور پر اس بات سے متعلق ہے کہ لوگ کیسے رہتے ہیں اور اپنا پیسہ کیسے خرچ کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں طرز زندگی میں تبدیلی آئی ہے۔ لوگ زندگی کے زیادہ آسان اور قدرتی طریقوں کا انتخاب کر رہے ہیں۔ پائیدار طریقوں کے بارے میں بیداری نے زندگی کا طریقہ بدل دیا ہے۔ وبائی مرض کے ساتھ یہ رواج زیادہ عام ہو گیا ہے۔

- **ترجیحات(Preferences)**

ترجیحات کسی پروڈکٹ یا سروس کے بارے میں افراد کا ذاتی ذائقہ ہیں۔ یہ ترجیحات دوسرے سماجی عناصر جیسے دوست پڑوسی خاندان تعلیم اور آمدنی کی طرف سے ہدایت کی جاتی ہیں. وقت کے ساتھ ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ اس کا تعلق آمدنی کی حیثیت میں تبدیلی سے ہے جس سے لوگوں کے طرز زندگی میں تبدیلی آتی ہے۔ اگر ہم چند دہائیاں پیچھے جائیں تو اس وقت ٹی وی کو عیش و عشرت سمجھا جاتا تھا اور اب اسے ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ ترجیحات کے نتیجے میں سماجی ماحول میں متحرک تبدیلی آتی ہے۔

- **سماجی برادریاں(Social communities)**

سماجی برادریوں میں دوستوں اور ساتھی کارکنوں کا حلقہ شامل ہوتا ہے۔ سماجی وابستگی کی ضرورت فرد کو مجبور کرتی ہے کہ وہ کمیونٹی کے ارکان کے درمیان چلنے والے طریقوں پر عمل کرے۔ بہت سے معاملات میں لوگ اپنے سماجی حلقے کے جائزوں کی بنیاد پر پروڈکٹ خریدنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ سماجی برادری جس میں فرد کی زندگی اس کے فیصلوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے خواہ وہ خرید و فروخت طرز زندگی کی حیثیت تعلیم وغیرہ ہو۔

- **سماجی ادارے(Social institutions)**

سماجی ادارے معاشرے میں سماجی ڈھانچے کا حوالہ دیتے ہیں جس کے تحت ایک فرد سماجی ضروریات کی تکمیل کے لیے مخصوص کردار ادا کرتا ہے۔ ان سماجی اداروں کے تحت لوگوں کو کچھ اصولوں اور عقائد کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ پانچ قسم کے سماجی ادارے ہیں یعنی خاندان معاشیات مذہب تعلیم اور حکومت۔ انہیں بنیادی اداروں کے طور پر کہا جاتا ہے جو مزید ثانوی سطح کے اداروں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ خاندان شادی اور طلاق کے طور پر ثانوی ادارے کو جنم دیتا ہے۔ خاندان کی درجہ بندی کی ساخت کسی فرد کے سامان اور خدمات کے انتخاب کو متاثر کرتی ہے۔ مزید معاشیات کے ثانوی ادارے جائیداد تجارت کریڈٹ بینکنگ وغیرہ ہیں۔ ثانوی ادارے مندر گرجا گھر مسجد وغیرہ کو بھی مذہب کی بنیاد پر سمجھتے ہیں۔

- **تعلیم اور ثقافت(Education and culture)**

تعلیم اور ثقافت سماجی ماحول کا ایک اور اہم عنصر ہے۔ آپ اس بیان سے بھی اتفاق کریں گے کہ تعلیم کے پھیلاؤ نے اپنے قدم جما لیے ہیں اور اس کی وجہ تعلیم کے تئیں بڑھتے ہوئے مثبت رویے کو قرار دیا جا سکتا ہے خاص طور پر دیہی علاقوں سے۔ پرانی تعلیم نے تکنیکی یا ہنر

پر مبنی تعلیم اور پھر منظم کاروبار کی طرف راستہ بنایا۔ تعلیم سب کو روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے تیار کیا گیا تھا جس کا مقصد ایک بامعنی صنعت کے تعامل سے پیدا ہونے والی افرادی قوت کے استعمال میں اضافہ کرنا تھا۔

- **حکومت کا کردار(Role of Government)**

پھر بھی ایک اور اہم کردار ادا کرنے والا عنصر حکومت اور اس کا کردار بطور 'فلاحی ریاست' ہے۔ یہ ایک 'اعلی سماجی ادارہ' ہے اور ایک جمہوری سیٹ اپ میں بہت اہمیت رکھتا ہے جہاں یہ فرض کیا جاتا ہے کہ وہ معاشرے میں سماجی نظم اور ہم آہنگی کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ کاروباری تنظیمیں اور حکومت ایک دوسرے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ کارکردگی پر مبنی ثقافتوں کے تعاقب میں تنظیمیں سماجی ہم آہنگی لانے کی کوشش کرتی ہیں۔ لہٰذا صارفیت ٹریڈ یونین ازم کوآپریٹو موومنٹ پیشہ ورانہ نظم و نسق اور شیئر ہولڈرز ایسوسی ایشنز وغیرہ جیسی اصطلاحات سماجی کاروباری ماحول کے لیے متعلقہ کلیدی الفاظ بن جاتی ہیں۔

11.5 ثقافتی ماحول(Cultural Environment)

ثقافت انسانی اعمال کی ایک حد ہے جو سماجی طور پر منتقل ہوتی ہے۔ ثقافت کو اخلاقیات رسم و رواج قانون آرٹ عقائد علم اور عادات کے پیچیدہ امتزاج کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے جو معاشرے کے کسی فرد کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ ثقافت زندگی کے راستے میں سرایت کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ثقافت انسانوں کے درمیان سماجی تعامل کی پیداوار ہے اور انسانی رویے کا تعین کرتی ہے۔ ثقافتی ماحول کا تعلق اس ثقافت سے ہے جس کے اندر تنظیم کام کرتی ہے اور اس میں اس کی ٹارگٹ مارکیٹ اور افرادی قوت کی ثقافت شامل ہے۔

11.6 ثقافتی ماحول کے عناصر(Elements of Cultural Environment)

ثقافتی ماحول کئی اہم عناصر پر مشتمل ہے۔

- **علم اور عقائد(Knowledge and Beliefs)**

علم اور عقائد پہلے سے موجود تصورات اور فلسفوں سے نمٹتے ہیں جو کسی فرد کے پاس اس کے ارد گرد کی حقیقت کے بارے میں ہوتے ہیں۔ وہ افسانوں فلسفیانہ خیالات تجریدی تصورات کے ساتھ ساتھ سائنسی حقائق پر مشتمل ہیں۔ یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک مخصوص ثقافت سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کسی خاص چیز کے بارے میں اُس ثقافت میں جائز چیزوں کے علاوہ عقائد قائم کیے ہیں اور اس کے نتیجے میں دوسرے نقطہ نظر کو قبول نہیں کیا جاسکتا ہے۔

- **مذہب(Religion)**

مذہب ثقافتی ماحول کا ایک اہم عنصر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے مختلف مذہبی اصول عقائد افکار رسوم و رواج رسومات اور روایات ہیں۔ ایک کاروباری تنظیم کو اپنی مصنوعات کی مارکیٹنگ کرتے وقت مذہبی جذبات کے ہر پہلو کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

- **زبان(Language)**

ہندوستان میں زبانوں اور بولیوں کی ایک بڑی تعداد ہے جن میں سے 22 حکومت ہند کے مطابق سرکاری طور پر تسلیم شدہ زبانیں ہیں۔ان سرکاری طور پر تسلیم شدہ زبانوں کے علاوہ ایسی علاقائی زبانیں ہیں جو صرف کمیونٹیز میں بولی جاتی ہیں۔زبان میں تغیرات کاروباری تنظیم کے لیے ایک بڑی تشویش کا باعث ہو سکتے ہیں۔مختلف زبانوں میں مختلف الفاظ کے مختلف معنی ہوتے ہیں۔بیرونی ملک میں کسی برانڈ کے نام کا فیصلہ کرنے سے پہلے یہ انتہائی اہم ہو سکتا ہے۔الفاظ کے علاوہ غیر زبانی مواصلات بھی کسی تنظیم کے لیے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔جسمانی زبان جیسے اشارہ اور کرنسی کے مختلف ثقافتوں میں مختلف معنی ہوتے ہیں۔ایک ہی علامت کی مختلف قوموں یا ملک کے مختلف خطوں میں مختلف تشریح ہو سکتی ہے۔زبانی ہو یا غیر زبانی دونوں کا مجموعی ثقافتی ماحول پر اثر پڑتا ہے۔

- **نسلی تعلق(Ethnicity)**

نسل سے مراد کسی خاص ثقافتی روایت سے تعلق رکھنے کی حقیقت ہے۔کسی علاقے میں نسلی گروہ کا تسلط اس علاقے میں کام کرنے والے مقامی کاروبار کے فیصلوں اور حکمت عملیوں کو متاثر کر سکتا ہے۔اس طرح کا تسلط تجارتی مواقع کے انتخاب پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔بین الاقوامی منڈیوں کے معاملے میں نسل ایک بڑا کردار ادا کرتی ہے۔مثال کے طور پر ملک کے اندر مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے ہندوستانی شہری کسی ایک قومی نسل سے تعلق رکھتے ہیں انہیں ہندوستانی کہا جاتا ہے۔

11.7 سماجی ثقافتی ماحول کی تشخیص(Evaluation of Socio-Cultural Environment)

سماجی و ثقافتی عناصر کاروباری ماحول کے اہم ترین عوامل میں سے ایک ہیں جو انتظامی فیصلہ سازی کے عمل اور کاروباری تنظیم کے اسٹریٹجک اہداف کو متاثر کر سکتے ہیں۔کاروباری تنظیمیں کسی خلا میں موجود نہیں ہیں۔انڈسٹری میں ہر فرم ماحول سے گھری ہوئی ہے۔سماجی اور ثقافتی ماحول کے عوامل میں تبدیلی کا اثر پوری قوموں میں تجارتی سرگرمیوں پر پڑ سکتا ہے۔دوسرے الفاظ میں ماحول کے سماجی اور ثقافتی عناصر میں تبدیلی معیشت کی طلب اور رسد میں اتار چڑھاو کا باعث بن سکتی ہے۔مارکیٹ میں زندہ رہنے کے لیے ایک کاروباری تنظیم کو سماجی و ثقافتی ماحول کی تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

کاروبار کا پہلے تصور منافع کمانے تک محدود تھا۔تاہم حالیہ دنوں میں کاروبار کو ایک سماجی ادارے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو معاشرے کی بہتری کے لیے کام کر رہا ہے۔کاروباری تنظیموں کو سماجی نظام کا ایک لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے۔یہ کاروبار اپنصارفین کے طرز زندگی اور معاشرے کے کام کرنے کے طریقے کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح لوگوں کی ترجیحات اور رویے بھی کاروباری حکمت عملی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔مثال کے طور پر لوگوں میں صحت کے خدشات بڑھنے کے نتیجے میں صحت مند غذا کا آپشن سامنے آیا ہے۔اس نے تنظیموں کو مجبور کیا ہے کہ وہ اپنی مصنوعات میں استعمال ہونے والے اجزاء کے معیار اور انتخاب کے بارے میں زیادہ محتاط رہیں۔آمدنی اور تعلیم کی سطح میں تبدیلی مصنوعات اور خدمات کی مانگ میں اتار

چڑھاؤ کا باعث بنتی ہے۔ آمدنی کی سطح میں اضافے کی وجہ سے اعلیٰ درجے کی مصنوعات کی مانگ میں اضافہ ہوا۔ مثال کے طور پر زیادہ کمانے والے لوگ عام طور پر کم قیمت والے برانڈز کے مقابلے FMCG مصنوعات کی زیادہ مہنگی رینج خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ثقافتی حرکیات کاروباری تنظیموں کے کام کو اندرونی اور بیرونی طور پر بھی متاثر کرتی ہے۔ ثقافت ایک تنظیم میں بہت سی چیزوں کو متاثر کرتی ہے جیسے کاروبار کی رفتار فیصلہ سازی اور گفت و شنید ملازمین کا انتظام خطرہ مول لینے کی صلاحیت اور فروخت اور مارکیٹنگ۔ کلچر آجر اور ملازمین کے ساتھ ساتھ تنظیم اور اس کے صارفین کے درمیان اعتماد پیدا کرنے کے لیے ذمہ دار ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں فوڈ اینڈ بیوریجز کمپنی میں سے ایک کو اپنے مینو کو صارفین کے رواج اور روایات کے مطابق بنانا ہوتا ہے۔

کاروبار پر سماجی و ثقافتی ماحول کے اثرات کی ایک اہم مثال تہوار کے موسم میں تشہیری مہموں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مہمات خاندانوں کو اپنی ثقافتی روایات کے ایک حصے کے طور پر تہواروں کو ایک ساتھ مناتے ہوئے دکھاتی ہیں اور یہ کہ پروڈکٹ یا سروس ان کی روایات میں کس طرح فٹ بیٹھتی ہے۔

11.8 فیشن کے رجحانات میں سماجی و ثقافتی ماحول کی تبدیلی کا موجودہ منظر نامہ

(Current Scenario of Socio-Cultural Environment Change in Fashion Trends)

فیشن کے رجحانات ہر چند سالوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ جو دس سال پہلے مقبول تھا شاید آج مقبول نہ ہو۔ سوشل میڈیا کے اثر و رسوخ نے رجحانات میں تبدیلی کی رفتار میں تیزی سے اضافہ کیا ہے۔ ایسی تبدیلیاں صارفین کی ترجیحات اور رویوں میں تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر کپڑوں کے برانڈز کو نیا مجموعہ لانچ کرتے وقت فیشن کے تازہ ترین رجحانات سے آگاہ ہونا چاہیے۔ اس کی ایک اور مثال اشتہاری نمونوں میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ ٹیلی ویژن اور پرنٹ میڈیا کو پچھلی دہائی میں مصنوعات کی تشہیر کا سب سے مقبول طریقہ سمجھا جاتا تھا۔ تاہم سمارٹ فونز اور سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کے صارفین کی تعداد میں اضافے کے ساتھ سوشل میڈیا کے ذریعے اشتہارات مارکیٹنگ کے میدان میں ایک نیا غیظ و غضب بن چکے ہیں (2019Quain)۔

- **سماجی مسائل (Social Issues)**

سماجی و ثقافتی عناصر نہ صرف کسی تنظیم کی کاروباری حکمت عملی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ تنظیم کی داخلی پالیسیوں کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ صنفی مسائل پر تشویش کا اظہار کرنے سے تنظیموں کو مرد اور خواتین ملازمین کے لیے مساوی پالیسیاں اور طرز عمل شامل کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر شوہر اور بیوی کے درمیان صنفی کردار میں لچک نے زچگی کی چھٹی کے ساتھ ساتھ پیٹرنٹی چھٹی کے لیے پالیسیاں تشکیل دی ہیں۔ مزید صنفی حساسیت کے بارے میں آگاہی کام کی جگہ پر ہراساں کیے جانے اور صنفی امتیاز کے بارے میں رویوں میں تبدیلی کا باعث بنی ہے۔ ایسی ثقافتی تبدیلیوں کی ایک اور مثال کام کی جگہ پر نسلی امتیاز کے خلاف عدم مزاحمت ہے (کوین 2019)۔

- آبادی(Population)

ہندوستان میں آبادی میں اضافے کے نتیجے میں شہری کاری کی مسلسل ضرورت ہے۔ ہندوستان کی تقریباً ایک تہائی آبادی شہری علاقوں میں رہتی ہے۔ ہندوستان میں شہری آبادی کی تعداد میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے (او نیل 2021)۔ شہری کاری میں تیز رفتار ترقی نے شہری بنیادی ڈھانچے جیسے نقل و حمل ہسپتال اسکول صفائی کی سہولیات اور بجلی کی فراہمی کی ضرورت کو مضبوط کیا۔ شہری کاری میں اضافے کے پیچھے ایک بڑی تشویش صنعت کاری کی وجہ سے آبادی کی نقل مکانی ہے۔ مزید یہ کہ ہندوستان میں کام کرنے کی عمر کی آبادی یا نوجوان آبادی کا بڑا حصہ ہے۔ اس تعمیر نے سستے نرخوں پر مزدور طبقہ پیدا کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نوجوان آبادی نے ڈیجیٹائزڈ معیشت کے مطالبات پیدا کیے ہیں۔ شہری کام کرنے والے پیشہ ور افراد ڈیجیٹل بینکنگ اور بچت کے اختیارات میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں (یو کے ایس 2018)۔

- کثیر تنوع(Multi-Diversity)

موجودہ دور میں تنظیموں کی اکثریت مخلوط ثقافت کی افرادی قوت رکھتی ہے خاص طور پر کثیر القومی تنظیم کے معاملے میں۔ ہندوستان مخلوط ثقافت کی نسل کے ساتھ کثیر تنوع والا ملک ہے۔ مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے نمٹنے کے لیے ان کے کاروباری طریقوں مواصلات کے انداز اور انتظامی انداز کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے کیونکہ وہ مختلف ثقافتوں میں مختلف ہو سکتے ہیں۔

ثقافتیں دوسری ثقافت سے صارفین کے طبقے کو نشانہ بنانے کے لیے ایک تنظیم کو پہلے سے تصور شدہ تصورات کو ایک طرف رکھنا چاہیے اور ان کے بارے میں جاننے کے لیے کوششیں کرنا چاہیے (سیلر اکیڈمی 2012)۔

11.9 انٹرپرینیورئل سوسائٹی کا تعارف(Introduction to Entrepreneurial Society)

ایک کاروباری معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں اختراعات رسک لینے اور کاروبار کی تخلیق کی حوصلہ افزائی اور حمایت کی جاتی ہے مختلف سطحوں—معاشی سماجی اور سیاسی۔ اس طرح کے معاشرے انٹرپرینیورشپ کے کلچر کو فروغ دیتے ہیں جہاں افراد کو کاروبار شروع کرنے اور بڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے جو معاشی ترقی ملازمتوں کی تخلیق اور مجموعی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

کاروباری معاشروں کی خصوصیات ایک متحرک کاروباری ماحول فنڈنگ اور وسائل تک رسائی میں آسانی معاون پالیسیاں اور ایک ذہنیت ہے جو تخلیقی صلاحیتوں اور نئے خیالات کو اپناتی ہے۔ حکومتیں تعلیمی ادارے اور نجی ادارے سازگار ضوابط ہنر مندی کے فروغ کے پروگراموں اور مالی امداد کے ذریعے کاروبار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

11.10 کاروباری معاشرے کی خصوصیات

(Characteristics of an Entrepreneurial Society)

- اختراعی اور تخلیقی صلاحیت- معاشرہ نئے خیالات تکنیکی ترقی اور تخلیقی مسائل کے حل کی قدر کرتا ہے جو نئی صنعتوں اور کاروباری ماڈلز کی ترقی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

- رسک ٹیکنگ کلچر-افراد اور کاروباروں کو حسابی خطرات لینے نئے مواقع تلاش کرنے اور ناکامیوں سے سیکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
- معاون حکومتی پالیسیاں- پالیسیاں جیسے ٹیکس کے فوائد سٹارٹ اپ مراعات کاروباری رجسٹریشن میں آسانی اور مالی مدد کاروباری ترقی کو فروغ دیتی ہے۔
- فنڈنگ اور وسائل تک رسائی-وینچر کیپیٹل فرشتہ سرمایہ کاروں کراؤڈ فنڈنگ اور بزنس انکیوبیٹرز کی دستیابی کاروباری افراد کو
- اپنے خیالات کو زندہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔
- مضبوط تعلیمی نظام-یونیورسٹیاں اور ادارے ایک ایسا ماحولیاتی نظام بنانے کے لیے انٹرپرینیورشپ مہارت کی نشوونما اور تحقیق پر زور دیتے ہیں جو اسٹارٹ اپس اور کاروباری منصوبوں کو سپورٹ کرتا ہے۔
- نیٹ ورک اور تعاون- کاروباری افراد صنعت کے ماہرین سرمایہ کار اور پالیسی ساز علم کا اشتراک کرنے مینٹور اسٹارٹ اپس اور مارکیٹ کے مواقع کو بڑھانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

11.11 کاروبار کے لیے ایک کاروباری سوسائٹی کے مضمرات

(Implications of an Entrepreneurial Society for Business)

ایک کاروباری معاشرے کے مختلف شعبوں میں کاروبار کے لیے دور رس اثرات ہوتے ہیں۔ان مضمرات کو مختلف زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے جیسے کہ مارکیٹ کی حرکیات مقابلہ معاشی ترقی اور سماجی تبدیلی۔

1۔ **اقتصادی ترقی اور ترقی:** کاروباری معاشرے نئی صنعتیں بنا کر روزگار کے مواقع بڑھا کر اور جی ڈی پی کو بڑھا کر اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سٹارٹ اپ اور چھوٹے کاروبار جدت کو آگے بڑھاتے ہیں پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرتے ہیں اور سرمایہ کاری کو راغب کرتے ہیں طویل مدتی اقتصادی استحکام کو فروغ دیتے ہیں۔

2۔ **مسابقت اور مارکیٹ کی توسیع میں اضافہ:** ایک ایسا کلچر جو انٹرپرینیورشپ کو فروغ دیتا ہے مارکیٹ میں مسابقت میں اضافہ متعدد نئے کاروباروں کے ظہور کا باعث بنتا ہے۔ جہاں یہ مقابلہ کاروباری اداروں کو اپنی مصنوعات اور خدمات کو جدت اور بہتر بنانے کی ترغیب دیتا ہے وہیں یہ کمپنیوں کو اپنی مارکیٹ کی پوزیشن کو برقرار رکھنے کے لیے موثر کاروباری حکمت عملی اپنانے پر بھی مجبور کرتا ہے۔

3۔ **ملازمت کی تخلیق اور مہارت کی ترقی:** اسٹارٹ اپ اور چھوٹے کاروبار مختلف صنعتوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ جیسے جیسے انٹرپرینیورشپ پروان چڑھتی ہے ٹیکنالوجی مارکیٹنگ فنانس اور آپریشنز میں ہنر مند پیشہ ور افراد کی مانگ میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے افرادی قوت کی صلاحیتوں میں بہتری اور اقتصادی بااختیاریت ہوتی ہے۔

4۔ **بہتر صارفین کی پسند اور حسب ضرورت:** کاروباری معاشرے ایسے متعدد کاروباروں کو جنم دیتے ہیں جو مخصوص بازاروں اور صارفین کی متنوع ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اس سے مصنوعات اور خدمات کی ایک وسیع رینج بہتر کسٹمر کے تجربات اور زیادہ حسب ضرورت ہوتی ہے جس سے صارفین اپنی ترجیحات کے مطابق جدید حل تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

5۔ **ٹیکنالوجی کی ترقی اور ڈیجیٹل تبدیلی:** جدت پر مبنی انٹرپرینیورشپ تیز رفتار تکنیکی ترقی اور ڈیجیٹل تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ مصنوعی ذہانت بلاک چین آٹومیشن اور ڈیٹا اینالیٹکس جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز صنعتوں کو نئے سرے سے ڈھالتی ہیں جس سے کاروبار کو زیادہ موثر سرمایہ کاری مؤثر اور گاہک پر مبنی بنایا جاتا ہے۔

6۔ **سماجی اور ثقافتی تبدیلی:** انٹرپرینیورشپ خود انحصاری دولت کی تخلیق اور زندگی کے بہتر معیار کو فروغ دے کر سماجی ڈھانچے کو متاثر کرتی ہے۔ کاروباری کامیابی کی کہانیاں افراد کو کاروباری منصوبوں کو آگے بڑھانے روزگار کے روایتی اصولوں کو توڑنے اور ایک آزاد اور ترقی پر مبنی ذہنیت کو فروغ دینے کی ترغیب دیتی ہیں۔

7۔ **عالمگیریت اور بین الاقوامی کاروبار کی توسیع:** ڈیجیٹل ترقی اور بہتر لاجسٹکس کے ساتھ کاروباری معاشروں میں شروع ہونے والے کاروباروں کے پاس عالمی سطح پر توسیع کے بہتر مواقع ہیں۔ سٹارٹ اپس سرحد پار تجارت غیر ملکی سرمایہ کاری اور ثقافتی تبادلے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بین الاقوامی منڈیوں میں اپنے آپریشنز کو پیمانہ بنا سکتے ہیں۔

8۔ **پائیداری اور سماجی ذمہ داری:** جدید کاروباری معاشرے پائیدار کاروباری طریقوں کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR) اور اخلاقی فیصلہ سازی پر تیزی سے توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ کاروبار ماحول دوست حل محنت کے منصفانہ طریقوں اور سماجی اثرات کے اقدامات کو ترجیح دیتے ہیں جو طویل مدتی پائیداری اور کمیونٹی کی بہبود کو یقینی بناتے ہیں۔

11.12 کاروباری معاشرے کے چیلنجز

(Implications of an Entrepreneurial Society for Business)

اگرچہ کاروباری معاشرے بہت سے فوائد پیش کرتے ہیں لیکن انہیں ایسے چیلنجز کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے جن سے مستقل ترقی کے لیے نمٹا جانا ضروری ہے:

1۔ جدت اور تخلیق میں اضافہ (Increase in Innovation and Creativity) کاروباری معاشرے میں نئے خیالات اور اختراعات کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس سے کاروباروں کو نئی مصنوعات اور خدمات متعارف کرانے میں مدد ملتی ہے جو کہ مارکیٹ میں مسابقتی برتری کا ذریعہ بنتی ہیں۔

2۔ نئی مارکیٹوں اور مواقع کا ظہور (Emergence of New Markets and Opportunities) کاروباری سوچ رکھنے والے افراد نئی ضروریات اور مسائل کو پہچانتے ہیں اور ان کے حل کے لیے نئے کاروباری ماڈلز تیار کرتے ہیں جس سے نئی مارکیٹیں وجود میں آتی ہیں۔

3۔ روزگار کے مواقع میں اضافہ (Increase in Employment Opportunities) جب زیادہ لوگ کاروبار شروع کرتے ہیں تو انہیں انسانی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے ملازمتوں کی تعداد بڑھتی ہے اور بے روزگاری میں کمی واقع ہوتی ہے۔

4۔ معیشت کی ترقی(Economic Development)کاروباری معاشرہ سرمایہ کاری پیداوار اور برآمدات میں اضافے کا باعث بنتا ہے جو کہ قومی معیشت کو مستحکم کرتا ہے۔

5۔ مقابلے کا رجحان(Competitive Environment)زیادہ کاروباری اداروں کے میدان میں آنے سے مقابلے میں اضافہ ہوتا ہے۔اس سے معیار(quality)بہتر ہوتا ہے اور قیمتیں کم ہونے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں جس کا فائدہ صارفین کو ہوتا ہے۔

6۔ خطرات مول لینے کا رجحان(Risk-Taking Attitude)کاروباری معاشرہ لوگوں کو خطرات مول لینے اور ناکامی سے سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے جس سے کاروباری ادارے زیادہ لچکدار اور تجرباتی بنتے ہیں۔

7۔ سرمایہ کاری میں اضافہ(Increase in Investment)کاروباری معاشرے میں سرمایہ کار نئے کاروباری آئیڈیاز میں دلچسپی لیتے ہیں جس سے وینچر کیپٹل اور دیگر سرمایہ کاری کے ذرائع بڑھتے ہیں۔

8۔ سماجی تبدیلی(Social Change)کاروباری ادارے نہ صرف منافع کے لیے کام کرتے ہیں بلکہ سماجی مسائل جیسے ماحولیاتی تحفظ تعلیم اور صحت کی سہولیات میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔

11.13 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ سماجی و ثقافتی ماحول کاروباری سرگرمیوں پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے اور یہ کہ کسی ملک یا خطے کی سماجی اقدار عقائد رویے زبان مذہب اور طرزِ زندگی کاروباری حکمتِ عملیوں کی تشکیل میں کس حد تک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ کاروباری ادارے ایک سماجی نظام کا حصہ ہیں جو معاشرتی عوامل سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کے مطابق اپنے فیصلے مصنوعات اور خدمات کو ڈھالتے ہیں۔ طلبہ نے سماجی ماحول کے اہم عناصر جیسے رویے عقائد سماجی ادارے تعلیم طرزِ زندگی ترجیحات اور حکومتی کردار کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے۔انہوں نے ثقافتی ماحول کے اجزاء جیسے علم مذہب زبان اور نسلی تنوع کے اثرات کو بھی جان لیا ہے جو کاروباری تعاملات اور صارفین کی ترجیحات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔مزید برآں طلبہ نے یہ ادراک حاصل کیا ہے کہ سماجی و ثقافتی تبدیلیاں جیسے تعلیم کا فروغ شہری کاری اور ڈیجیٹل ترقی کاروباری رجحانات اور مارکیٹنگ کے طریقوں کو نئے خطوط پر استوار کر رہی ہیں۔آخر میں انہوں نے یہ سیکھ لیا ہے کہ ایک متحرک اور متنوع سماجی و ثقافتی ماحول میں کامیاب ہونے کے لیے تنظیموں کو لچکدار حساس اور ثقافتی لحاظ سے ہم آہنگ کاروباری رویہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

11.14 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ سماجی و ثقافتی ماحول میں وہ تمام ________ شامل ہیں جو کسی معاشرے کے رویوں اقدار اور عقائد کو متاثر کرتے ہیں۔

2۔ سماجی ماحول کاروبار کے ________ ماحول کا ایک اہم جزو ہے۔

3۔ معاشرے کے سماجی اداروں میں خاندان مذہب حکومت تعلیم اور________شامل ہیں۔

4۔ طرزِ زندگی (Lifestyle) اس بات سے متعلق ہے کہ لوگ کیسے________ہیں اور اپنا پیسہ کیسے خرچ کرتے ہیں۔

5۔ سماجی طبقے (Social Class) کی بنیاد عام طور پر افراد کی آمدنی اور________پر ہوتی ہے۔

6۔ ثقافت انسانی معاشرتی تعامل کی پیداوار ہے جو افراد کے________کا تعین کرتی ہے۔

7۔ مذہب ثقافتی ماحول کا ایک اہم عنصر ہے جو صارفین کے رویے اور________کو متاثر کرتا ہے۔

8۔ زبان کسی ملک کے ثقافتی اور کاروباری________میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

9۔ مختلف ثقافتوں میں ایک ہی علامت یا اشارے کے________معنی ہو سکتے ہیں۔

10۔ تنظیموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کاروباری فیصلوں میں سماجی و ثقافتی________کو مدِ نظر رکھیں۔

جوابات(Answers)

1۔ عناصر	2۔ میکرو(Macro)
3۔ معیشت	4۔ جیتے
5۔ دولت	6۔ رویے
7۔ ترجیحات	8۔ مواصلات
9۔ مختلف	10۔ عوامل

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ سماجی ثقافتی ماحول کی تعریف لکھیں۔

2۔ کاروباری معاشرے کی خصوصیات پر نوٹ لکھیں۔

3۔ فیشن کے رجحانات میں سماجی و ثقافتی ماحول کی تبدیلی کا موجودہ منظر نامہ قلمبند کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ سماجی ثقافتی ماحول کی تشخیص قلمبند کیجے

2۔ ثقافتی ماحول کے عناصر پر روشنی ڈالیں

3۔ سماجی ماحول کے عناصر سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں۔

اکائی 12۔ ٹیکنالوجیکل ماحول

(Technological Environment)

اکائی کے اجزا

12.0 تمہید(Introduction)
12.1 مقاصد(Objectives)
12.2 ٹیکنالوجیکل ماحول کی تعریف(Definition of Technological Environment)
12.3 ٹیکنالوجیکل ماحول کی خصوصیات(Features of the Technological Environment)
12.4 ٹیکنالوجیکل ماحول کے مقاصد(Objectives of Technological Environment)
12.5 کاروبار پر ٹیکنالوجیکل ماحول کا اثر
(Impact of the Technological Environment on Business)
12.6 تکنیکی ترقی میں رکاوٹ(Restraints on Technological Growth)
12.7 معاشرے پر ٹیکنالوجی کے اثرات(Impact of Technology on Society)
12.8 ہندوستان میں حالیہ تکنیکی ترقیات(Recent Technological Developments in India)
12.9 ہندوستان میں ٹیکنالوجی کی حیثیت(Status of Technology in India)
12.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)
12.11 کلیدی الفاظ(Keywords)
12.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)
12.13 تجویزہ کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

12.0 تمہید(Introduction)

ٹیکنالوجیکل ماحول سے مراد تکنیکی ترقی اختراعات اور سائنسی ترقی سے متعلق بیرونی عوامل ہیں جو کاروبار صنعتوں اور معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔ جدید دور میں ٹیکنالوجی معیشتوں کی تشکیل پیداواری صلاحیت بڑھانے اور معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی

ہے۔کاروباری اداروں کو مسابقتی رہنے کارکردگی بڑھانے اور صارفین کی بڑھتی ہوئی توقعات کو پورا کرنے کے لیے مسلسل تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ موافقت کرنی چاہیے۔

تکنیکی ترقی کاروباری کارروائیوں کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے بشمول پیداوار مارکیٹنگ مواصلات لاجسٹکس اور کسٹمر سروس۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن آٹومیشن مصنوعی ذہانت (AI) بڑے ڈیٹا اور انٹرنیٹ آف تھنگز (IOT) کے عروج نے صنعتوں میں انقلاب برپا کردیا ہے جس کے نتیجے میں تیز زیادہ موثر اور لاگت سے موثر عمل ہوتا ہے۔تاہم تکنیکی ترقی چیلنجز بھی پیش کرتی ہے جیسے سائبر سیکیورٹی کے خطرات اخلاقی خدشات اور مہارت کی مسلسل ترقی کی ضرورت۔

یہ یونٹ ٹیکنالوجیکل ماحول کی اہم خصوصیات کاروبار اور معاشرے پر اس کے اثرات تکنیکی ترقی میں رکاوٹوں اور حالیہ پیشرفت کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں ٹیکنالوجی کی موجودہ صورتحال کا بھی جائزہ لیتا ہے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ ان موضوعات کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

- ٹیکنالوجیکل ماحول کے تصور اور خصوصیات کو سمجھیں۔
- ٹیکنالوجیکل ماحول کی اہم مقاصد کی شناخت کریں۔
- کاروبار اور معاشرے پر ٹیکنالوجی کے اثرات کا تجزیہ کریں۔
- تکنیکی ترقی کے چیلنجز اور رکاوٹوں کی نشاندہی کریں۔
- ہندوستان میں ٹیکنالوجی کی حالیہ ترقی اور حیثیت کا جائزہ لیں۔

12.2 ٹیکنالوجیکل ماحول کی تعریف (Definition of Technological Environment)

یہاں مختلف مصنفین اور ذرائع کے ذریعہ دی گئی ٹیکنالوجیکل ماحول کی تعریفیں ہیں:

فلپ کوٹلر-" ٹیکنالوجیکل ماحول ایسی قوتوں پر مشتمل ہوتا ہے جو نئی ٹیکنالوجیز تخلیق کرتی ہیں جس سے نئی مصنوعات اور مارکیٹ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔"

Philip Kotler – "The technological environment consists of forces that create new technologies, leading to new products and market opportunities".

William J. Stanton-" ٹیکنالوجیکل ماحول سے مراد پیداوار اور پیداوار کے طریقوں کے بارے میں علم کا مجموعہ ہے جو معاشرے کے لیے دستیاب ہے اور جو کاروباری کارروائیوں کو متاثر کرتا ہے۔"

William J. Stanton – "The technological environment refers to the sum of knowledge about production and methods of production that is available to a society and that influences business operations."

Joel Dean-" ٹیکنالوجیکل ماحول میں وہ اختراعات تکنیکیں اور علم شامل ہیں جو سامان اور خدمات کی پیداوار اور ان کی مارکیٹنگ اور ترسیل کے طریقے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔"

Joel Dean – "The technological environment comprises the innovation, techniques, and knowledge that influence the production of goods and services, and the way they are marketed and delivered."

کیتھ ڈیوس اور ولیم سی فریڈرک-" ٹیکنالوجی ہمارے پاس کام کرنے کے طریقوں کے بارے میں موجود کل معلومات پر مشتمل ہے۔اس میں ایجادات تکنیکیں اور مینوفیکچرنگ سے لے کر مارکیٹنگ تک ہر چیز کے بارے میں منظم علم کا وسیع ذخیرہ شامل ہے۔"

Keith Davis and William C. Frederick – "Technology consists of the sum total of knowledge we have of ways to do things. It includes inventions, techniques, and the vast store of organized knowledge about everything from manufacturing to marketing."

12.3 ٹیکنالوجیکل ماحول کی خصوصیات

(Features of the Technological Environment)

ٹیکنالوجیکل ماحول متحرک پیچیدہ اور اثرانگیز ہے۔ یہ کاروباری حکمت عملیوں اقتصادی ترقی اور سماجی تبدیلی کو تشکیل دیتا ہے۔اس کی کچھ اہم خصوصیات میں شامل ہیں:

1۔ **تیز رفتار ترقی** - ٹیکنالوجی بے مثال رفتار سے ترقی کرتی ہے صنعتوں میں جدت اور کارکردگی کو آگے بڑھاتی ہے۔ مصنوعی ذہانت روبوٹکس اور بلاکچین جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کاروباری ماڈلز کو مسلسل نئی شکل دے رہی ہیں۔

2۔ **ٹیکنالوجی کی عالمگیریت** - تکنیکی ترقی اب مخصوص ممالک یا خطوں تک محدود نہیں رہی۔ اختراعات عالمی سطح پر پھیلتی ہیں جس سے کاروباری اداروں کو دنیا کے مختلف حصوں سے نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانے اور انضمام کرنے کا موقع ملتا ہے۔

3۔ **آٹومیشن اور ڈیجیٹلائزیشن**- مینوفیکچرنگ لاجسٹکس اور خدمات میں بڑھتی ہوئی آٹومیشن نے انسانی مداخلت کو کم کرکے لاگت کو کم کرکے اور درستگی اور کارکردگی کو بہتر بنا کر صنعتوں کو تبدیل کر دیا ہے۔

4۔ **خلل انگیز اختراعات**-ای کامرس فنٹیک اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ جیسی ٹیکنالوجیز نے روایتی کاروباری ماڈلز میں خلل ڈالا ہے جس سے کمپنیوں کو اپنانے یا متروک ہونے کا خطرہ ہے۔

5۔ **اعلیٰ سرمایہ کاری کی ضرورت**- تکنیکی ترقی کے لیے تحقیق اور ترقی (R&D) انفراسٹرکچر اور ہنر مند افراد میں اہم سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ کمپنیاں جو ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرنے میں ناکام رہتی ہیں وہ حریفوں کے پیچھے پڑنے کا خطرہ رکھتی ہیں۔

6۔ **سائبر سیکیورٹی چیلنجز**- چونکہ کاروبار ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور ڈیٹا سے چلنے والی ٹیکنالوجیز پر زیادہ انحصار کرتے ہیں سائبر خطرات ہیکنگ اور ڈیٹا کی خلاف ورزیوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جس سے مضبوط حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔

7۔ **تکنیکی متروک ہونا**- تیزی سے ترقی کے ساتھ پرانی ٹیکنالوجیز تیزی سے متروک ہو جاتی ہیں جس سے کاروباروں کو اپنے نظام اور عمل کو بار بار اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

12.4 ٹیکنالوجیکل ماحول کے مقاصد (Objectives of Technological Environment)

ٹیکنالوجیکل ماحول کو سمجھنے کے مقاصد کاروباری اداروں حکومتوں اور افراد کے لیے ضروری ہیں کہ وہ تکنیکی ترقی کے ہمیشہ بدلتے ہوئے منظر نامے کے مطابق ڈھال سکیں۔ یہ مقاصد تنظیموں کو مسابقتی رہنے اختراع کرنے اور اپنی حکمت عملیوں کو تکنیکی رجحانات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ ذیل میں اہم مقاصد ہیں:

1۔ **تکنیکی رجحانات اور ترقی کو سمجھنا:** بنیادی مقصد ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز جیسے مصنوعی ذہانت بلاک چین آٹومیشن اور ڈیٹا اینالیٹکس پر اپ ڈیٹ رہنا ہے جو کاروباری ماڈلز صارفین کے رویے اور مارکیٹ کے رجحانات کو متاثر کرتی ہیں۔ ان رجحانات کو سمجھنے سے کاروباروں کو مصنوعات کی ترقی مارکیٹ میں داخلے اور وسائل کی تقسیم کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

2۔ **بزنس آپریشنز پر ٹیکنالوجی کے اثرات کا اندازہ لگانا:** ٹیکنالوجی کا براہ راست اثر ہوتا ہے کہ کاروبار کیسے چلتے ہیں کارکردگی اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے سے لے کر جدت اور مارکیٹ کی توسیع میں سہولت فراہم کرنے تک۔ تنظیموں کو اپنے عمل کو ہموار کرنے لاگت کو کم کرنے اور کسٹمر کے تجربات کو بڑھانے کے لیے دستیاب تکنیکی ٹولز کو سمجھنا چاہیے۔

3۔ **تکنیکی ترقی سے پیدا ہونے والے مواقع اور چیلنجز کی نشاندہی کرنا:** تکنیکی ترقی جدت ترقی اور عالمی توسیع کے بے شمار مواقع پیش کرتی ہے۔ تاہم وہ چیلنجز بھی پیش کرتے ہیں بشمول ریگولیٹری خدشات سائبر سیکیورٹی کے خطرات اور تکنیکی متروک ہونا۔ مقصد نئی ٹیکنالوجیز سے لاحق مواقع اور خطرات دونوں کی نشاندہی کرنا ہے۔

4۔ **ٹیکنالوجی کے سماجی اور اقتصادی اثرات کا تجزیہ کرنا:** ٹکنالوجی کے وسیع تر سماجی اثرات کو سمجھنا جیسے کہ سماجی رویے روزگار کے نمونوں اور ثقافتی اصولوں پر اس کا اثر بہت ضروری ہے۔ تکنیکی ترقی تعلیم صحت کی دیکھ بھال اور مواصلات پر اثر انداز ہوتی ہے اور تنظیموں کو ذمہ دارانہ کاروباری فیصلے کرنے کے لیے ان سماجی تبدیلیوں کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

5۔ **تکنیکی موافقت اور اختراع کے لیے حکمت عملی وضع کرنا:** ایک مسلسل ترقی پذیر تکنیکی منظر نامے میں کاروباری اداروں کو ایسی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے جو تکنیکی جدت اور موافقت کو فروغ دیں۔ اس میں ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ (R&D) میں سرمایہ کاری ڈیجیٹل ٹولز کو اپنانا اختراع کے کلچر کو فروغ دینا اور ملازمین کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں مہارت کو یقینی بنانا شامل ہے۔

6۔ **تکنیکی ترقی پر پابندیوں کو دور کرنا:** تکنیکی ترقی اکثر مختلف عوامل کی وجہ سے رکاوٹ بنتی ہے جیسے کہ ریگولیٹری رکاوٹیں ہنر مند ہنر کی کمی اور اعلیٰ سرمایہ کاری کے اخراجات۔ ایک مقصد ان رکاوٹوں کو سمجھنا اور ان پر قابو پانے کے لیے حکمت عملی وضع کرنا ہے جس سے تکنیکی ترقی اور اختراع کے لیے زیادہ سازگار ماحول کو فروغ دیا جائے۔

7۔ **پائیدار تکنیکی طریقوں کو فروغ دینا:** ماحولی پائیداری پر خدشات کے بڑھنے کے ساتھ کاروباری اداروں کو ایسی ٹیکنالوجیز کو اپنانے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جو فضلہ کو کم کرتی ہیں توانائی کی کارکردگی کو بہتر کرتی ہیں اور سبز اقدامات کی حمایت کرتی ہیں۔ ایک اہم مقصد تکنیکی طریقوں کو نافذ کرنا ہے جو نہ صرف اختراعی ہیں بلکہ ماحولی اور سماجی طور پر بھی ذمہ دار ہیں۔

12.5 کاروبار پر ٹیکنالوجیکل ماحول کا اثر

(Impact of the Technological Environment on Business)

تکنیکی ماحول (Technological Environment) سے مراد وہ تمام تکنیکی ایجادات اختراعات اوزار طریقہ کار اور سافٹ ویئرز ہیں جو کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ آج کے جدید دور میں ٹیکنالوجی ہر شعبے میں انقلاب لا رہی ہے اور کاروبار بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔

1۔ پیداوار میں بہتری (Improvement in Production): ٹیکنالوجی نے مشینوں آٹومیشن اور روبوٹکس کے ذریعے پیداوار کے عمل کو تیز مؤثر اور کم خرچ بنادیا ہے۔ اس سے معیار (quality) میں اضافہ اور لاگت (cost) میں کمی ممکن ہوئی ہے۔

2۔ کاروباری عمل میں خودکاری (Automation of Business Processes): تکنیکی ماحول نے بہت سے دفتری کاموں کو خودکار (automated) بنادیا ہے جیسے کہ اکاؤنٹنگ سسٹمز کسٹمر ریلیشن مینجمنٹ اور انوینٹری کنٹرول۔

3۔ مواصلاتی نظام میں بہتری (Improvement in Communication): ای میل ویڈیو کانفرنسنگ سوشل میڈیا اور موبائل ایپس نے کاروباری رابطے کو تیز آسان اور عالمی سطح پر ممکن بنایا ہے۔

4۔ مارکیٹنگ کے طریقوں میں جدت (Innovation in Marketing Techniques): ڈیجیٹل مارکیٹنگ سرچ انجن آپٹیمائزیشن (SEO) اور سوشل میڈیا مارکیٹنگ نے مارکیٹنگ کو نئے زاویے دیے ہیں جن سے صارفین تک رسائی زیادہ مؤثر ہوئی ہے۔

5۔ عالمی منڈیوں تک رسائی (Access to Global Markets): ٹیکنالوجی نے ای کامرس (E-commerce) اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے کاروبار کو بین الاقوامی سطح پر وسعت دی ہے۔

6۔ کسٹمر سروس میں بہتری(Improvement in Customer Service): چیٹ بوٹس ای میل سپورٹ اور آن لائن فیڈ بیک سسٹم کی مدد سے صارفین کو فوری اور بہتر خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔

7۔ مسابقت میں اضافہ (Increase in Competition): ٹیکنالوجی کے باعث نئی کمپنیاں آسانی سے مارکیٹ میں داخل ہو سکتی ہیں جس سے مقابلہ بڑھ گیا ہے اور معیار کو برقرار رکھنا لازمی ہو گیا ہے۔

8۔ تحقیق و ترقی میں سہولت(Ease in Research and Development): تکنیکی آلات اور سافٹ ویئرز نے تحقیق کو تیز سستا اور زیادہ مؤثر بنا دیا ہے جس سے نئی مصنوعات اور خدمات کی تیاری ممکن ہوئی ہے۔

12.6 تکنیکی ترقی میں رکاوٹ(Restraints on Technological Growth)

تکنیکی ترقی کو کئی چیلنجوں کا سامنا ہے بشمول:

1۔ ترقی اور نفاذ کے اعلیٰ اخراجات۔ نئی ٹیکنالوجیز کی تحقیق ترقی اور تعیناتی کے لیے خاطر خواہ مالی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے جس سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) تک رسائی محدود ہوتی ہے۔

2۔ ہنر مند افرادی قوت کی کمی۔ تکنیکی ترقی کی تیز رفتار مہارت میں فرق پیدا کرتی ہے کیونکہ افرادی قوت کو متعلقہ رہنے کے لیے اپنے تکنیکی علم کو مسلسل اپ ڈیٹ کرنا چاہیے۔

3۔ ریگولیٹری اور اخلاقی مسائل - حکومتیں اور ریگولیٹری ادارے ٹیکنالوجی کے استعمال پر پابندیاں لگاتے ہیں خاص طور پر ڈیٹا پرائیویسی مصنوعی ذہانت اور جینیاتی انجینئرنگ جیسے شعبوں میں۔

4۔ سائبر سیکیورٹی کے خطرات۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر انحصار میں اضافہ کاروباروں کو سائبر خطرات ہیکنگ اور ڈیٹا کی خلاف ورزیوں کا شکار بناتا ہے۔

5۔ تکنیکی تقسیم۔ شہری اور دیہی علاقوں کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان ڈیجیٹل تقسیم ٹیکنالوجی کو اپنانے اور فوائد میں عدم مساوات پیدا کرتی ہے۔

6۔ ماحول کے خدشات۔ تکنیکی ترقی اکثر الیکٹرانک فضلہ (ای۔فضلہ) کاربن کے اخراج اور وسائل کی کمی کا باعث بنتی ہے جس سے پائیدار ٹیکنالوجی کے طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

12.7 معاشرے پر ٹیکنالوجی کے اثرات(Impact of Technology on Society)

ٹیکنالوجی نے تعلیم صحت کی دیکھ بھال مواصلات اور روزمرہ کی سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہوئے انسانی زندگی کو تبدیل کر دیا ہے۔ معاشرے پر اس کے اثرات میں شامل ہیں:

1۔ بہتر معیار زندگی۔ صحت کی دیکھ بھال نقل و حمل اور مواصلات میں تکنیکی ترقی نے معیار زندگی اور متوقع زندگی کو بہتر بنایا ہے۔

2۔ بہتر تعلیم اور سیکھنا-ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارمز آن لائن کورسز اور ورچوئل کلاس رومز نے تعلیم میں انقلاب برپا کر دیا ہے جس سے علم کو عالمی سامعین کے لیے قابل رسائی بنایا گیا ہے۔

3۔ کنیکٹیویٹی میں اضافہ - سوشل میڈیا موبائل ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ نے دنیا بھر میں لوگوں کو جوڑ دیا ہے فوری مواصلات اور معلومات کے تبادلے میں سہولت فراہم کی ہے۔

4۔ ملازمت کی تخلیق اور اقتصادی ترقی - ٹیکنالوجی سے چلنے والی صنعتوں جیسے کہ IT e-commerce اور Fintech نے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں اور معاشی ترقی میں حصہ ڈالا ہے۔

5۔ رازداری اور سلامتی کے خدشات - ڈیٹا اکٹھا کرنے اور نگرانی میں اضافے نے انفرادی رازداری اور سلامتی کے حوالے سے اخلاقی خدشات کو جنم دیا ہے۔

6۔ سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں - ٹیکنالوجی سماجی اصولوں طرز زندگی اور ثقافتی تعاملات کو متاثر کرتی ہے جو خریداری کی عادات سے لے کر تفریحی انتخاب تک ہر چیز کو متاثر کرتی ہے۔

12.8 ہندوستان میں حالیہ تکنیکی ترقیات

(Recent Technological Developments in India)

ہندوستان نے حالیہ برسوں میں کئی اہم تکنیکی ترقیات کا مشاہدہ کیا ہے جس نے کاروبار اور معاشرے کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ کچھ اہم پیشرفت میں شامل ہیں:

1۔ 5G اور ٹیلی کمیونیکیشن کی ترقی: ہندوستان میں 5G خدمات کا آغاز کنیکٹیویٹی میں انقلاب لانے کے لیے تیار ہے تیز رفتار ڈیٹا کی رفتار IoT انضمام اور سمارٹ سٹی ایپلی کیشنز کو قابل بناتا ہے۔ Reliance Jio اور Bharti Airtel جیسی کمپنیاں ڈیجیٹل کمیونیکیشن کو بڑھاتے ہوئے G5 رول آؤٹ کی قیادت کر رہی ہیں۔

2۔ مصنوعی ذہانت (AI) اور آٹومیشن: AI سے چلنے والی ایپلی کیشنز صحت کی دیکھ بھال بینکنگ اور تعلیم جیسی صنعتوں کو تبدیل کر رہی ہیں۔ اے آئی فار آل پہل کا مقصد تمام شعبوں میں اے آئی کی تعلیم اور نفاذ کو جمہوری بنانا ہے۔

3۔ کوانٹم کمپیوٹنگ ریسرچ: ہندوستان کوانٹم کمپیوٹنگ اور کرپٹوگرافی میں سرمایہ کاری کر رہا ہے جس میں IISc بنگلور اور IITs جیسے ادارے کوانٹم ٹیکنالوجی کی ترقی پر کام کر رہے ہیں۔

4۔ فنٹیک انقلاب اور ڈیجیٹل ادائیگیاں: UPI (یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس) کو اپنانے نے ہندوستان کو ڈیجیٹل لین دین میں ایک رہنما بنا دیا ہے۔ Fintech کمپنیوں جیسے PhonePe Paytm اور Razor pay کا عروج مالیاتی خدمات کو نئی شکل دے رہا ہے۔

5۔ الیکٹرک گاڑیاں (EVs) اور پائیدار نقل و حرکت: ہندوستانی حکومت الیکٹرک وہیکلز کی تیز رفتار اپنانے اور مینوفیکچرنگ (FAME) اسکیم کے تحت ترغیبات کے ساتھ EV کو اپنانے کو فروغ دے رہی ہے۔ Tata Motors، Ola الیکٹرک اور Ather Energy جیسی کمپنیاں EV مارکیٹ کو بڑھا رہی ہیں۔

6۔ بلاک چین اور کرپٹو کرنسی کے اقدامات: اگرچہ کرپٹو کرنسی کے ضوابط غیر یقینی ہیں سپلائی چین مینجمنٹ بینکنگ اور گورننس میں بلاک چین کو اپنانا بڑھ رہا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) ڈیجیٹل لین دین کو آسان بنانے کے لیے ایک مرکزی بینک ڈیجیٹل کرنسی (CBDC) تیار کر رہا ہے۔

7۔ ای کامرس اور ڈیجیٹل ریٹیل گروتھ: ایمیزون انڈیا فلپ کارٹ اور جیومارٹ جیسے ای کامرس پلیٹ فارمز کے عروج نے ریٹیل کو بدل دیا ہے۔ D2C (ڈائریکٹ ٹو کنزیومر) برانڈز ذاتی خریداری کے تجربات کے لیے ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

8۔ زرعی ٹیکنالوجی (ایگری ٹیک): درست کاشتکاری AI سے چلنے والی فصل کی نگرانی اور ڈرون ٹیکنالوجی زرعی پیداوار کو بہتر بنا رہی ہے۔ Ninjacart اور DeHaat جیسے AgriTech اسٹارٹ اپ کسانوں کو زیادہ موثر طریقے سے منڈیوں تک رسائی میں مدد کر رہے ہیں۔

9۔ سائبر سیکیورٹی میں اضافہ: بڑھتی ہوئی ڈیجیٹلائزیشن کے ساتھ سائبر سیکیورٹی اور ڈیٹا کے تحفظ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن ایکٹ 2023 متعارف کرانے کا مقصد ڈیٹا کی رازداری کو منظم کرنا ہے۔

10۔ میٹاورس اور توسیعی حقیقت (XR): ہندوستانی اسٹارٹ اپس اور آئی ٹی فرمز گیمنگ تعلیم اور ورچوئل میٹنگز کے لیے AR (Augmented Reality) VR (Virtual Reality) اور Metaverse ایپلی کیشنز کو تلاش کر رہے ہیں۔

12.9 ہندوستان میں ٹیکنالوجی کی حیثیت (Status of Technology in India)

ہندوستان مختلف شعبوں میں اہم پیشرفت کے ساتھ ٹیکنالوجی اور اختراع کے عالمی مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔ ملک کی ایک مضبوط تکنیکی بنیاد ہے جو حکومتی پالیسیوں نجی شعبے کی سرمایہ کاری اور بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل معیشت سے چلتی ہے۔ ہندوستان میں ٹیکنالوجی کی حیثیت کا اندازہ مختلف ڈومینز میں لگایا جا سکتا ہے:

1۔ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور کنیکٹیویٹی:

- ہندوستان نے انٹرنیٹ کی رسائی موبائل کنیکٹیویٹی اور براڈ بینڈ خدمات کی توسیع کے ساتھ تیزی سے ڈیجیٹل تبدیلی دیکھی ہے۔
- ڈیجیٹل انڈیا جیسے اقدامات کے آغاز نے ای گورننس ڈیجیٹل ادائیگیوں اور آن لائن خدمات تک رسائی کو فروغ دیا ہے۔
- ہندوستان نیٹ پروجیکٹ کا مقصد دیہی علاقوں کو تیز رفتار انٹرنیٹ سے جوڑنا ڈیجیٹل تقسیم کو ختم کرنا ہے۔

2۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) اور سافٹ ویئر انڈسٹری:

- ہندوستان آئی ٹی اور سافٹ ویئر خدمات میں ایک عالمی رہنما ہے جی ڈی پی اور روزگار میں نمایاں حصہ ڈال رہا ہے۔

- بنگلور حیدرآباد اور پونے جیسے شہر ٹیکنالوجی کے مرکز کے طور پر کام کرتے ہیں بڑی آئی ٹی فرموں اور اسٹارٹ اپس کو رہائش فراہم کرتے ہیں۔
- IT انڈسٹری روایتی آؤٹ سورسنگ ماڈلز سے AI سے چلنے والی خدمات کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور سائبر سیکیورٹی سلوشنز میں تبدیل ہو رہی ہے۔

3۔ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور اختراعات:

- ہندوستان نے مصنوعی ذہانت (AI) بلاک چین اور بڑے ڈیٹا کے تجزیات میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔
- نیتی آیوگ AI حکمت عملی صحت کی دیکھ بھال زراعت اور تعلیم جیسی صنعتوں میں AI تحقیق اور ترقی کو فروغ دیتی ہے۔
- ہندوستانی اسٹارٹ اپس روبوٹکس فنٹیک اور بائیو ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں گہری تکنیکی حل پر فعال طور پر کام کر رہے ہیں۔

4۔ خلائی اور ایرو اسپیس کی ترقی:

- انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (ISRO) نے چندریان-3 آدتیہ-L1 (شمسی مشن) اور گگنیان (انسانی خلائی پرواز پروگرام) جیسے مشنوں کے ساتھ خلائی ٹیکنالوجی میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔
- ہندوستان کے لاگت سے موثر سیٹلائٹ لانچوں نے اسے عالمی خلائی معیشت میں ایک کلیدی کھلاڑی کے طور پر جگہ دی ہے۔

5۔ مینوفیکچرنگ اور انڈسٹری

- میک ان انڈیا جیسے اقدامات کے ساتھ ہندوستان جدید مینوفیکچرنگ آٹومیشن اور سمارٹ فیکٹریوں پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔
- سیمی کنڈکٹر اور الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سیکٹر کو درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے حکومتی مراعات مل رہی ہیں۔
- 3D پرنٹنگ IOT (چیزوں کا انٹرنیٹ) اور روبوٹکس کو اپنانا صنعتی کارکردگی کو بڑھا رہا ہے۔

6۔ صحت کی دیکھ بھال اور بائیو ٹیکنالوجی:

- ہندوستان جدید بائیوٹیک ریسرچ جینومکس ٹیلی میڈیسن اور ہیلتھ کیئر AI کے ساتھ ویکسین اور دواسازی کا ایک بڑا پروڈیوسر بن گیا ہے۔
- ٹیلی میڈیسن پلیٹ فارمز اور AI پر مبنی تشخیص کی ترقی نے خاص طور پر دیہی علاقوں میں صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کو بہتر بنایا ہے۔

7۔ قابل تجدید توانائی اور پائیداری:

- ہندوستان شمسی ہوا اور پن بجلی میں سرمایہ کاری کرنے والے سرکردہ ممالک میں شامل ہے۔
- نیشنل ہائیڈروجن مشن اور گرین ہائیڈروجن اقدامات کا مقصد فوسل ایندھن پر انحصار کم کرنا ہے۔
- الیکٹرک گاڑیوں (EVs) اور بیٹری اسٹوریج ٹیکنالوجی میں پائیدار اختراعات تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

12.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ نے یہ سیکھ لیا ہے کہ ٹیکنالوجیکل ماحول (Technological Environment) کاروباری دنیا صنعتوں اور معاشرے پر کس طرح گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ تکنیکی ترقی اختراعات اور سائنسی ایجادات کاروباری سرگرمیوں کی کارکردگی مسابقت اور ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔ طلبہ نے ٹیکنالوجی کے مختلف پہلوؤں جیسے ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن آٹومیشن مصنوعی ذہانت (AI) انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT) اور بگ ڈیٹا کے کردار کو تفصیل سے سمجھ لیا ہے۔انہوں نے یہ بھی سیکھ لیا ہے کہ ٹیکنالوجی نہ صرف پیداوار مارکیٹنگ اور ترسیل کے نظام کو بہتر بناتی ہے بلکہ عالمی سطح پر کاروباری مواقع بھی پیدا کرتی ہے۔

مزید برآں طلبہ نے ٹیکنالوجیکل ترقی کے ساتھ منسلک چیلنجز جیسے سائبر سیکیورٹی کے خطرات مہارتوں کی کمی اور اخلاقی مسائل کا تجزیہ کیا ہے۔انہوں نے یہ ادراک حاصل کیا ہے کہ پائیدار ترقی کے لیے ایسی ٹیکنالوجیز کو فروغ دینا ضروری ہے جو ماحول دوست ہوں اور سماجی طور پر ذمہ دارانہ استعمال کو یقینی بنائیں۔آخر میں انہوں نے ہندوستان میں حالیہ تکنیکی پیش رفت جیسے 5 G مصنوعی ذہانت ڈیجیٹل ادائیگیوں الیکٹرک گاڑیوں اور ای-کامرس کے فروغ کو سمجھ لیا ہے اور یہ بھی جان لیا ہے کہ ہندوستان عالمی سطح پر ایک ابھرتا ہوا ٹیکنالوجیکل مرکز بنتا جارہا ہے

12.11 کلیدی الفاظ(Keywords)

1۔ معاشیات(Economics): معاشیات اس علم کو کہتے ہیں جو اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ معاشرے محدود وسائل کو قیمتی اشیاء اور خدمات پیدا کرنے کے لیے کس طرح استعمال کرتے ہیں اور یہ کس طرح لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔اس میں افراد اور اداروں دونوں کے طرز عمل کا مطالعہ شامل ہے۔

2۔ معیشت(Economy): معیشت سے مراد کسی ملک یا خطے میں اشیاء اور خدمات کی پیداوار، تقسیم، اور کھپت کا نظام ہے۔اس میں مختلف شعبے شامل ہوتے ہیں جو کسی قوم کی مجموعی دولت اور فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

3۔ مخلوط معیشت(Mixed Economy): وہ معیشت جس میں سرکاری اور نجی دونوں شعبے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔بھارت میں، جیسے کہ دفاع اور ریلوے ریاستی ملکیت میں ہیں، جبکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے شعبے زیادہ تر نجی ملکیت میں ہیں۔

4۔ ابتدائی شعبہ(Primary Sector): وہ شعبہ جو قدرتی وسائل کے براہ راست حصول سے متعلق ہوتا ہے، جیسے زراعت، کان کنی، اور ماہی گیری۔یہ کسی ملک کی معاشی سرگرمی کا بنیادی حصہ ہوتا ہے۔

5۔ ثانوی شعبہ(Secondary Sector): وہ شعبہ جو اشیاء کی تیاری اور پروسیسنگ سے متعلق ہوتا ہے۔اس میں ٹیکسٹائل، آٹوموبائل، اور کیمیکل جیسی صنعتیں شامل ہوتی ہیں جو معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

6۔ تیسرے درجے کا شعبہ (Tertiary Sector): وہ شعبہ جو خدمات پر مبنی صنعتوں پر مشتمل ہوتا ہے، جیسے تعلیم، صحت، مالیات، اور سیاحت۔ یہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور بھارت کی مجموعی ملکی پیداوار (GDP) میں نمایاں حصہ ڈال رہا ہے۔

7۔ بازاری معیشت (سرمایہ دارانہ معیشت): ایسا معاشی نظام جہاں نجی افراد پیداوار اور تقسیم کو کنٹرول کرتے ہیں، اور رسد و طلب (Supply and Demand) کے اصولوں پر معیشت چلتی ہے۔

8۔ غیر بازاری معیشت (اشتراکی معیشت): ایسا نظام جہاں حکومت معاشی وسائل کی ملکیت اور کنٹرول رکھتی ہے، اور منافع کے بجائے سماجی بہبود (Social Welfare) کو ترجیح دی جاتی ہے۔

9۔ مخلوط معیشت: سرمایہ داری اور اشتراکیت کا امتزاج، جہاں نجی شعبہ اور حکومت دونوں معاشی سرگرمیوں میں کردار ادا کرتے ہیں۔

10۔ حکومتی مداخلت: حکومت کی جانب سے بازار کے ضوابط، وسائل کے کنٹرول، اور سماجی بہبود کو یقینی بنانے کے لیے معاشی فیصلوں میں شمولیت۔

11۔ معاشی کارکردگی: معیشت میں وسائل کا بہترین استعمال تاکہ زیادہ پیداوار ہو اور ضیاع کم سے کم ہو۔

12۔ آمدنی کی غیر مساوی تقسیم: معیشت میں دولت کی غیر مساوی تقسیم، جو اکثر معاشی پالیسیوں اور نظام کے تحت متاثر ہوتی ہے۔

13۔ معاشی ترقی (Economic Growth): کسی ملک میں وقت کے ساتھ ساتھ اشیا اور خدمات کی پیداوار میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے، جو عام طور پر مجموعی قومی پیداوار (GDP) کے ذریعے ناپا جاتا ہے۔

14۔ معاشی ترقی (Economic Development): ایک وسیع تر تصور ہے جو معاشی نمو کے ساتھ ساتھ معیارِ زندگی میں بہتری، سماجی ترقی، اور آمدنی کی تقسیم کو بھی شامل کرتا ہے۔

15۔ مجموعی قومی پیداوار (GDP - Gross Domestic Product): کسی ملک کی سرحدوں کے اندر ایک مقررہ مدت میں تیار ہونے والی تمام حتمی اشیا اور خدمات کی مجموعی مالیاتی قدر۔

16۔ مجموعی قومی پیداوار (GNP - Gross National Product): کسی ملک کے باشندوں کی طرف سے تیار کردہ اشیا اور خدمات کی مجموعی قدر، جس میں بیرونِ ملک سے حاصل شدہ آمدنی بھی شامل ہوتی ہے۔

17۔ خدمات کا شعبہ (Service Sector): ہندوستان کی GDP میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، جس میں آئی ٹی، بینکاری، صحت عامہ، اور ریٹیل جیسے شعبے شامل ہیں، جو معاشی توسیع میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

18۔ قومی آمدنی (National Income): کسی ملک کے رہائشیوں کی حاصل کردہ مجموعی آمدنی کا مجموعہ، جو معاشی صحت اور ترقی کا ایک اہم اشاریہ ہے۔

19۔ اقتصادی منصوبہ بندی: معاشی ترقی اور سماجی ترقی کے حصول کے لیے وسائل اور حکمت عملیوں کی منظم تقسیم۔

20۔ لبرلائزیشن: آزاد منڈی کے مقابلے اور نجی شعبے کی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومتی پابندیوں کا خاتمہ۔

21۔ نجکاری: سرکاری شعبے کے اداروں کی ملکیت اور انتظام کی نجی اداروں کو منتقلی۔

22۔ عالمگیریت: تجارت، سرمایہ کاری اور سرمائے کے بہاؤ کے ذریعے عالمی منڈی کے ساتھ ہندوستانی معیشت کا انضمام۔

23۔ نیتی آیوگ: حکومت ہند کا پالیسی تھنک ٹینک، منصوبہ بندی کمیشن کو تبدیل کرنے کے لیے 2015 میں قائم کیا گیا۔

24۔ لبرلائزیشن: حکومتی کنٹرول کو کم کر کے معیشت کو نجی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے کھولنا۔

25۔ پرائیویٹائزیشن: کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے سرکاری شعبے سے نجی شعبے کو ملکیت کی منتقلی۔

26۔ گلوبلائزیشن: تجارت اور سرمایہ کاری کے ذریعے عالمی منڈی کے ساتھ ملکی معیشت کا انضمام۔

27۔ مانیٹری پالیسی: ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے پیسے کی فراہمی اور شرح سود کو کنٹرول کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات۔

28۔ فسکل پالیسی: معاشی سرگرمیوں پر اثرانداز ہونے کے لیے حکومتی حکمت عملی جس میں ٹیکس اور عوامی اخراجات شامل ہیں۔

29۔ تجارتی لبرلائزیشن: آزاد تجارت کو فروغ دینے کے لیے ٹیرف اور کوٹہ جیسی تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے کا عمل۔

30۔ کثیر جہتی معاہدے: منصفانہ اور مساوی تجارتی طریقوں کو یقینی بنانے کے لیے متعدد ممالک پر مشتمل تجارتی معاہدے۔

31۔ گلوبل گورننس: عالمی اقتصادی اور سیاسی مسائل کو منظم کرنے کے لیے بین الاقوامی اداروں کا رابطہ۔

32۔ اقتصادی استحکام: ایک ایسی ریاست جہاں مالیاتی منڈیاں اور معیشتیں ضرورت سے زیادہ اتار چڑھاو کے بغیر آسانی سے چلتی ہیں۔

33۔ تنازعات کا تصفیہ: رکن ممالک کے درمیان تجارتی تنازعات کو حل کرنے کے لیے WTO جیسے بین الاقوامی اداروں کے ذریعے استعمال کیا جانے والا عمل۔

34۔ مائیکرو انوائرمنٹ (Micro Environment): داخلی عوامل جیسے گاہک، سپلائرز، حریف اور ملازمین جو براہ راست کاروبار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

35۔ میکرو ماحولیات (Macro Environment): بیرونی عوامل جیسے معاشی، سیاسی، سماجی، اور تکنیکی اثرات جو تمام کاروباروں کو متاثر کرتے ہیں۔

36۔ ماحولیاتی اسکیننگ (Environmental Scanning): مواقع اور خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے کاروباری ماحول کا تجزیہ کرنے کا عمل۔

37۔ مقننہ (Legislature): قانون ساز ادارہ جو کاروباروں، ٹیکسوں، مزدوروں کے حقوق، اور تجارتی پالیسیوں کو کنٹرول کرنے والے ضوابط کو نافذ کرنے کا ذمہ دار ہے۔ یہ کاروباری ماحول کے قانونی فریم ورک کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

38۔ ایگزیکٹو (Executive): حکومت کی وہ شاخ جو قوانین کو نافذ کرنے اور نافذ کرنے، اقتصادی پالیسیوں کے انتظام اور کاروبار کو منظم کرنے کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس میں صدر، وزیر اعظم، وزراء اور سرکاری ادارے شامل ہیں۔

39۔ عدلیہ (Judiciary): عدالتوں کا نظام جو قوانین کی تشریح کرتا ہے، کاروباری تنازعات کو حل کرتا ہے، اور تجارتی سرگرمیوں میں انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ یہ کاروباری حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور کارپوریٹ آپریشنز میں قانونی تعمیل کو یقینی بناتا ہے۔

40۔ ریگولیٹری تعمیل(Regulatory Compliance): وہ عمل جس کے ذریعے کاروبار سیاسی اداروں کی طرف سے مقرر کردہ قوانین، ضوابط اور پالیسیوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ اخلاقی کاروباری طریقوں کو یقینی بناتا ہے، قانونی خطرات کو روکتا ہے، اور شفافیت کو برقرار رکھتا ہے۔

41۔ قانونی ماحول(Legal Environment): قوانین، ضوابط، اور پالیسیوں کا فریم ورک جو کاروباری کارروائیوں کو کنٹرول کرتا ہے، تعمیل، انصاف پسندی اور اخلاقی طرز عمل کو یقینی بناتا ہے۔

42۔ صارفین کے تحفظ کے قوانین(Consumer Protection Laws): صارفین کے حقوق کی حفاظت، دھوکہ دہی کے کاروباری طریقوں کو روکنے، اور مصنوعات کے معیار اور منصفانہ قیمتوں کو یقینی بنانے کے لیے بنائے گئے قانونی دفعات۔

43۔ انٹلیکچوئل پراپرٹی رائٹس(IPR): وہ قوانین جو پیٹنٹ، کاپی رائٹس اور ٹریڈ مارکس کی حفاظت کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کاروبار اور افراد اپنی اختراعات اور تخلیقی کاموں کی ملکیت کو برقرار رکھیں۔

44۔ ایکولوجیکل ماحول(Ecological Environment): ایکولوجیکل ماحول سے مراد ہے جس میں ہوا، پانی، زمین، نباتات اور حیوانات شامل ہیں۔ یہ کاروباری کارروائیوں اور طریقوں کا تعین کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

45۔ حکومتی مداخلت(Government Interventions): حکومتی اقدامات، پالیسیاں، اور ضابطے جو کاروباری طریقوں کو کنٹرول کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ ایکولوجیکل تحفظ اور پائیداری کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔

46۔ پائیداری(Sustainability): ایسے طریقوں سے کاروبار کرنے کی مشق جو ماحول کی حفاظت کرتے ہیں، وسائل کا تحفظ کرتے ہیں، اور منافع کو برقرار رکھتے ہوئے طویل مدتی ایکولوجیکل توازن کو یقینی بناتے ہیں۔

47۔ توسیع(Expansion): حکومت دونوں بزنس ہاؤس، توسیع کا موقع فراہم کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی توسیعی سرگرمیوں کو محدود کر سکتے ہیں۔ اس سے قبل ایم آر ٹی پی ایکٹ کے ذریعے حکومت نے بڑے گھروں کی توسیع پر پابندی عائد کی تھی، اس کے علاوہ پیداواری صلاحیت بڑھانے یا نئے وینٹنس شروع کرنے پر بھی مختلف پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔

48۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری(Foreign Direct Investment): یہ حکومت ہے جو فیصلہ کرتی ہے کہ آیاMNCs کسی ملک میں سرمایہ کاری کر سکتی ہیں یا نہیں۔ ان حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے ہندوستان میں بہت کمMNCs ہیں۔

49۔ مراعات(Incentives): حکومت کلیدی اہمیت کے شعبوں میں مراعات دے کر صنعت کو بھی منظم کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی پسماندہ علاقے میں صنعتی یونٹ قائم کیا جائے تو یہ ٹیکس میں چھوٹ دیتا ہے۔ یہ چھوٹے پیمانے کے شعبے کو مختلف اسکیموں کے تحت سبسڈی بھی دیتا ہے۔

50۔ قانونی کردار(Legal Role): پارلیمنٹ قانون سازی کا اختیار ہے اور یہ وزراء کی کونسل ہے جو مجوزہ قانون کو پارلیمنٹ کی میز پر پیش کرتی ہے۔

51۔ تکنیکی ماحول(Technological Environment): تکنیکی ترقی سے متعلق بیرونی عوامل جو کاروبار، صنعتوں اور معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔

52۔ خلل انگیز اختراع(Disruptive Innovation): تکنیکی ترقی جو نئے کاروباری ماڈلز متعارف کرواکر یا روایتی طریقوں کی جگہ لے کر صنعتوں کو یکسر تبدیل کرتی ہے۔

53۔ تکنیکی متروک ہونا(Technological Obsolescence): وہ عمل جہاں پرانی ٹیکنالوجیز تیز رفتار ترقی کی وجہ سے پرانی ہو جاتی ہیں، جس میں مسلسل اپ گریڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔

54۔ مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence(AI): مشینوں میں انسانی ذہانت کا تخروپن، انہیں سیکھنے، ڈیٹا کا تجزیہ کرنے اور فیصلے کرنے کے قابل بناتا ہے۔

12.12 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ تکنیکی ماحول سے مراد وہ تمام سائنسی ایجادات اور ________ ہیں جو کاروباری سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

2۔ ٹیکنالوجی کاروبار کی کارکردگی پیداواریت اور ________ کو بہتر بناتی ہے۔

3۔ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن کا مطلب کاروباری سرگرمیوں میں ________ ٹیکنالوجی کا استعمال ہے۔

4۔ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کاروبار میں خودکار نظام اور ________ فیصلوں کو ممکن بناتی ہے۔

5۔ انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT) کے ذریعے مختلف آلات آپس میں ________ ہوتے ہیں۔

6۔ بگ ڈیٹا (Big Data) کاروباری فیصلوں کے لیے بڑی مقدار میں جمع شدہ ________ کا تجزیہ کرتا ہے۔

7۔ تکنیکی ترقی کے ساتھ ساتھ سائبر ________ کے خطرات بھی بڑھتے جارہے ہیں۔

8۔ مہارتوں کی کمی (Skill Gap) جدید ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال میں ایک بڑا ________ ہے۔

9۔ پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال ________ ذمہ داری کے ساتھ کیا جائے۔

10۔ ہندوستان میں حالیہ تکنیکی پیش رفت میں 5G ای-کامرس اور ________ ادائیگی کے نظام شامل ہیں۔

جوابات(Answers)

1۔ اختراعات
2۔ مسابقت
3۔ جدید
4۔ خودکار
5۔ منسلک
6۔ معلومات

7۔ سیکیورٹی　　　　8۔ چیلنج

9۔ سماجی　　　　10۔ ڈیجیٹل

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short Answer type Questions)

1۔ ٹیکنالوجیکل ماحول کی تعریف لکھیں۔

2۔ ٹیکنالوجیکل ماحول کی خصوصیات لکھیں۔

3۔ معاشرے پر ٹیکنالوجی کے اثرات قلمبند کیجے

طویل جواب کے حامل سوالات(Long Answer type Questions)

1۔ کاروبار پر ٹیکنالوجیکل ماحول کا اثر قلمبند کیجے

2۔ ہندوستان میں حالیہ تکنیکی ترقیات پر روشنی ڈالیں

3۔ تکنیکی ترقی پر رکاوٹ پر سے آپ کیا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کریں

12.13 تجویزہ کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

1۔ Francis Cherunillam, Business Environment, Himalaya Publishers.

2۔ P.K.Dhar, Indian Economy Growing Dimensions, Kalyani Publishers

3۔ Chaula and Garg, Mercantile Law, Kalyani Publishers

4۔ Ashwathappa (2011) Essentials of Business Environment. Bombay: Himalaya Publishing House

5۔ K.Aswathappa, Essentials of Business environment, Himalaya Publishers.

Subject: MMBA224CCT - Indian Economy and Business Environment

Maulana Azad National Urdu University
Paper: Indian Economy and Business Environment (MMBA224CCT)
Time: 3 hrs
Marks: 70

حصہ اول

سوال نمبر:1

(i)زراعت،ڈیری،ماہی گیری،اور جنگلات ____________ کی مثالیں ہیں۔

(ii)سروس سیکٹر میں کچھ ضروری خدمات بھی شامل ہیں جو سامان کی پیداوار میں براہ راست مدد نہیں کر سکتی ہیں۔بتاؤ کہ صحیح ہے یا غلط۔

(iii)ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن تیسری شعبے کے تحت آتے ہیں۔

____________ (iv)سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کی معیشت کتنی بڑی ہے۔

(v)جی ڈی پی کا مطلب ہے ____________

(vi)بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب

____________ (vii)سے مراد منفی اور ناموافق بیرونی عوامل ہیں جو کسی فرم کے لیے رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں۔

(viii)لبرلائزیشن کا مطلب ہے ____________

(ix)کاروباری ماحول دو قسموں پر مشتمل ہوتا ہے ____________

(x)سماجی ماحول میں ____________ شامل ہیں۔

حصہ دوم

.2ہندوستانی معیشت کی تعریف کریں اور ہندوستانی معیشت کی ساخت کی وضاحت کریں۔

.3ہندوستان میں غربت کی وجوہات پر بحث کریں۔

.4ہندوستان میں کون سے قدرتی وسائل دستیاب ہیں؟

.5ہندوستان میں صنعت کاری کی اہمیت پر بحث کریں۔

.6عالمگیریت اور پوری دنیا میں اس کے مثبت اثرات کے بارے میں وضاحت کریں۔

.7ماحولیاتی سکینگ کے بارے میں وضاحت کریں۔

.8کاروبار کے تکنیکی ماحول کے بارے میں بات کریں۔

.9ہندوستان میں بینک کاری اصلاحات کے بارے میں تبادلہ خیال کریں۔

حصہ سوم

.10ہندوستان کی مالیاتی پالیسی کے بارے میں وضاحت کریں۔

.11ہندوستان میں سیاسی ماحول کے بارے میں وضاحت کریں۔

.12ہندوستان کے مائیکرو اور میکرو ماحول کے بارے میں بحث کریں۔

.13کاروبار میں ماحولیاتی پہلوؤں پر بحث کریں۔

.14 SWOT تجزیہ کے بارے میں وضاحت کریں۔